انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

میں "خاتم النبیین" ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں



قادیانیت کا تعاقب

۱۵ علمی و تحقیقی خطبات کا مجموعہ

جمع و ترتیب

مولانا محمد اعجاز مصطفی دامت برکاتہم العالیہ

مولانا قاضی احسان احمد دامت برکاتہم العالیہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

ملتان ٥ پاکستان

أنا خاتم النبيين لا نبي بعدي

میں خاتم النبیین ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں

قادیانیت کا تعاقب

۱۵ علمی و تحقیقی خطبات کا مجموعہ

جمع و ترتیب

مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ دامت برکاتہم العالیہ

مولانا قاضی احسان احمد دامت برکاتہم العالیہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

ملتان ۰ پاکستان

کتاب کا نام: .... قادیانیت کا تعاقب

جمع و ترتیب: .... مولانا محمد اعجاز صاحب

مولانا قاضی احسان احمد

کمپوزنگ: .... محمد فیصل عرفان

قیمت: ....

ناشر: .... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضوری باغ روڈ ملتان

فون: 061-4583486

061-4783486

جناب واجب الاحترام علمائے کرام
زید مجدہم العالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ آپ کو معلوم ہے
قادیانی، مرزائی اندر اندر مسلمانوں کو مرتد
بنانے میں مصروف ہیں۔ میں آپ حضرات سے
اللہ کے نام پر اپیل کرتا ہوں کہ مہینہ میں
صرف ایک ہی دفعہ سہی اپنے خطبے میں صرف
دس پندرہ منٹ تحفظ عقیدۂ ختم نبوت اور قادیانی فرقہ کا
مکر و چہرہ کے متعلق نوجوانوں کو آگاہ فرما دیا کریں
تاکہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حق کو ادا کرنے میں
خدا کے ہاں اجر کے مستحق بن سکیں۔ امید ہے آپ
توجہ فرمائیں گے۔

والسلام
[illegible] محمد عفی عنہ
خانقاہ سراجیہ
۲۳ جمادی الاول [illegible]ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ!

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب زید مجدہم کندیاں شریف نے اپنے ایک مکتوب میں ملک بھر بلکہ دنیا بھر کے علماء اور خطبا سے اپیل فرمائی تھی کہ:

> ''آپ کو معلوم ہے کہ قادیانی، مرزائی اندر ہی اندر مسلمانوں کو مرتد بنانے میں مصروف ہیں، میں آپ حضرات سے اللہ کے نام پر اپیل کرتا ہوں کہ مہینہ میں کم از کم ایک مرتبہ اپنے خطبہ میں تحفظ عقیدہ ختم نبوت اور مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی جماعت کے خطرناک عزائم اور مکروہ چہرہ کے متعلق نوجوانوں کو آگاہ فرمادیا کریں تاکہ ہم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حق کو ادا کرنے میں خدا کے ہاں اجر کے مستحق بن سکیں۔ امید ہے کہ آپ توجہ فرمائیں گے۔ والسلام
>
> فقیر خان محمد عفی عنہ خانقاہ سراجیہ۔''

اس پر بعض اصحاب رائے حضرات نے یہ تجویز دی کہ مساجد کے ائمہ، خطبا اور علماء کی راہنمائی اور یہ بیان و خطاب کی تیاری کے لئے کوئی ایسی بنیادی راہ نما کتاب بھی ضرور ہونی چاہئے جس کو پڑھ کر حضرات خطبا اور علماء عقیدہ ختم نبوت اور رد قادیانیت پر تیاری کر سکیں اور

متعلقہ موضوع پر انہیں پورا مواد یکجا مرتبہ شکل میں مل جائے، اس لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ناظم تبلیغ اور شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا دامت برکاتہم نے برادر عزیز مولانا محمد اعجاز، مولانا قاضی احسان احمد طول عمرہ کی ذمہ داری لگائی کہ وہ اپنے اکابر کی کتب، تقاریر اور خطبات سے ماخوذ ایسے ۱۲ خطبات اور تقریریں مرتب کریں، جن سے حضرات علماء اور خطبا کی اس سلسلہ میں معاونت ہو سکے۔

اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے ان ہر دو حضرات کو جنہوں نے اپنی دوسری مصروفیات کے ساتھ ساتھ اس کام کو بھی جنگی بنیادوں پر سرانجام دیا۔ یوں بہت جلد ۱۵ خطبات پر مشتمل یہ کتاب مرتب ہو کر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ امید ہے کتاب عوام وخواص اور علماء وخطبا کے لئے بے حد مفید اور مسئلہ ختم نبوت کے سمجھنے اور تردید قادیانیت میں مددگار ثابت ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کتاب کو مرتبین ناشر کی مغفرت اور قارئین کی راہ نمائی کا ذریعہ بنائے۔ آمین۔

(مولانا) سعید احمد جلال پوری

امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی

نوٹ: کتاب کی تیاری کے سلسلہ میں جب کام شروع ہوا تب مندرجہ بالا دونوں بزرگ بقید حیات تھے، آج تکمیل کے مراحل کے وقت ہم ان کی دعاؤں اور سرپرستی سے محروم ہیں مگر ان کا صدقہ جاریہ اور ناموس رسالت سے لگن باقی ہے اور انشاء اللہ تا قیامت باقی رہے گی، حق تعالیٰ شانہ اس مساعی کو شرف قبولیت نصیب فرمائے۔ آمین۔ (مرتب)

فہرست مضامین

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا تعارف

تحفظ ختم نبوت کے جانباز اوران کا روشن کردار

تحریک ختم نبوت تاریخ کے آئینہ میں

ختم نبوت کا معنی مطلب اور اس کی اہمیت

عقیدہ ختم نبوت اور قرآن مجید کا اسلوب بیان

تمام عالم میں ختم نبوت کا تذکرہ

فتنہ قادیانیت کو پہچانیے

قادیانیت کیا ہے؟

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق موجود نظریات اور ان کی تنقیح

حضرت مہدی علیہ الرضوان کی شناخت

منکرین ختم نبوت سے بغض، ایمان کا حصہ

فتنہ ارتداد کا مقابلہ اور اس دور میں اس کا مصداق

عشقِ مصطفیٰ اور ہماری ذمہ داری

قادیانیوں کا مقابلہ مسلمانوں سے نہیں، محمد عربیؐ سے ہے

قادیانی مصنوعات اور ان کے اداروں کا بائیکاٹ

کذبِ مرزا





عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا تعارف

قادیانی زندیق ہیں

سوال: کیا فرماتے ہیں مفتیان عظام اس مسئلہ کے بارے میں کہ مرزائی اور قادیانی کفر کی کون سی قسم میں داخل ہیں؟ کیا یہ منافق، زندیق اور مرتد ہیں یا اصلی کافر؟ برائے کرم شریعت کی روشنی میں بتائیں کہ یہ کون سی قسم میں داخل ہیں؟ (سائل: ابو محمد، کراچی)

جواب:...... جو شخص اسلام چھوڑ کر کوئی دوسرا مذہب اختیار کرے وہ مرتد کہلائے گا، مگر چونکہ قادیانی اپنے کفر کو اسلام کا نام دیتے ہیں، اس لئے یہ عام کافر، منافق اور مرتد نہیں بلکہ زندیق ہیں، ہر کافر، مشرک اور مرتد کی توبہ قبول کی جاتی ہے، مگر زندیق کی توبہ بھی ناقابل قبول ہے، اس لئے قادیانی زندیق ہیں اور زندیق تمام کافروں سے بدتر ہوتے ہیں، لہٰذا ان بدترین کافروں سے اپنے آپ کو اور مسلمانوں کو محفوظ کرنا چاہئے، لہٰذا ان کے ساتھ سلام، کلام، میل ملاپ اور خرید و فروخت ناجائز اور حرام ہے۔

مولانا سعید احمد جلال پوری شہیدؒ

دارالافتاء ختم نبوت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ، اَمَّا بَعْدُ!

برصغیر میں جب انگریز نے اپنے استبدادی پنجے مضبوطی سے گاڑ لئے تو اس نے اپنے اقتدار کو طول دینے کے لئے ''لڑاؤ اور حکومت کرو'' کی پالیسی اختیار کی۔ ضمیر و دین فروشوں اور فتویٰ بازوں کے علاوہ اسے ایک ایسے مدعی نبوت کی ضرورت پیش آئی جو اس کے ظالمانہ و کافرانہ نظام حکومت کو ''سند الہام'' مہیا کر سکے، اس کے لئے اس نے ہندوستان بھر کے ضمیر فروش طبقات سے اپنے مطلب کا آدمی تلاش کرنے کے لئے سروے شروع کیا۔ اللہ رب العزت کی قدرت کے قربان جائیے کہ قادیانی فتنہ کے جنم لینے سے قبل دارالعلوم دیوبند کے مورث اعلیٰ حضرت حاجی امداداللہ مہاجر مکیؒ پر بطور کشف اللہ تعالیٰ نے منکشف فرمادیا تھا کہ ہندوستان میں ایک فتنہ برپا ہونے والا ہے، چنانچہ مکہ مکرمہ میں ایک دن ان کے ہاں مولانا پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ تشریف لے گئے تو آپ نے حضرت پیر صاحبؒ سے فرمایا:

> ''ہندوستان میں عنقریب ایک فتنہ نمودار ہوگا تم ضرور اپنے وطن میں واپس چلے جاؤ اگر بالفرض تم ہندوستان میں خاموش بھی بیٹھے رہے تو وہ فتنہ ترقی نہ کرے گا اور ملک میں سکون ہوگا، میرے (پیر صاحبؒ کے) نزدیک حاجی صاحبؒ کی فتنہ سے مراد فتنہ قادیانیت تھی۔'' (ملفوظات طیبہ ص ۱۲۶،
>
> تاریخ مشائخ چشت ص ۷۱۳،۷۱۴، بیس بڑے مسلمان ص ۹۸، مہر منیر ص: ۱۲۹)

اس سے اتنی بات پایہ ثبوت کو پہنچی ہے کہ مرزا قادیانی کے فتنہ انکار ختم نبوت سے قبل ہی

حق تعالیٰ نے اپنے مقبول بندوں کو فتنہ قادیانیت کے خلاف کام کرنے کے لئے متوجہ فرما دیا۔ اس پر حق تعالیٰ شانہ کا جتنا شکریہ ادا کیا جائے کم ہے کہ سب سے پہلے فتنہ قادیانیت کی تردیدی و تکفیری مہم کے لئے حق تعالیٰ نے جس جماعت کا انتخاب کیا وہ علمائے اہلِ حقہ کی جماعت تھی۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے انگریز کے منصوبہ کے مطابق مبلغ، مناظر، مجدد، مہدی، مسیح ظلی و بروزی، تشریعی نبی اور پھر معاذ اللہ خدا ہونے کے دعوے کئے۔ اس کی سب سے پہلی کتاب جس وقت منظر عام پر آئی اور مرزا ابھی تعارف اور جماعت سازی کے ابتدائی مرحلے طے کر رہا تھا اس وقت سب سے پہلے جس مردِ خدا، عارف باللہ نے پڑھنے پڑھانے سے نہیں بلکہ حق تعالیٰ کی طرف سے باطن کی صفائی کی بنیاد پر مرزا کے کافر و مردود اور اسلام سے برگشتہ ہونے کا نعرۂ مستانہ بلند کیا وہ خانوادۂ دیوبند کے سرخیل حضرت میاں شاہ عبدالرحیم سہارنپوریؒ تھے۔ میاں شاہ عبدالرحیم سہارنپوریؒ کے پاس مرزا کی کتاب پر تبصرہ کرنے کے لئے قادیانی وفد حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ:

> ”مجھ سے پوچھتے ہو تو سن لو! یہ شخص تھوڑے دنوں میں ایسے دعوے کرے گا جو نہ رکھے جائیں گے، نہ اٹھائے جائیں گے۔“
>
> قادیانی وفد یہ سن کر جزبز ہونے لگا کہ دیکھو علماً تو علماً، درویش کو بھی دوسرے لوگوں کا شہرت پانا گراں گزرتا ہے۔ میاں صاحبؒ نے فرمایا: مجھ سے پوچھا ہے تو جو سمجھ میں آیا بتا دیا، ہم تو اس وقت زندہ نہ ہوں گے، تم آگے دیکھ لینا۔

(ماخوذ از ارشادات قطب الارشاد حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ ص ۱۲۸)

قادیانیوں کے خلاف پہلا فتویٰ

مرزا غلام احمد قادیانی نے اب پر پُرزے نکالے۔ جماعت سازی کے لئے ۱۳۰۱ھ مطابق ۱۸۸۴ء میں لدھیانہ آیا تو مولانا محمد لدھیانویؒ، مولانا عبداللہ لدھیانویؒ اور مولانا محمد اسمٰعیل لدھیانویؒ نے فتویٰ دیا کہ مرزا غلام احمد قادیانی مجدد نہیں بلکہ زندیق اور ملحد ہے۔

(فتاویٰ قادریہ ص ۳)

اللہ رب العزت کا کرم تو دیکھئے! سب سے پہلے اہلِ حق مکتبہ فکر کے علمائے کرام کی جماعت کو مرزا غلام احمد قادیانی پر کفر کا فتویٰ دینے کی توفیق ہوئی۔ یہ مولانا محمد لدھیانویؒ معروف

احرار رہنما مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانویؒ کے دادا تھے۔ ان حضرات کا فتویٰ مرزا قادیانی کے کفر کو الم نشرح کرنے کے لئے کھڑے پانی میں پتھر پھینکنے کے مترادف ہوا۔ اس کی لہریں اٹھیں، حالات نے انگڑائی لی پھر:

"لوگ ملتے گئے اور کارواں بنتا گیا"

۱۸۹۰ء میں مولانا محمد حسین بٹالویؒ نے بھی مرزا قادیانی کے خلاف فتویٰ دیا۔ مرزا قادیانی نے انگریز کے ایما پر رسائل و کتب شائع کیں۔ ہندوستان کے علمائے کرام حسب ضرورت اس کی تردید میں کوشاں رہے۔ سامعین کو یہ جان کر خوشی ہوگی کہ باضابطہ فتویٰ مرتب کر کے متحدہ ہندوستان کے تمام سرکردہ جید علمائے کرام سے فتویٰ لینے کی سعادت بھی اللہ تعالیٰ نے انہی رجال کار کو نصیب فرمائی۔ چنانچہ دارالعلوم دیوبند کے مدرس مولانا محمد سہولؒ نے ۱۲/صفر ۱۳۳۱ھ کو فتویٰ مرتب کیا کہ:

۱:..... مرزا غلام احمد قادیانی مرتد، زندیق، ملحد اور کافر ہے۔

۲:..... یہ کہ اس کے ماننے والوں سے اسلامی معاملہ کرنا شرعاً ہرگز درست نہیں۔ مسلمانوں پر لازم ہے کہ مرزائیوں کو سلام نہ کریں، ان سے رشتہ ناتہ نہ کریں، ان کا ذبیحہ نہ کھائیں، جس طرح یہود، ہنود، نصاریٰ سے اہل اسلام مذہباً علیحدہ رہتے ہیں اسی طرح مرزائیوں سے بھی علیحدہ رہیں۔ جس طرح بول و براز، سانپ اور بچھو سے پرہیز کیا جاتا ہے اس سے زیادہ مرزائیوں سے پرہیز کرنا شرعاً ضروری اور لازمی ہے۔

۳:..... مرزائیوں کے پیچھے نماز پڑھنا ایسے ہے جیسے یہود و نصاریٰ اور ہندو کے پیچھے نماز پڑھنا۔

۴:..... مرزائی مسلمانوں کی مساجد میں نہیں آسکتے۔ مرزائیوں کو مسلمانوں کی مساجد میں عبادت کی اجازت دینا ایسے ہے۔ جیسے ہندوؤں کو مسجد میں پوجا پاٹ کی اجازت دینا۔

۵:..... مرزا غلام احمد قادیانی، قادیان (مشرقی پنجاب، ہندوستان) کا باشندہ تھا، اس لئے اس کے پیروکاروں کو "قادیانی" یا "فرقہ غلامیہ" بلکہ

جماعت شیطانیہ ابلیسیہ کہا جائے۔

اس فتویٰ پر دستخط کرنے والوں میں شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن دیوبندیؒ، حضرت مولانا مفتی محمد حسنؒ، حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیریؒ، حضرت مولانا سید مرتضیٰ حسن چاند پوریؒ، مولانا عبدالسمیع، حضرت مفتی عزیز الرحمٰن دیوبندیؒ، حضرت مولانا محمد ابراہیم بلیاویؒ، حضرت مولانا اعزاز علی دیوبندیؒ، حضرت مولانا حبیب الرحمٰن ایسے دیگر اکابر علمائے کرام کے دستخط تھے جن کا تعلق دیوبند، سہارنپور، دہلی، کلکتہ، ڈھاکہ، پشاور، رام پور، راولپنڈی، ہزارہ، مراد آباد، وزیر آباد، ملتان اور میانوالی وغیرہ سے تھا۔ آپ اس سے اندازہ کر سکتے ہیں کہ کتنا وقیع اور جاندار فتویٰ تھا۔ آج سو سال کے بعد جب کہ قادیانیت کا کفر عیاں وعریاں ہے بایں ہمہ اس فتویٰ میں ذرہ برابر زیادتی کرنا ممکن نہیں۔ ان اکابر نے سوچ سمجھ کر اتنا جاندار فتویٰ مرتب کیا، اس میں تمام جزئیات کو شامل کر کے اتنا جامع بنا دیا کہ ایک صدی گزرنے کے باوجود اس کی آب وتاب و جامعیت جوں کی توں باقی ہے۔

اس کے بعد ۱۳۳۲ھ میں دارالعلوم دیوبند سے ایک فتویٰ جاری ہوا جس میں قادیانیوں سے رشتہ ناتہ کو حرام قرار دیا گیا تھا۔ یہ فتویٰ حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن صاحب کا مرتب کردہ ہے، اس پر دیوبند سے حضرت مولانا سید اصغر حسینؒ، حضرت مولانا رسول خانؒ، حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ، حضرت مولانا گل محمد خانؒ، سہارنپور سے مظاہر العلوم کے مہتمم حضرت مولانا عنایت الٰہیؒ، حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوریؒ، حضرت مولانا عبدالرحمٰن کامل پوریؒ، حضرت مولانا عبداللطیفؒ، حضرت مولانا بدر عالم میرٹھیؒ، تھانہ بھون سے حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانویؒ، رائے پور سے حضرت مولانا شاہ عبدالرحیم رائے پوریؒ، حضرت مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ، دہلی سے حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ دہلویؒ، غرض کلکتہ، بنارس، لکھنؤ، آگرہ، مراد آباد، لاہور، امرتسر، لدھیانہ، پشاور، راولپنڈی، ملتان، ہوشیار پور، گورداسپور، جہلم، سیالکوٹ، گوجرانوالہ، حیدر آباد دکن، بھوپال، رام پور، وغیرہ سے سینکڑوں علمائے کرام کے دستخط ہیں۔ اس فتویٰ کا نام ”فتویٰ تکفیر قادیان“ ہے۔ یہ کتب خانہ اعزازیہ دیوبند سے شائع ہوا اور اب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے (فتاویٰ ختم نبوت، ج:۲، ص:۲۸۷) میں شامل اشاعت کر دیا ہے۔

قادیانیوں کے خلاف مقدمات

انہی اللہ والوں کی مساعی جمیلہ کے صدقے پوری امت کے تمام مکاتب فکر قادیانیوں کے خلاف صف آراہو گئے تو پورے متحدہ ہندوستان میں قادیانیوں کا کفر امت محمدیہ پر آشکارا ہوا۔ یوں تو ہندوستان کی مختلف عدالتوں نے قادیانیوں کے خلاف فیصلے دیئے۔ ماریشس تک کی عدالتوں کے فیصلہ جات قادیانیوں کے خلاف موجود ہیں لیکن سب سے زیادہ جس مقدمہ نے شہرت حاصل کی اور جو ہر عام و خاص کی توجہ کا مرکز بن گیا وہ ''مقدمہ بہاولپور'' ہے۔ علمائے بہاولپور کی دعوت پر حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیریؒ، حضرت مولانا ابوالوفا شاہجہانپوریؒ، حضرت مولانا مفتی محمد شفیعؒ، حضرت مولانا سید مرتضیٰ حسن چاند پوریؒ ایسے اکابر علمائے کرام نے بہاولپور ایسے دور افتادہ شہر آ کر کیس کی وکالت کی۔ اس مقدمہ کی ۱۹۲۶ء سے لے کر ۱۹۳۵ء تک کارروائی چلتی رہی۔ اس مقدمہ میں جج نے قادیانیت کے کفر پر عدالتی مہر لگا کر قادیانیت کے وجود میں ایسی کیل ٹھونکی جس سے قادیانیت بلبلا اٹھی۔ سپریم کورٹ کے تمام فیصلوں کی بنیاد یہی فیصلہ ہے جس کی کامیابی میں فرزندانِ اہلِ حق سب سے نمایاں ہیں۔ فالحمد للہ اوّلاً و آخراً۔

قادیانیت کا جماعتی سطح پر احتساب

فرد کا مقابلہ فرد اور جماعت کا مقابلہ جماعت ہی کر سکتی ہے۔ چنانچہ مارچ ۱۹۳۰ء کو لاہور میں انجمن خدام الدین کے سالانہ اجتماع میں جو حضرت شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوریؒ کی دعوت پر منعقد ہوا تھا ملک بھر سے پانچ سو علمائے کرام کے اجتماع میں امام العصر حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیریؒ نے حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کو ''امیر شریعت'' کا خطاب دیا اور قادیانیت کے محاذ کی ان پر ذمہ داری ڈالی۔ اس وقت قادیانیت کے خلاف افراد اور اداروں کی محنت میں دارالعلوم دیوبند کا کردار قابل رشک تھا۔ ندوۃ العلماء لکھنؤ کے بانی حضرت مولانا سید محمد علی مونگیریؒ تو گویا تکوینی طور پر محاذ ختم نبوت کے انچارج تھے۔ قادیانیوں کے خلاف ان کا اور مولانا مرتضیٰ حسن چاند پوریؒ کا وجود ہندوستان کی دھرتی پر درۂ عمرؓ کی حیثیت رکھتا تھا۔ اب جماعتی سطح پر قادیانیوں کے احتساب کے لئے حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی ڈیوٹی لگی۔ آپ نے مجلس احرار اسلام ہند میں مستقل شعبہ تبلیغ قائم کر دیا۔ جمعیۃ علمائے ہند اور دارالعلوم دیوبند کی پوری قیادت کا ان پر اس سلسلہ میں بھرپور اعتماد تھا۔ حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی

تھانویؒ ایسے مقبولانِ بارگاہِ الٰہی نے سرپرستی سے سرفراز فرمایا۔

قادیان کانفرنس

اللہ رب العزت کے فضل وکرم سے مجلس احرار اسلام ہند نے ۲۰، ۲۱، ۲۲/ اکتوبر ۱۹۳۴ء کو قادیان میں ''تبلیغ کانفرنس'' کے عنوان سے کانفرنس کا انعقاد کیا۔ اس میں ان اکابرین ملت نے قادیانیت کا مقابلہ کیا۔ اس کے علاوہ فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ، حضرت مولانا عنایت علی چشتیؒ، ماسٹر تاج الدین انصاریؒ، حضرت مولانا رحمت اللہ مہاجر مکیؒ وغیرہ ان سب حضرات نے قادیان میں رہ کر قادیانیت کو ناکوں چنے چبوائے۔ اس کانفرنس میں علمائے کرام نے ملک کے چپہ چپہ میں قادیانی عقائد وعزائم کی قلعی کھولنے کی ایک لہر پیدا کردی۔

قادیان سے چناب نگر تک

مختصر یہ کہ ان اکابر کی قیادت میں امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اور ''مجلس احرار اسلام'' کے سرفروشوں نے اپنی شعلہ بار خطابت کے ذریعے انگریز اور انگریز کی ساختہ پرداختہ قادیانی نبوت کے خرمن خبیثہ کو پھونک ڈالا۔ تا آنکہ ۱۹۴۷ء میں انگریزی اقتدار رخت سفر باندھ کر رخصت ہوا تو برصغیر کی تقسیم ہوئی اور پاکستان منصۂ شہود پر جلوہ گر ہوا۔ اس تقسیم کے نتیجہ میں قادیانی نبوت کا منبع خشک ہوگیا اور قادیان کی منحوس بستی دارالکفر اور دارالحرب ہندوستان کے حصہ میں آئی۔ قادیانی خلیفہ اپنی ''ارض حرم'' اور ''مکۃ المسیح '' (قادیان) سے برقعہ پہن کر فرار ہوا اور پاکستان میں ربوہ کے نام سے نیا دارالکفر تعمیر کرنے کے بعد شاہوار نبوت کی ترکتازیاں دکھانے اور پورے ملک کو مرتد کرنے کا اعلان کرنے لگا۔

قیام پاکستان کے بعد

قادیانیوں کو یہ غلط فہمی تھی کہ پاکستان کے ارباب اقتدار پر ان کا تسلط ہے۔ ملک کے کلیدی مناصب ان کے قبضے میں ہیں' پاکستان کا وزیر خارجہ ظفر اللہ خان خلیفہ قادیان کا ادنیٰ مرید ہے' اس لئے پاکستان میں مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت کا جعلی سکہ رائج کرنے میں انہیں کوئی دقت پیش نہیں آئے گی۔ ان کی امید افزائی کا خاص پہلو یہ بھی تھا کہ ''احرار اسلام'' کا قافلہ تقسیم ملک کی وجہ سے بکھر چکا تھا۔ تنظیم اور تنظیمی وسائل کا فقدان تھا اور پھر ''احرار اسلام'' ناخدایان پاکستان کے دربار میں معتوب تھے۔ اس لئے قادیانیوں کو غرہ تھا کہ اب حریم نبوت کی پاسبانی کے فرائض انجام دینے

کی کسی کو ہمت نہیں ہوگی' لیکن وہ یہ بھول گئے تھے کہ حفاظت دین اور ''تحفظ ختم نبوت'' کا کام انسان نہیں کرتے، خدا کرتا ہے اور وہ اس کام کے لئے خود ہی رجال کار بھی پیدا فرما دیتا ہے۔

مجلس تحفظ ختم نبوت کا قیام

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اور ان کے رفقاء قادیانیوں کے عزائم سے بے خبر نہیں تھے۔ چنانچہ جدید حالات میں قادیانیت کے خلاف کام کرنے کا لائحہ عمل مرتب کرنے کے لئے ملتان کی ایک چھوٹی سی مسجد ''مسجد سراجاں'' (۱۹۴۹ء) میں ایک مجلس مشاورت ہوئی۔ جس میں امیر شریعتؒ کے علاوہ مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ' مولانا عبدالرحمن میانویؒ' مولانا تاج محمودؒ فیصل آباد اور مولانا محمد شریف جالندھریؒ شریک ہوئے۔ غور و فکر کے بعد ایک غیر سیاسی تبلیغی تنظیم ''مجلس تحفظ ختم نبوت'' کی بنیاد رکھی گئی اور اس کا ابتدائی میزانیہ ایک روپیہ یومیہ تجویز کیا گیا۔ چنانچہ صدر المبلغین کی حیثیت سے فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیات صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو' جو قادیان میں شعبہ تبلیغ احرار اسلام کے صدر تھے' ملتان طلب کیا گیا۔ ان دنوں مسجد سراجاں ملتان کا چھوٹا سا حجرہ مجلس تحفظ ختم نبوت کا مرکزی دفتر تھا' وہی دار المبلغین تھا' وہی دار الاقامہ تھا' وہی مشاورت گاہ تھی اور یہی چھوٹی سی مسجد اس عالمی تحریک ''مجلس تحفظ ختم نبوت'' کا ابتدائی کنٹرول آفس تھا۔ شہید اسلام حضرت زید رضی اللہ عنہ کے بقول: ''وذلک فی ذات الالہ وان یشاء یبارک علی اوصال شلو ممزع''۔

حق تعالیٰ شانہ نے اپنی قدرت کاملہ سے اس نحیف وضعیف تحریک میں ایسی برکت ڈالی کہ آج اس کی شاخیں اقطار عالم میں پھیل چکی ہیں اور اس کا مجموعی میزانیہ کروڑوں سے متجاوز ہے۔ الحمدللہ!

قیادت باسعادت

''مجلس تحفظ ختم نبوت'' کو یہ سعادت ہمیشہ حاصل رہی ہے کہ اکابر اولیاء اللہ کی قیادت و سرپرستی اور دعائیں اسے حاصل رہی ہیں۔ حضرت اقدس رائے پوریؒ آخری دم تک اس تحریک کے قائد و سرپرست رہے۔ ان کے وصال کے بعد حضرت مولانا خیر محمد جالندھریؒ حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ' حضرت مولانا عبداللہ درخواستیؒ اور حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ خانقاہ

سراجیہ کندیاں' اس کے سرپرست ہیں "مجلس تحفظ ختم نبوت" کے بانی اور امیر اول امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ تھے۔ امیر شریعتؒ کی وفات ۱۹۶۱ء میں ہوئی اور خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ ان کے جانشین مقرر ہوئے' ان کے وصال کے بعد مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ کو امارت سپرد کی گئی۔ ان کے وصال کے بعد مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ امیر مجلس ہوئے۔ مولانا لال حسین اخترؒ کے بعد عارضی طور پر فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیات صاحبؒ کو مسند امارت تفویض ہوئی مگر اپنے ضعف و عوارض کی بناء پر انہوں نے اس گراں باری سے معذرت کا اظہار فرمایا۔ یہ ایک ایسا بحران تھا کہ جس سے اس عظیم الشان تحریک کی پیش قدمی رک جانے کا اندیشہ لاحق ہو گیا تھا۔ لیکن حق تعالیٰ شانہ کا وعدہ حفاظت دین یکا یک ایک ایسی ہستی کو اس منصب عالی کے لئے کھینچ لایا جو اپنے اسلاف کے علوم و روایات کی امین تھی اور جس پر ملت اسلامیہ کو بجا طور پر فخر حاصل تھا۔ میری مراد شیخ الاسلام حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ ہے۔

تحفظ ختم نبوت اور رد قادیانیت کا کام امام العصر حضرت مولانا محمد انور شاہ کشمیریؒ کی وراثت و امانت تھی اور اس کام کے اصل حق دار اور اہل علوم انوری کے وارث حضرت شیخ بنوریؒ ہی ہو سکتے تھے، چنانچہ حضرت امیر شریعت قدس سرہ کی امارت خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ کی خطابت' مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ کی ذہانت' مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ کی مناظرہ آہنی گرفت' حضرت شیخ الاسلام مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ کی بلندئ عزم نے نہ صرف مجلس تحفظ ختم نبوت کی عزت و شہرت کو چار چاند لگا دیئے بلکہ ان حضرات کی قیادت نے قصر قادیانی پر اتنی کاری ضرب لگائی کہ قادیانی تحریک کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی کی جعلی نبوت پر کذب و افتراء کی آئینی مہر لگ گئی۔

غیر سیاسی جماعت

"مجلس تحفظ ختم نبوت" کا مقصدِ تاسیس' عقیدۂ ختم نبوت کی حفاظت اور امت مسلمہ کو قادیانی الحاد سے بچانا تھا۔ اس کے لئے ضرورت تھی کہ جماعت خارزار سیاست میں الجھ کر نہ رہ جائے' چنانچہ جماعت کے دستور میں تصریح کر دی گئی کہ جماعت کے ذمہ دار ارکان سیاسی معرکوں میں حصہ نہیں لیں گے' کیونکہ سیاسی میدان میں کام کرنے کے لئے دوسرے حضرات موجود ہیں۔ اس لئے "مجلس تحفظ ختم نبوت" کا دائرہ عمل دعوت و ارشاد' اصلاح و تبلیغ اور رد قادیانیت تک محدود

رہے گا۔ اس فیصلے سے دو فائدے مقصود تھے: ایک یہ کہ "جماعت تحفظ ختم نبوت" کا پلیٹ فارم تمام مسلمانوں کا اجتماعی پلیٹ فارم رہے گا اور عقیدۂ ختم نبوت کا جذبہ اہل اسلام کے اتحاد و اتفاق اور ان کے باہمی ربط تعلق کا بہترین ذریعہ ثابت ہوگا۔ دوم یہ کہ "مجلس تحفظ ختم نبوت" کا ارباب اقتدار سے یا کسی اور سیاسی جماعت سے تصادم نہیں ہوگا۔ اور امت مسلمہ کا اجتماعی عقیدۂ ختم نبوت، اطفال سیاست کا کھلونا بننے سے محفوظ رہے گا۔

امام العصر علامہ سید محمد انور شاہ کشمیریؒ

امام العصر حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیریؒ کو قدرت نے قادیانیت کے خلاف سراپا تحریک بنا دیا تھا۔ آپ نے اپنے شاگردوں کی ایک مستقل جماعت کو قادیانیت کے خلاف تحریری وتقریری میدان میں لگایا تھا۔ حضرت مولانا بدر عالم میرٹھیؒ، حضرت مولانا مفتی محمد شفیعؒ، حضرت مولانا شبیر احمد عثمانیؒ، حضرت مولانا محمد منظور نعمانیؒ، حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ، حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ، حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ، حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ، حضرت مولانا غلام اللہ خانؒ ایسے جید علمائے امت جنہوں نے قادیانیت کو ناکوں چنے چبوائے، یہ سب حضرت کشمیریؒ کے شاگرد تھے۔ دار العلوم دیوبند کی مسندِ حدیث پر بیٹھ کر اس مردِ قلندر نے اس فتنہ عمیاء قادیانیت کے خلاف محاذ قائم کیا جسے دیانت دار مؤرخ سنہرے حروف سے لکھنے اور ایک دلنواز خطیب بیان کرنے پر مجبور ہے۔

پاکستان اور قادیانیت

۱۹۴۷ء میں پاکستان بنا، قادیانی جماعت کا لاٹ پادری مرزا محمود قادیان چھوڑ کر پاکستان آ گیا، پنجاب کے پہلے انگریز گورنر موڈی کے حکم پر چنیوٹ کے قریب ان کو برلبِ دریا ایک ہزار چونتیس ایکڑ زمین عطیہ کے طور پر الاٹ کی گئی۔ فی مرلہ ایک آنہ کے حساب سے صرف رجسٹری کے کل اخراجات -/10,034 روپے وصول کئے۔ قادیانیوں نے بلا شرکت غیرے وہاں پر اپنی اسٹیٹ "مرزائیل" کی اسرائیل کی طرز پر بنیاد رکھی۔ ظفر اللہ قادیانی پاکستان کا پہلا وزیر خارجہ بنا۔ اس نے سرکاری خزانہ سے آب و دانہ کھا کر قادیانیت کو دنیا بھر میں متعارف کرایا۔ انگریز خود چلا گیا مگر جاتے ہوئے اسلامیانِ برصغیر کے لئے اپنی لے پالک اولاد قادیانیت کا سنگین اور زہر یلا بیج بو گیا۔ قادیانی علی الاعلان اقتدار کے خواب دیکھنے لگے۔ ان پر کوئی روک

ٹوک نہ تھی۔ قادیانیوں کی تعلّی اور لن ترانیاں دیکھ کر اسلامیان پاکستان کا ہر درد رکھنے والا شخص اس صورت حال سے پریشان تھا۔ قادیانی منہ زور گھوڑے کی طرح ہوا پر سوار تھے۔ ملک میں جداگانہ طرز انتخاب پر الیکشن کرانے کا فیصلہ کیا گیا لیکن قادیانیوں کو مسلمانوں کا حصہ شمار کیا گیا۔ چنانچہ اس صورت حال کو دیکھ کر حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے شیر اسلام حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ اور مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ کو بریلوی مکتبہ فکر کے رہنما حضرت مولانا ابوالحسنات محمد احمد قادریؒ کے ہاں بھیجا۔ دیوبندی، بریلوی، اہلحدیث، شیعہ مکاتب فکر اکٹھے ہوئے اور قادیانیوں کے خلاف تحریک چلی جسے تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء کہا جاتا ہے۔ اس تحریک میں مرکزی کردار ابنائے دارالعلوم دیوبند کا تھا۔ اس تحریک نے قادیانیوں کے منہ زور گھوڑے کو لنگڑا کر دیا۔ ظفر اللہ قادیانی ملعون اپنی وزارت سے آنجہانی ہو گیا۔ قادیانیت کی اس تڑاخ سے ہڈیاں ٹوٹیں کہ وہ زمین پر رینگنے لگی۔ تحفظ عقیدۂ ختم نبوت کی ان عظیم خدمات پر عوام الناس اور اہل حق علماء کرام کو جتنا خراج تحسین پیش کیا جائے کم ہے، قبل ازیں ۱۹۴۹ء میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے نام سے جس پلیٹ فارم کا اعلان ہوا تھا۔ ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت کے بعد اسے مستقل جماعت کے طور پر قادیانیت کے احتساب کے لئے منظم کیا گیا۔ ایوبی دور میں مغربی پاکستان اسمبلی میں شیر اسلام مولانا غلام غوث ہزارویؒ اور قومی اسمبلی میں مفکر اسلام مولانا مفتی محمودؒ کی قیادت باسعادت میں علماء نے ''تحفظ ختم نبوت'' کے لئے جو خدمات انجام دیں وہ تاریخ کا حصہ ہیں، غرض مذہبی اور سیاسی اعتبار سے قادیانیت کا احتساب کیا گیا ''مغربی آقاؤں'' کے اشارے پر قادیانی ''فوج'' و دیگر سرکاری اداروں میں سرگرم عمل تھے علمائے کرام کی مستقل جماعت مولانا احمد علی لاہوریؒ مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، مولانا غلام غوث ہزارویؒ، مولانا مفتی محمودؒ، مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ، مولانا گل بادشاہؒ، مولانا محمد یوسف بنوریؒ، مولانا خیر محمد جالندھریؒ، مولانا تاج محمودؒ، مولانا لال حسین اخترؒ، مولانا مفتی محمد شفیعؒ، مولانا عبدالرحمن میانویؒ، مولانا محمد حیاتؒ، مولانا عبدالقیومؒ، مولانا عبدالواحدؒ، مولانا محمد عبداللہ درخواستیؒ اور ان کے ہزاروں شاگرد لاکھوں متوسلین کروڑوں متعلقین نے جو خدمات سرانجام دیں وہ سب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا اعجاز تھا۔ سب اسمائے گرامی کا استحضار واحصاً ممکن نہیں وہ سب حضرات جنہوں نے اس سلسلہ میں خدمات سرانجام دیں ہمارے ان الفاظ کے بیان کرنے کے محتاج نہیں

وہ یقیناً رب کریم کے حضور اپنے حسنات کا اجر پا چکے۔ (فنعم اجر العاملین)

قرارداد رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ

رابطہ کا سالانہ اجتماع اپریل ۱۹۷۴ء میں منعقد ہوا، مفکر اسلام مولانا ابوالحسن علی ندویؒ، شیخ الاسلام مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ اور دوسرے اکابرین دیوبند اس اجتماع میں نہ صرف موجود تھے بلکہ اس قرارداد کو پاس کرانے کے داعی تھے۔ رابطہ عالم اسلامی نے متفقہ طور پر قادیانیوں کے خلاف قرارداد منظور کی جو دوررس نتائج کی حامل ہے، اس سے پوری دنیا کے علماءِ اسلام کا قادیانیت کے کفر پر اجماع منعقد ہو گیا۔

تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء

اللہ رب العزت کے فضل و احسان کے بموجب ۱۹۷۰ء میں مفکر اسلام مولانا مفتی محمودؒ، شیر اسلام مولانا غلام غوث ہزارویؒ، شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ، مولانا عبدالحکیمؒ، مولانا صدر الشہیدؒ، علامہ شاہ احمد نورانیؒ، پروفیسر غفور احمد، مولانا عبدالمصطفیٰ الازہری، مولانا ظفر احمد انصاری، چوہدری ظہور الٰہی اور دیگر حضرات قومی اسمبلی کے ممبر منتخب ہوئے۔ جناب ذوالفقار علی بھٹو مرحوم برسر اقتدار آئے، قادیانیوں نے ۱۹۷۰ء میں پیپلز پارٹی کی دامے درمے اور افرادی مدد کی تھی، قادیانیوں نے پھر پرپرزے نکالے۔ ۲۹/مئی ۱۹۷۴ء کو چناب نگر ریلوے اسٹیشن پر نشتر میڈیکل کالج ملتان کے طلباءؒ پر قاتلانہ حملہ کیا، اس کے نتیجہ میں تحریک چلی اسلامیان پاکستان ایک پلیٹ فارم ''مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان'' پر جمع ہوئے جس کی قیادت مرد جلیل، محدث کبیر مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ نے فرمائی اور قومی اسمبلی میں امت مسلمہ کی نمائندگی کا شرف حق تعالیٰ نے مفکر اسلام مولانا مفتی محمودؒ کو بخشا۔ یوں قادیانی قانونی طور پر اپنے منطقی انجام کو پہنچے اور ان کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ کہاں قادیانی اقتدار کا خواب اور کہاں چوہڑوں، چماروں میں ان کا شمار، اس پوری جدوجہد میں اسلامیانِ وطن کی خدمات اللہ رب العزت کے فضل و کرم کا اظہار ہے، غرض علمائے حق کے سرپرست اول حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ کی ''الف'' سے تحفظ ختم نبوت کی جو تحریک شروع ہوئی وہ شیخ الاسلام مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ کی ''یاء'' پر کامیابی سے سرفراز ہوئی۔

قومی اسمبلی میں قادیانیوں کے کفریہ عقائد کو تشت از بام کرنے سے متعلق جو کارروائی ہوئی وہ سب ''تاریخی قومی دستاویز'' کے نام سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے شائع کر دی ہے۔ قومی

اسمبلی میں ہمارے اکابرین نے مفکر اسلام مولانا مفتی محمودؒ کی قیادت باسعادت میں قادیانیوں کو جس طرح چاروں شانے چت کیا یہ دستاویز اس پر ''شاہد عدل'' ہے۔ قادیانیوں نے اسمبلی میں ایک محضر نامہ پیش کیا تھا جس کا جواب مولانا مفتی محمودؒ اور مولانا محمد یوسف بنوریؒ کی نگرانی میں مولانا مفتی محمد تقی عثمانی اور مولانا سمیع الحق نے لکھا۔ حوالہ جات مولانا محمد حیاتؒ اور مولانا عبدالرحیم اشعرؒ نے فراہم کئے اور قومی اسمبلی میں اسے مفکر اسلام قائد جمعیت مولانا مفتی محمودؒ نے پڑھا۔ جسے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے ملتِ اسلامیہ کا موقف کے نام سے شائع کیا ہے۔

جناب ذوالفقار علی بھٹو کے بعد جنرل محمد ضیاء الحق برسراقتدار آئے ان کے زمانہ میں پھر قادیانیوں نے پر پرزے نکالے ایک بار ووٹنگ لسٹوں کے حلف نامہ میں تبدیلی کی گئی، اس زمانہ میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکریٹری جنرل مولانا محمد شریف جالندھریؒ بھاگم بھاگ جمعیت علماء اسلام پاکستان کے سیکریٹری جنرل مفکر اسلام مولانا مفتی محمودؒ کے پاس راولپنڈی پہنچے۔ حضرت مفتی صاحبؒ ملٹری ہسپتال میں پاؤں کے زخم کے علاج کے سلسلہ میں زیر علاج تھے۔ اس حالت میں حضرت مفتی صاحبؒ نے جنرل ضیاء الحق کو فون کیا اور یہ غلطی درست کر دی گئی یہ غلطی نہ تھی بلکہ حقیقت میں قادیانیوں سے متعلق قانون کو نرم کرنے کی پہلی چال تھی۔

۱۹۸۲ء میں جنرل ضیاء الحق کے زمانہ اقتدار میں پرانے قوانین کی چھانٹی کا عمل شروع ہوا (جو قانون کہ اپنا مقصد حاصل کر چکے ہوں ان کو نکال دیا جائے)۔ اس موقعہ پر ابہام پیدا ہو گیا کہ قادیانیوں سے متعلق ترمیم بھی منسوخ ہو گئی ہے، اس پر ملک کے وکلاء کی رائے لی گئی۔ اڑھائی سو وکلاء کے دستخطوں سے مجلس تحفظ ختم نبوت نے روزنامہ جنگ میں اشتہار شائع کرایا۔ مولانا قاری سعید الرحمٰن صاحبؒ، مولانا سمیع الحق جنرل صاحب کو ملے ان کی کابینہ میں محترم جناب راجہ ظفر الحق وفاقی وزیر تھے ان کے مشورہ سے جنرل صاحب نے ایک آرڈی ننس منظور کیا اور قادیانیوں سے متعلق ترمیم کے بارے میں جو ابہام پایا جاتا تھا وہ دور ہوا اور اسلامیان پاکستان نے اطمینان کا سانس لیا۔ اس آرڈی ننس کو اس وقت بھی آئینی تحفظ حاصل ہے۔

تحریک ختم نبوت ۱۹۸۴ء

جناب بھٹو کے زمانہ میں پاس شدہ آئینی ترمیم پر قانون سازی نہ ہو سکی۔ جنرل ضیاء الحق کے زمانہ میں قادیانیوں کی خواہش تھی کہ کسی طرح یہ ترمیم منسوخ ہو جائے اس کے لئے وہ اندرون

خانہ سازشوں میں مصروف تھے۔ قادیانی سازشوں اور اشتعال انگیز کارروائیوں سے مسلمانوں کے ردعمل نے تحریک ختم نبوت ۱۹۸۴ء کی شکل اختیار کی۔ شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ اور مفکر اسلام مولانا مفتی محمودؒ اللہ کو پیارے ہو چکے تھے۔ اب اس نئی آزمائش میں زعماً ملت خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد صاحبؒ، امام اہل سنت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ، مولانا محمد اجمل خانؒ، مولانا عبیداللہ انورؒ، پیر طریقت مولانا عبدالکریم بیر شریفؒ، مولانا محمد مراد ہالیجوی، مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ، مولانا محمد شریف جالندھریؒ، مولانا میاں سراج احمد دین پوری، مولانا سید محمد شاہ امروٹیؒ، مولانا عبدالواحد، مولانا منیر الدینؒ کوئٹہ، مولانا حبیب اللہ مختار شہیدؒ، مولانا محمد لقمان علی پوریؒ، مولانا ضیاً القاسمیؒ، مولانا منظور احمد چنیوٹیؒ، مولانا سید امیر حسین گیلانیؒ، مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، قائد جمعیت مولانا فضل الرحمٰن ایسے ہزاروں علماً حق نے تحریک کی قیادت کی اور اس کے نتیجہ میں قادیانیوں کے متعلق پھر قانون سازی کے اس خلاً کو پُر کرنے کے لئے امتناع قادیانیت آرڈی نینس منظور ہوا۔

یہ آرڈی نینس اس وقت قانون کا حصہ ہے، اس سے یہ فوائد حاصل ہوئے:

۱:...... قادیانی اپنی جماعت کے چیف گرو یا لاٹ پادری کو امیر المومنین نہیں کہہ سکتے۔
۲:...... قادیانی اپنی جماعت کے سربراہ کو خلیفۃ المومنین یا خلیفۃ المسلمین نہیں کہہ سکتے۔
۳:...... مرزا غلام احمد قادیانی کے کسی مرید کو معاذ اللہ ’’صحابی‘‘ نہیں کہہ سکتے۔
۴:...... مرزا قادیانی کے کسی مرید کے لئے ’’رضی اللہ عنہ‘‘ نہیں لکھ سکتے۔
۵:...... مرزا غلام احمد قادیانی کی بیوی کے لئے ’’ام المومنین‘‘ کا لفظ استعمال نہیں کر سکتے۔
۶:...... قادیانی اپنی عبادت گاہ کو مسجد نہیں کہہ سکتے۔
۷:...... قادیانی اذان نہیں دے سکتے۔
۸:...... قادیانی اپنے آپ کو مسلمان نہیں کہہ سکتے۔
۹:...... قادیانی اپنے مذہب کو اسلام نہیں کہہ سکتے۔
۱۰:...... قادیانی اپنے مذہب کی تبلیغ نہیں کر سکتے۔
۱۱:...... قادیانی اپنے مذہب کی دعوت نہیں دے سکتے۔
۱۲:...... قادیانی مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو مجروح نہیں کر سکتے۔

۱۳:......قادیانی کسی بھی طرح اپنے آپ کو مسلمان شمار نہیں کر سکتے۔

۱۴:......غرض کہ کوئی بھی شعائر اسلام استعمال نہیں کر سکتے۔

بحمدہٖ تعالیٰ اس قانون کے منظور ہونے سے قادیانی جماعت کا سالانہ جلسہ جسے وہ ظلی حج قرار دیتے تھے، پاکستان میں اس پر پابندی لگی۔ قادیانی جماعت کے چیف گرو، لاٹ پادری مرزا طاہر کو ملک چھوڑ کر لندن جانا پڑا۔ اس تمام تر کامیابی وکامرانی کے لئے اکابرین ملتِ اسلامیہ اور عوام الناس نے جو خدمات سرانجام دیں ان کو کوئی منصف مزاج قلم کار یا خطیب وتاریخ دان نظر انداز نہیں کر سکتا۔ اس قانون کے نافذ ہوتے ہی قادیانیوں کے لئے ''نہ پائے رفتن نہ جائے ماندن'' والا قصہ ہو گیا۔

مقدمات

۱:......قادیانیوں نے وفاقی شرعی عدالت میں اس قانون کو چیلنج کر دیا، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ کے حکم پر کیس کی تیاری اور پیروی کے لئے شہید مظلوم حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ، حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ، حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ پر مشتمل جماعت نے لاہور ڈیرے لگا دیئے۔ ملتان عالمی مجلس کے مرکزی کتب خانہ سے بیسیوں بکس کتب کے بھر کے لاہور لائے گئے، فوٹو اسٹیٹ مشین کا اہتمام کیا گیا، جامعہ اشرفیہ لاہور کی لائبریری اس کیس کی پیروی کے لئے جامعہ کے حضرات نے وقف کر دی۔ ۱۵/ جولائی سے ۱۲/ اگست ۱۹۸۴ء تک اس کی سماعت جاری رہی۔ حضرت امیر مرکزیہؒ اور خانقاہ رائے پور کی روایات کے امین حضرت اقدس سید نفیس الحسینیؒ اور مفکر اسلام علامہ ڈاکٹر خالد محمود بھی تشریف لاتے رہے۔ لاہور کی تمام جماعتوں نے بھرپور حصہ لیا اور بالکل بہاولپور کے مقدمہ کی یاد تازہ ہو گئی۔ اللہ رب العزت نے اپنے فضل وکرم سے نہایت ہی کرم کا معاملہ فرمایا۔ ۱۲/ اگست ۱۹۸۴ء کو جب فیصلہ آیا تو قادیانیوں کی رٹ خارج کر دی گئی ''کفر ہار گیا، اسلام جیت گیا'' تفصیلی فیصلہ جسٹس فخر عالم نے تحریر کیا۔

۲:......قادیانیوں نے اس فیصلہ کے خلاف وفاقی شرعی عدالت کی اپیلاٹ بینچ سپریم کورٹ میں اپیل دائر کی۔ اللہ رب العزت نے فضل فرمایا۔ ۱۲/ جنوری ۱۹۸۸ء سپریم کورٹ اپیلانٹ بینچ نے اس اپیل کو بھی مسترد کر دیا۔ اسی طرح قادیانیوں نے لاہور، کوئٹہ، کراچی

ہائیکورٹس میں کیس دائر کئے، تمام جگہ ان کو ذلت و رسوائی کا سامنا کرنا پڑا۔ قادیانی ان تمام مقدمات کی اپیل سپریم کورٹ آف پاکستان میں لے کر گئے۔ حق تعالیٰ شانہ نے یہاں بھی فیض یافتگان علماء اہلِ حق کو توفیق بخشی۔ اس کی پیروی کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بزرگ رہنما حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ، مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، مولانا علامہ احمد میاں حمادی، شہید اسلام مولانا محمد عبداللہؒ اسلام آباد، قاری محمد امینؒ، مولانا محمد رمضان علویؒ، شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خانؒ کے جانشین مولانا قاضی احسان احمدؒ، مولانا عبدالرؤف جتوئیؒ اور اسلام آباد، راولپنڈی کے تمام ائمہ وخطباً نے ایمانی جرأت ودینی حمیت کا مظاہرہ کیا۔ یوں ۳/ جنوری ۱۹۹۳ء کو سپریم کورٹ آف پاکستان کے پانچ جج صاحبان پر مشتمل بینچ نے قادیانیوں کے خلاف فیصلہ دیا۔ بحمدہٖ تعالیٰ ان تمام فیصلہ جات پر مشتمل کتاب ’’قادیانیت کے خلاف اعلیٰ عدالتوں کے فیصلے‘‘ شائع شدہ ہے، جس میں دیگر تفصیلات ملاحظہ کی جاسکتی ہیں۔

۳:...... اسی طرح قادیانیوں نے جوہانسبرگ افریقہ میں ایک مقدمہ دائر کیا۔ حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی، حضرت مولانا مفتی زین العابدینؒ، حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ، حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ، ڈاکٹر محمود احمد غازی، علامہ ڈاکٹر خالد محمود، مولانا منظور احمد چنیوٹیؒ، مولانا منظور احمد الحسینیؒ نے اس کی پیروی کے لئے وہاں کے سفر کئے یہ فیصلہ بھی قادیانیوں کے خلاف ہوا۔

بیرون ممالک

امتناع قادیانیت قانون کے نافذ ہوتے ہی قادیانی جماعت کے بھگوڑے چیف گرو مرزا طاہر نے لندن کو اپنا مستقر بنایا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابرین وہاں بھی پہنچے۔ سالانہ عالمی ختم نبوت کانفرنس برطانیہ ۱۹۸۵ء سے ہر سال تسلسل کے ساتھ منعقد ہورہی ہے۔ پاکستان، ہندوستان، عرب، افریقہ ویورپ سے علماً کرام تشریف لاکر اس کانفرنس سے خطاب کرتے ہیں، اسی طرح برطانیہ میں مستقل طور پر قادیانیت کے احتساب کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اپنا مستقل دفتر قائم کردیا ہے، جہاں سے ختم نبوت کے تحفظ کا فریضہ سرانجام دیا جارہا ہے۔ امریکہ، افریقہ، یورپ کے کئی ممالک ایسے ہیں جہاں مستقل بنیادوں پر قادیانیت کے خلاف کام ہورہا ہے اور وہ تمام تر کام بحمدہٖ تعالیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے متعلقین ومتوسلین سرانجام دے

رہے ہیں۔ ہندوستان میں دارالعلوم دیو بند کے زیر اہتمام عظیم الشان ختم نبوت کانفرنسوں کے علاوہ تربیتی کورسز کا سلسلہ شروع ہے۔ کتب، لٹریچر کی اشاعت و تقسیم ہو رہی ہے اور اس کام کے لئے دارالعلوم دیو بند میں ہی ''کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت'' قائم کر دی گئی ہے۔ فالحمد للہ۔

شعبہ مکاتب و مساجد

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ایک تبلیغی و اصلاحی جماعت ہے، جس نے اصلاح و ارشاد کے تمام میدانوں پر نظر رکھتے ہوئے اہلیانِ اسلام کو اعدائے اسلام کے کفر و شرک سے بچانے کے لئے مکاتب و مدارس کا ایک مربوط نظام تشکیل دیا، جس میں ایک خاص اور نمایاں پہلو یہ ہے کہ یہ دینی ادارے خصوصیت کے ساتھ اس جگہ پر قائم کئے گئے ہیں، جس میں کسی نہ کسی اعتبار سے قادیانیت کا کسی حد تک زور ہو سکتا تھا الحمد للہ! مجلس کے زیر اہتمام اس وقت تقریباً ۱۲ کے قریب چھوٹے بڑے مدارس تعلیم و تعلم میں مصروف عمل ہیں اور مسلمانوں کے ایمان کی حفاظت کا فریضہ سر انجام دے رہے ہیں۔

اس کے ساتھ ساتھ ملک عزیز کے مختلف چھوٹے، بڑے شہروں میں مساجد کی کثیر تعداد ہے جو جماعت کے مرکزی دفتر ملتان کے زیر اہتمام اعلائے کلمۃ اللہ اور تحفظ ناموس رسالت کے عظیم مشن کو عام کر رہی ہیں، حق تعالیٰ شانہ مجلس کے اس نظم میں پہلے سے کئی گنا اضافہ فرمائے۔

مدارس و مکاتب کی تفصیل حسب ذیل ہے:

☆ مدرسہ تعلیم القرآن ختم نبوت	ملتان۔
☆ مدرسہ تعلیم القرآن ختم نبوت	مسلم کالونی چناب نگر
☆ مدرسہ تعلیم القرآن ختم نبوت	چوک پرمٹ
☆ مدرسہ تعلیم القرآن ختم نبوت	بہاول پور
☆ مدرسہ تعلیم القرآن ختم نبوت	جابہ
☆ مدرسہ تعلیم القرآن ختم نبوت	سرگودھا
☆ مدرسہ تعلیم القرآن ختم نبوت	گمبٹ
☆ مدرسہ تعلیم القرآن ختم نبوت	کنری
☆ مدرسہ تعلیم القرآن ختم نبوت	ٹاہلی سندھ
☆ مدرسہ تعلیم القرآن ختم نبوت	گوجرانوالہ

☆ مدرسہ تعلیم القرآن ختم نبوت عائشہ مسجد — لاہور
☆ مدرسہ تعلیم القرآن ختم نبوت مسجد محمد یہ — چناب نگر اسٹیشن
☆ مدرسہ دارالعلوم اسلامیہ شاہ لطیف ٹاؤن — کراچی

شعبہ تبلیغ

مسلمانوں کو قادیانیت کی شرانگیزیوں سے بچانے کے لئے جماعت کے اکابر نے جید علماء کرام کی ایک کثیر تعداد کو اپنے مرکزی دارالمبلغین میں ردِ قادیانیت کی خصوصی تربیت دے کر محاذ ختم نبوت پر علمی دلائل سے خوب مسلح کر کے تیار کر رکھا ہے، جو ملک کے تمام چھوٹے، بڑے شہروں میں تبلیغ کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں: ''دن کہیں رات کہیں، صبح اِدھر شام اُدھر'' کا مصداق بنے ہوئے ہیں۔ جنوں کی کیفیت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے تحفظ کے لئے اپنے گھروں کو خیر باد کہہ کر دور دراز علاقوں میں تبلیغ کا کام سرانجام دے رہے ہیں، اس وقت جماعت کے ۴۰ مبلغین اور ۳۰ ملکیتی دفاتر ہمہ وقت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کے لئے اندرون بیرون ملک کوشاں ہیں۔

شعبہ نشر واشاعت

کسی بھی کام کو عروج تک پہنچانے کے لئے نشر واشاعت ایک اساس کی حیثیت رکھتی ہے، اس کے پیش نظر جماعت نے اپنے مشن سے متعلق علمی مواد تک عوام الناس کی رسائی کو از حد آسان اور ممکن الوصول بنایا ہے۔ عربی، اردو، انگریزی، فرنچ اور ملکی زبانوں میں فری لٹریچر کی تقسیم، یہ مجلس کا طرۂ امتیاز اور وصف خاص ہے۔ اکابرین امت نے ردِ قادیانیت اور تحفظ ناموس رسالت پر جو گرانقدر علمی خدمات پیش کی تھیں، ان تمام قلمی شہ پاروں کو احتساب قادیانیت کے عنوان سے ۳۳ ضخیم جلدوں میں شائع کر دیا گیا ہے۔ شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کی تحفہ قادیانیت چھ جلدوں میں شائع ہو کر تشنگانِ تحفظ ناموس رسالت کو سیراب کر رہی ہیں، اسی طرح قادیانی شبہات کے جوابات جلد اول اور دوم اس کے علاوہ کئی ایک اہم ترین کتب شائع کی جا چکی ہیں، جن کی تفصیل حسب ذیل ہے:

☆ تاریخی قومی دستاویز — ☆ تحفۂ قادیانیت ۶ جلدیں
☆ مقدمہ تحریف بائبل — ☆ قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ

☆حقائق بولتے ہیں
☆اہم پیشگوئیاں
☆فتاویٰ ختم نبوت ۳ جلدیں
☆قادیانیت کا سیاسی تجزیہ
☆فراقِ یاراں
☆ثبوت حاضر ہیں
☆رئیس قادیان
☆اعلیٰ عدالتوں کے تاریخی فیصلے
☆محبت نبوی کے تقاضے
☆شعورِ ختم نبوت اور فتنہ مرزائیت
☆تحریکِ ختم نبوت ۱۹۵۳ء
☆تذکرہ مجاہدین ختم نبوت
☆احتسابِ قادیانیت ۳۳ جلدیں
☆تحریف بائبل
☆آئینہ قادیانیت، اردو، عربی، انگریزی، سندھی۔
☆قادیانی شبہات کے جوابات ۲ جلدیں۔

ختم نبوت خط و کتابت کورس

اسلامی تحاریک کی ترقی اور ترویج میں اسکول، کالج کے طلبا اور خواتین کا کردار ہر دور میں بہت نمایاں رہا ہے، اس چیز کو مدنظر رکھتے ہوئے ان تمام شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے مسلمانوں کی تحفظ ناموس رسالت کے شعبہ میں علمی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کے لئے مجلس کے زیر اہتمام ختم نبوت خط و کتابت کورس کا اجراء کیا گیا ہے، یہ کورس چار یونٹ پر مشتمل ہے ہر ماہ ایک یونٹ ارسال کیا جاتا ہے جس کو ہر مسلمان اور علمی ذوق رکھنے والا مذکورہ ایڈریس ''ختم نبوت خط و کتابت کورس پوسٹ بکس نمبر 1347 اسلام آباد'' کے پتہ سے خط لکھ کر حاصل کرسکتا ہے اور یہ کورس مکمل طور پر فری ہے جس کے تمام مصارف رفقاء جماعت ادا کرتے ہیں۔ الحمدللہ!

ختم نبوت کوئز پروگرام

نوجوان مسلمان ملک وملت کا بیش بہا قیمتی اثاثہ ہوتے ہیں، اس اثاثہ کو اغیار کی سازشوں، کفر وشرک کے آلودہ اور گمراہ ماحول سے بچانے کے لئے، چھوٹی عمر سے ہی ان کے ذہن کو ایمان، یقین کامل اور تقویٰ میں ڈھالنے کے لئے ایک علمی اور دلچسپ مقابلہ کرایا جاتا ہے، جس میں بچوں سے سوال وجواب کی نشست کا اہتمام کیا جاتا ہے، صحیح اور درست جواب دینے والے بچوں کو قیمتی انعامات دے کر ان کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے تاکہ وہ ختم نبوت کے جانباز سپاہی بن سکیں اور قادیانیت کے خلاف علمی مواد سے خوب لیس ہوسکیں اور مستقبل قریب وبعید میں فتنہ

قادیانیت کے خلاف ایک مکمل مبلغ کی حیثیت سے ابھر سکیں۔

ہفت روزہ ختم نبوت، ماہنامہ لولاک

قادیانی اپنے کفر کا پرچار کرنے کے لئے جہاں اور کئی باطل ہتھکنڈے استعمال کرتے ہیں وہاں کئی ایک رسائل بھی شائع کرتے ہیں ان کا علمی اور قلمی سطح پر مقابلہ کرنے کے لئے مجلس کے دو ترجمان رسائل ہفت روزہ ''ختم نبوت'' کراچی اور ماہنامہ ''لولاک'' ملتان سے شائع ہوتے ہیں۔

جن میں خصوصیت کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت، صحابہ کرام کی جانثاری اور قادیانی شبہات کے جوابات کا مدلل اور شافی حل موجود ہوتا ہے جس سے اسلام کی صحیح معنوں میں ترجمانی کی جاتی ہے۔ موجودہ دور میں فتنہ قادیانیت کو سمجھنے اور ان کے دھوکا سے بچنے کے لئے ان رسائل کا مطالعہ اکسیر سے کم نہیں ہے۔

آثار ونتائج

اکابرین امت کی مساعی اور ''مجلس تحفظ ختم نبوت'' کے مقاصد وخدمات کا مختصر سا خاکہ آپ کے سامنے آچکا ہے۔ اب ایک نظر ان آثار ونتائج پر بھی ڈال لینا چاہئے جو جماعت کی جہد مسلسل اور امت اسلامیہ کے اتفاق وتعاون کے نتیجہ میں وقوع پذیر ہوئے۔

۱:...... پاکستان کی قومی اسمبلی نے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا۔ علاوہ ازیں قریباً تیس اسلامی ممالک قادیانیوں کو کافر' مرتد' دائرہ اسلام سے خارج اور خلاف قانون قرار دے چکے ہیں۔

۲:...... ختم نبوت کی تحریک پاکستان میں کامیاب ہوئی تو پوری دنیا پر قادیانیوں کا کفر ونفاق واضح ہوگیا۔ اور دنیا کے بعید ترین ممالک کے مسلمان بھی قادیانیوں کے بدترین کفر سے واقف ہوگئے۔

۳:...... بہاولپور سے ماریشس جوہانسبرگ تک کی بہت سی عدالتوں نے قادیانیوں کے غیر مسلم اقلیت ہونے کے فیصلے دیئے۔

۴:...... مجلس تحفظ ختم نبوت کی تحریک نے نہ صرف پاکستان کو بلکہ دیگر اسلامی ممالک کو قادیانیوں کے غلبہ اور تسلط سے محفوظ کر دیا اور تمام دنیا کے مسلمان قادیانیوں کو ایک سازشی اور

مرتد ٹولہ سمجھ کر ان سے محتاط اور چوکنا رہنے لگے۔

۵:...... بے شمار لوگ جو قادیانیوں کے دام ہمرنگ زمین کا شکار ہو کر مرتد ہو گئے تھے۔ جب ان پر قادیانیت کا کفر واضح ہو گیا تو وہ قادیانیت کو چھوڑ کر دوبارہ دامن اسلام سے وابستہ ہو گئے۔

۶:...... ایک وقت تھا کہ مسلمانوں کا ملازم پیشہ نوجوان طبقہ قادیانیوں سے بے حد مرعوب تھا۔ چونکہ قادیانی پاکستان میں اعلیٰ مناصب پر قابض تھے۔ اس لئے وہ ایک طرف اپنے ماتحت عملے میں قادیانیت کی تبلیغ کرتے اور دوسری طرف اچھے مناصب کے لئے صرف قادیانیوں کا انتخاب کرتے۔ اس سے مسلمانوں کے نوجوان طبقہ کی صریح حق تلفی ہوتی تھی اور بہت سے نوجوان اسلامی تعلیمات نہ ہونے کی وجہ سے اچھی ملازمت کے لالچ میں قادیانی مذہب کے ہمنوا ہو جاتے تھے۔ اب بھی اگرچہ کلیدی آسامیوں پر بہت سے قادیانی فائز ہیں اور ملازمتوں میں ان کا حصہ مسلمانوں کی نسبت اب بھی زیادہ ہے۔ مگر اب قادیانیوں کے سامنے مسلمان نوجوانوں کا احساس کمتری ختم ہو گیا ہے اور نوجوانوں کی طرف سے مطالبے ہو رہے ہیں کہ قادیانیوں کو ان کی حصہ رسدی سے زیادہ کسی اور ادارے میں نشستیں نہ دی جائیں۔

۷:...... قیام پاکستان سے ۱۹۷۴ء تک ''چناب نگر'' مسلمانوں کے لئے ایک ممنوعہ قصبہ تھا۔ وہاں مسلمانوں کو داخلہ کی اجازت نہیں تھی، حتیٰ کہ ریلوے اور ڈاک خانہ کے سرکاری ملازموں کے لئے قادیانی ہونے کی شرط تھی۔ لیکن اب ''چناب نگر'' کی سنگینی ٹوٹ چکی ہے۔ وہاں اکثر سرکاری ملازم مسلمان ہیں۔ ۱۹۷۵ء سے مسلمانوں کی نماز باجماعت بھی ہو رہی ہے اور مجلس تحفظ ختم نبوت کے مدارس و مساجد دفتر و لائبریری قائم ہیں اور تحفظ ختم نبوت کا فریضہ انجام دے رہے ہیں۔

۸:...... قادیانی اپنے مردوں کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنے پر اصرار کیا کرتے تھے، لیکن اب مسلمانوں کے قبرستان میں ان کا دفن کیا جانا ممنوع ہے۔

۹:...... پاسپورٹ، شناختی کارڈ اور فوجی ملازمتوں کے فارموں میں قادیانیوں کو اپنے مذہب کی تصریح کرنا پڑتی ہے۔

۱۰:...... پاکستان میں ختم نبوت کے خلاف کہنا یا لکھنا قانونی طور پر جرم قرار دیا جا چکا ہے۔

۱۱:...... سعودی عرب، لیبیا اور دیگر اسلامی ممالک میں قادیانیوں کا داخلہ ممنوع ہے اور انہیں ''عالم کفر کے جاسوس'' قرار دیا جا چکا ہے۔

۱۲:......مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت کے خلاف لب کشائی کی پاکستان میں اجازت نہیں تھی، مگر اب صورت حال یہ ہے کہ قادیانی اپنے آپ کو مسلمان نہیں کہہ سکتے اور ہر خاص و عام اپنے عقیدۂ ختم نبوت کا اظہار اور قادیانیت کے کفر کو الم نشرح کر سکتا ہے۔

۱۳:......قادیانی جو بیرونی ممالک میں یہ پروپیگنڈہ کیا کرتے تھے کہ: پاکستان میں قادیانیوں کی حکومت ہے اور دارالخلافہ "ربوہ" ہے۔ وہ اس جھوٹ پر نہ صرف پوری دنیا میں ذلیل ہو چکے ہیں، بلکہ خدا کی زمین اپنی فراخی کے باوجود ان پر تنگ ہو رہی ہے۔ حتیٰ کہ قادیانی سربراہ کو لندن میں بھی چین نصیب نہیں۔ ربوہ کا نام مٹ کر اب "چناب نگر" ہے۔ آج قادیانی شہر کا نام مٹا ہے تو وہ وقت آیا چاہتا ہے جب قادیانیت کا نشان بھی مٹے گا۔ (انشاء اللہ العزیز)

ضروری وضاحت

تحفظ ختم نبوت جیسے عظیم مشن پر تمام علماء کرام چاہے وہ بریلوی ہوں یا اہلحدیث یا شیعہ حضرات، سب اس محاذ پر ایک دوسرے کے شانہ بشانہ رہے۔ سب نے اس محاذ پر گرانقدر خدمات سرانجام دیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی شائع کردہ کتاب "تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء، تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء" (تین جلدیں) ان میں تمام مکاتب فکر کے اکابر کی سنہری خدمات کا تفصیلی تذکرہ کیا گیا ہے۔



ختم نبوت کا تحفظ

محدث العصر حضرت علامہ مولانا محمد انور شاہ کشمیری نور اللہ مرقدہ اپنے حلقۂ علمی میں بیٹھ کر یہ فرماتے تھے کہ یہ بات علی وجہ البصیرت (پوری تحقیق سے) کہتا ہوں کہ:

''حدیث کی خدمت بھی اللہ کا دین ہے، قرآن کی خدمت بھی بہت اہم خدمت ہے، تفسیر کی خدمت بھی بہت بڑی سعادت ہے، فقہ کی خدمت بھی بہت بڑی نعمت ہے، تبلیغ کرنا بھی بہت اہم کام ہے، لیکن ختم نبوت سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کا تحفظ ہے۔ باقی چیزیں اقوال کا تحفظ ہیں، اعمال کا تحفظ ہیں، افعال کا تحفظ ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا تحفظ ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت کا تحفظ ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کردار کا تحفظ ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایات کا تحفظ ہیں، لیکن ذات کا تحفظ ان سب سے اولیٰ اور افضل ہے۔''

حضرت فرماتے تھے کہ:

''جس شخص نے بھی ختم نبوت کے عقیدے کے لئے ایک گھنٹہ بھی کام کیا اس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت انشاء اللہ تعالیٰ ضرور نصیب ہوگی۔



تحفظ ختم نبوت کے جانبازوں اور ان کا روشن کردار

قادیانیوں کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنے کا حکم

سوال:……قادیانی مرجائے تو اس کا جنازہ پڑھیں یا نہیں، جو مسلمان اس قادیانی کا جنازہ پڑھیں ان کا کیا حکم ہے؟ قادیانی مردے کو کہاں دفن کیا جائے گا؟ کیا قادیانی مردہ مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جاسکتا ہے؟ قرآن وسنت کی روشنی میں تفصیلی جواب عنایت فرمائیں۔

(سائل: ابوسید محمد عمر، کراچی)

جواب:…… اگر کوئی عام کافر، منافق اور مرتد مرجائے تو اس کا جنازہ پڑھنا ناجائز اور حرام ہے، چونکہ قادیانی کافروں کی تمام قسموں سے بدترین کافر ہیں اور ان کو زندیق کہا جاتا ہے، اس لئے ان کا جنازہ پڑھنا ناجائز ہے، اگر بالفرض کوئی مسلمان لاعلمی میں ان کو مسلمان سمجھ کر ان کا جنازہ پڑھے تو اس کو توبہ و استغفار کرنا چاہیے اور اگر خدانخواستہ کوئی مسلمان علم ہوجانے کے بعد ان کو مسلمان سمجھ کر ان کا جنازہ پڑھے گا تو وہ بھی مرتد ہوجائے گا کیونکہ کافر ومشرک اور زندیق کو کافر نہ ماننا بھی کفر ہے۔ لہٰذا ایسے آدمی کو توبہ واستغفار کرنے کے ساتھ ساتھ تجدید ایمان اور تجدید نکاح بھی کرنا ہوگا۔

کافروں، مرتدوں کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا حرام اور ناجائز ہے، اسی طرح کافروں کو مسلمانوں کے قبرستان کے قریب بھی دفن کرنے کی ممانعت ہے تاکہ کسی وقت دونوں قبرستان ایک نہ ہوجائیں، کافروں کی قبریں مسلمانوں کی قبروں سے دور ہونی چاہئیں تاکہ کافروں کے عذاب والی قبر مسلمانوں کی قبر سے دور ہو کیونکہ اس سے بھی مسلمانوں کو تکلیف پہنچے گی۔

مولانا سعید احمد جلال پوری شہیدؒ

دارالافتاء ختم نبوت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔ اما بعد!

”مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا لِّيَجْزِيَ اللّٰهُ الصّٰدِقِيْنَ بِصِدْقِهِمْ وَيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ اِنْ شَآءَ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا۔“ (الاحزاب:۲۳،۲۴)

ترجمہ:”ایمان والوں میں کتنے مرد ہیں کہ سچ کر دکھلایا جس بات کا عہد کیا تھا اللہ سے پھر کوئی تو ان میں پورا کر چکا اپنا ذمہ اور کوئی ہے ان میں راہ دیکھ رہا اور بدلا نہیں ایک ذرہ تا کہ بدلہ دے اللہ سچوں کو ان کے سچ کا اور عذاب کرے منافقوں پر اگر چاہے یا توبہ ڈالے ان کے دل پر بے شک اللہ ہے بخشنے والا مہربان۔“ (شیخ الہندؒ)

آج کی تقریر کا عنوان تحفظ ختم نبوت کے جانباز اوران کا روشن کردار!

حق و باطل اور ہدایت وضلالت کا باہمی ٹکراؤ ابتدائے آفرینش سے جاری ہے، حق اور ہدایت کا منبع ومرکز ہر دور میں انبیاء کرام علیہم السلام کی ذاتِ گرامی رہی ہے۔ ہر دور میں جو شخص ذاتِ نبوّت سے وابستہ ہوا وہ فلاح پا گیا۔ اور جو ذات نبوت سے وابستہ نہ ہوا وہ مردود ونا کام ہو گیا۔ اللہ رب العزت نے مقصودِ کائنات اور وجہ تخلیقِ عالم حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات کو بنایا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء والمرسلین ورحمۃ للعالمین کے اعزاز سے نوازے گئے۔

اللہ ربّ العزّت نے قرآن کریم میں رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اعزازِ خاتم النبیین کو ثابت اور واضح کرنے کے لئے ایک سو سے زائد آیاتِ کریمہ نازل فرمائیں اور خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عقیدۂ ختمِ نبوت کی اہمیت کو اُجاگر کرنے کے لئے دو سو سے زائد احادیث ارشاد فرمائیں۔ اُمت کا سب سے پہلا اجماع عہدِ صدیقی میں عقیدہ ختمِ نبوّت پر ہوا، چونکہ یہ عقیدہ دِین کا بنیادی اور اَساسی عقیدہ ہے، اس عقیدہ پر پورے دِین کی عمارت استوار ہے، اس عقیدہ میں اُمتِ مسلمہ کی وحدت کا راز مضمر ہے، اس لئے چودہ سو سال سے امت اس عقیدہ کے بارے میں کبھی بھی دورائے کا شکار نہیں ہوئی، بلکہ جس وقت بھی کسی نے اس عقیدہ کے خلاف کوئی عقیدہ گھڑا، اُمت نے اسے سرطان کی طرح اپنے جسم سے کاٹ کر پھینک دیا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنے زمانے میں پیدا ہونے والے جھوٹے مدعیانِ نبوّت کا اِستیصال کر کے اُمتِ مسلمہ کو عملی نمونہ پیش فرمادیا۔ چنانچہ اَسود عنسی کے اِستیصال کے لئے رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فیروز دیلمی رضی اللہ عنہ کو، اور طلیحہ اسدی کے مقابلے میں حضرت ضرار بن ازور رضی اللہ عنہ کو روانہ فرمایا۔ اُمت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس مبارک عمل کو اپنے لئے مشعلِ راہ بنایا خیر القرون کے زمانے سے لے کر آج تک اُمت اس سے غافل نہیں ہوئی۔ اب آپ حضرات کے سامنے ختمِ نبوت کے تحفظ کا اِعزازِ اَوّلیت حاصل کرنے والوں کا ایک سرسری اور اِجمالی خاکہ پیش کیا جاتا ہے۔

سب سے پہلے محافظِ ختمِ نبوّت

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جہاں پہلے صحابیٔ رسول اور پہلے خلیفۂ رسول تھے، وہاں آپ پہلے محافظین ختمِ نبوّت کے امیر ہیں جنھوں نے سب سے پہلے سرکاری اور حکومتی سطح پر عقیدۂ ختمِ نبوّت کی پاسبانی کر کے منکرینِ ختمِ نبوّت کا اِستیصال کیا۔

ختمِ نبوّت کے پہلے مجاہد

حضرت ابو مسلم خولانیؒ جن کا نام عبداللہ بن ثوب ہے، اور یہ اُمتِ محمدیہ (علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) کے وہ جلیل القدر بزرگ ہیں جن کے لئے اللہ تعالیٰ نے آگ کو اسی طرح بے اثر فرمادیا جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے آتشِ نمرود کو گلزار بنادیا تھا۔ جس وقت جھوٹے مدعی نبوت اسود عنسی نے اپنی نبوت کا انکار سن کر ان کو آگ میں ڈالا اور یہ زندہ آگ سے بچ کر باہر نکل

آئے، اس لحاظ سے یہ پہلے مجاہد ختم نبوت ہوئے۔

پہلے غازیٔ ختم نبوّت

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری زمانۂ حیات میں یمن وغیرہ کے نگران حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ تھے، اَسودعنسی نے دعویٔ نبوّت کر کے اپنا جتھہ بنالیا تھا، حضرت فیروز دیلمی رضی اللہ عنہ کو یہ شرف حاصل ہے کہ آپ نے اَسودعنسی کو قتل کیا، اس لحاظ سے حضرت فیروز دیلمی رضی اللہ عنہ پہلے غازیٔ ختم نبوّت ہیں۔

پہلے شہیدِ ختم نبوّت

حضرت حبیب بن زید رضی اللہ عنہ کو مسیلمہ کذّاب کے لوگ پکڑ کر لے گئے، مسیلمہ کذّاب نے حضرت حبیب رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ: ''کیا آپ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ربّ العزّت کا رسول مانتے ہیں؟'' جواب دیا: ''ہاں مانتا ہوں!'' مسیلمہ کی جھوٹی نبوت کا انکار کرنے پر مسیلمہ نے ان کو ٹکڑے ٹکڑے کرا کر قتل کر دیا تو اس اعتبار سے سب سے پہلے شہید ختم نبوت ہونے کا اعزاز حاصل کیا۔

سب سے پہلے اَسیرِ ختم نبوّت

حضرت عبداللہ بن وہب الاسلمی رضی اللہ عنہ صحابیٔ رسول ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت عمان میں تھے، آپ کی وفات کی خبر سن کر روانہ ہوئے، راستے میں مسیلمہ کذّاب نے ان کو گرفتار کرلیا، اس نے اپنی نبوّت آپ پر پیش کی تو آپ نے تسلیم کرنے سے انکار کر دیا، مسیلمہ کذّاب نے اس جرم کی پاداش (ختم نبوّت پر ثابت قدمی) میں ان کو جیل میں ڈال دیا۔ جب حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے مسیلمہ کذّاب پر حملہ کیا تو حضرت عبداللہ بن وہب الاسلمیؓ جیل سے نکل کر حضرت خالد رضی اللہ عنہ کے لشکر کے اس حصے میں جا کر شاملِ جہاد ہوئے جو حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی کمان میں جنگ کر رہا تھا۔ اس لحاظ سے حضرت عبداللہ بن وہب رضی اللہ عنہ کو ختم نبوّت کی خاطر سب سے پہلے گرفتار ہونے کی سعادت حاصل ہے۔ (طبقاتِ ابن سعد حصہ چہارم ص:۲۴۶ اُردو)

عہدِ نبوّت میں ختمِ نبوّت کی پہلی جنگ اور پہلے لشکر کے سپہ سالار

طلیحہ اسدی نے رحمتِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری زمانۂ حیات میں نبوّت کا دعویٰ

کیا، ہزار ہا لوگ اس کے گرد جمع ہو گئے، اس نے اپنے ایک قاصد ''حیال'' کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیج کر اپنی نبوّت منوانے کی دعوت دی، طلیحہ اسدی کے قاصد کی بات سن کر رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت فکر دامن گیر ہوئی، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحفظِ ختمِ نبوّت کی پہلی جنگ کے لئے پہلے سپہ سالار کے طور پر اپنے صحابی حضرت ضرار بن ازور رضی اللہ عنہ کا انتخاب فرمایا، اور ان قبائل وعمال کے پاس جہاد کی تحریک کے لئے روانہ فرمایا جو طلیحہ کے قریب میں واقع تھے، حضرت ضرار نے علی بن اسد، سنان بن ابوسنان اور قبیلہ قصنا اور قبیلہ بنو ورتا وغیرہ کے پاس پہنچ کر ان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام سنایا، اور طلیحہ اسدی کے خلاف فوج کشی اور جہاد کی ترغیب دی۔ انہوں نے لبیک کہا اور حضرت ضرار رضی اللہ عنہ کی قیادت میں ایک لشکر تیار ہو کر واردات کے مقام پر پہنچا، دُشمن کو پتا چلا، انہوں نے حملہ کیا جنگ شروع ہوئی، لشکرِ اسلام اور فوجِ محمدی نے ان کو ناکوں چنے چبوا دیئے، مظفر ومنصور واپس ہوئے، ابھی حضرت ضرار مدینہ منورہ کے راستے میں تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال مبارک ہو گیا۔

(ائمۂ تلبیس، ج:۱،ص:۱۷)

عہدِ صدیقی میں تحفظِ ختمِ نبوّت کی پہلی جنگ

حضرت سیّدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کے عہدِ خلافت میں ختمِ نبوّت کے تحفظ کی پہلی جنگ یمامہ کے میدان میں مسیلمہ کذّاب کے خلاف لڑی گئی۔ اس جنگ میں سب سے پہلے حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ پھر حضرت شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہما اور آخر میں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں کے لشکر کی کمان فرمائی۔ اس پہلے معرکۂ ختمِ نبوّت میں بارہ سو صحابہ کرام و تابعین شہید ہوئے، جن میں سات سو قرآن مجید کے حافظ وقاری اور ستر بدری صحابہ تھے۔ مسیلمہ کذّاب کا لشکر چالیس ہزار افراد پر مشتمل تھا، جس میں سے بائیس ہزار مسیلمی میدانِ جنگ میں ڈھیر ہوئے، حضرت صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ مسیلمہ کذّاب کی پارٹی کے تمام بالغ افراد کو بجرمِ اِرتداد قتل کر دیا جائے، عورتیں اور کم سن لڑکے قیدی بنائے جائیں اور ایک روایت (البدایہ والنہایہ، ج:۶،ص:۳۱۰ اور طبری تاریخ الامم والملوک ج:۲،ص:۴۸۲) کے مطابق مرتدین کے اِحراق کا بھی حضرت صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ نے حکم فرمایا، لیکن آپ کا فرمان پہنچنے سے قبل حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ معاہدہ کر چکے تھے۔ مسیلمہ

کذاب کو حضرت وحشی رضی اللہ عنہ نے قتل کیا تھا۔ اور ''بدایہ'' کی روایت کے مطابق طلیحہ کے بعض ماننے والوں کو بزاخہ میں قیام کے دوران ایک ماہ تک تلاش کرتے رہے تا کہ آپ ان سے مسلمانوں کے قتل کا بدلہ لیں، جن کو انہوں نے اپنے ارتداد کے زمانے میں اپنے درمیان رہتے ہوئے قتل کر دیا تھا۔ ان میں سے بعض (طلیحی مرتدین) کو آپ نے آگ سے جلا دیا اور بعض کو پتھروں سے کچل دیا، اور بعض کو پہاڑوں کی چوٹیوں سے نیچے گرا دیا۔ یہ سب کچھ آپ نے اس لئے کیا تا کہ مرتدینِ عرب کے حالات سننے والا ان سے عبرت حاصل کرے۔ (البدایہ، ج:۶، ص:۱۱۶۶ اردو ترجمہ مطبوعہ نفیس اکیڈمی، کراچی)

سب سے آخری خبر

جب حضرت فیروز دیلمی رضی اللہ عنہ نے اَسوَد عنسی کو قتل کیا، تو رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو بذریعہ وحی حضرت فیروز دیلمی رضی اللہ عنہ کی کامیابی اور اَسوَد عنسی کے قتل کی خبر دی گئی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خبر سن کر خوشی و انبساط کا اظہار فرمایا، اس دُنیا سے تشریف لے جاتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وحی کے ذریعے سب سے آخری غیر ملکی خبر جو سماعت فرمائی وہ ایک جھوٹے مدعیٔ نبوّت اَسوَد عنسی کے قتل کی تھی۔

سب سے پہلی بشارت

حضرت سیّدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ جب مسند آرائے خلافت ہوئے تو آپ صدیق اکبرؓ حضرت اُسامہ رضی اللہ عنہ کے لشکر کو روانہ فرما رہے تھے کہ آپ کو یمن سے اَسوَد عنسی کے قتل کی تفصیلات پر مشتمل بشارت پہنچی۔ اس لحاظ سے حضرت صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کو خلافت سنبھالتے ہی سب سے پہلی جو غیر ملکی بشارت سنائی گئی وہ جھوٹے مدعیٔ نبوّت اَسوَد عنسی کے قتل کی تھی۔

پہلا حسنِ اتفاق

اَسوَد عنسی کے قتل کی بذریعہ وحی رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری خبر سنی اور صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ نے یہی خبر بذریعہ قاصد خلافت سنبھالتے ہی سب سے پہلے سنی، یہ حسنِ اتفاق تھا کہ جس معاملے پر رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کام کا اختتام فرمایا، حضرت صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ نے وہاں سے اپنے کام کی ابتدا فرمائی، فالحمد للہ!

فضائل تحفظ ختم نبوت کے سلسلہ میں آپ کے سامنے مختصر سی بات رکھی ہے، دیکھئے کیسے

عظیم المرتبت انسان تھے اپنا سب کچھ تحفظ ختم نبوت پر قربان کر دیا، اس مشن کی حفاظت اور پاسداری کے لئے ان کو اپنی جان دینا پڑی تو دے دی مگر ناموس رسالت کی حفاظت سے سرمو انحراف نہیں کیا۔ جسم کے ٹکڑے کروالئے پر ذات محمدی پر آنچ نہیں آنے دی، آگ میں کود گئے مگر باوفا نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بے وفائی نہیں کی، غرضیکہ جس طرح کی قربانی کی ضرورت پیش آئی تو دے دی تا کہ ان کی مقدس زندگیاں امت کے لئے مشعل راہ بن جائیں۔

آج بھی ضرورت ہے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے میدان میں آنے کی، آج بھی ضرورت ہے ناموس رسالت کے دفاع کی، آج بھی ضرورت ہے فتنہ ارتداد کے خلاف صف آرا ہونے کی، آیئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے جھنڈے تلے جمع ہو کر اس مقدس مشن کا حصہ بنیں، اللہ مجھے بھی توفیق نصیب فرمائے اور آپ سب نمازی بھائیوں کو بھی اور ہمارے اہل خانہ اور بچوں کو بھی۔ اللہ ہم سب کا حامی وناصر ہو۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین



تحریک ختم نبوت

تاریخ کے آئینہ میں!

قادیانی سے میل ملاپ اور خرید و فروخت کرنا

سوال:...... کیا فرماتے ہیں، علماء کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ قادیانیوں اور مرزائیوں سے تعلقات رکھنا، رشتہ ناتہ قائم کرنا، ان کی خوشی وغمی میں شریک ہونا یا ان کو اپنی کسی تقریب میں شریک کرنا وغیرہ از روئے شریعت اس کا کیا حکم ہے؟ مزید یہ کہ ایسا شخص جو قادیانیوں سے کسی بھی قسم کے روابط رکھتا ہے، اس کا کیا حکم ہے؟ آیا یہ مسلمان ہے؟ ایسے شخص سے سلام وکلام کرنا کیسا ہے؟ (سائل: ابوسید محمد بلال، کراچی)

جواب:...... قادیانیوں کا معاملہ دوسرے کافروں سے مختلف ہے، اس لئے کہ یہ اپنے کفریہ عقائد پر اسلام کا ملمع کرتے ہیں۔ لہٰذا ان سے مسلمانوں کے دین وایمان غارت ہونے کا شدید اندیشہ ہے، لہٰذا ان سے سلام، کلام، میل ملاپ، خرید و فروخت کرنا اور تعلقات رکھنا ناجائز اور حرام ہے۔

مولانا سعید احمد جلال پوری شہیدؒ

دارالافتاء ختم نبوت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ اَمَّا بَعْدُ

اَعُوْذُبِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

"قُلْ اِنْ كَانَ آبَاؤُكُمْ وَاَبْنَاءُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ نِ اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ." (التوبہ:۲۴)

ترجمہ:... "تو کہہ دے اگر تمہارے باپ اور بیٹے اور بھائی اور عورتیں اور برادری اور مال جو تم نے کمائے ہیں اور سوداگری جس کے بند ہونے سے تم ڈرتے ہو اور حویلیاں جن کو پسند کرتے ہو تم کو زیادہ پیاری ہیں اللہ سے اور اس کے رسول سے اور لڑنے سے اس کی راہ میں تو انتظار کرو یہاں تک کہ بھیجے اللہ اپنا حکم اور اللہ رستہ نہیں دیتا نافرمان لوگوں کو۔"

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

"اِنَّهٗ سَيَكُوْنُ فِيْ اُمَّتِيْ كَذَّابُوْنَ ثَلَاثُوْنَ كُلُّهُمْ يَزْعَمُ اَنَّهٗ نَبِيٌّ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ." (ترمذی، ج:۲، ص:۴۵)

ترجمہ:... "نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عنقریب میری امت میں تیس جھوٹے پیدا ہوں گے، ہر ایک کہے گا کہ وہ نبی ہے، حالانکہ میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی (نیا) نبی نہیں آئے گا۔"

صدق اللہ العظیم وصدق رسولہ النبی الکریم

رسولِ مجتبیٰ کہئے محمد مصطفیٰ کہئے
خدا کے بعد بس وہ ہیں پھر اس کے بعد کیا کہئے

شریعت کا ہے یہ اسرارِ ختم الانبیاء کہئے
محبت کا تقاضا ہے کہ محبوبِ خدا کہئے

جب ان کا ذکر ہو دنیا سراپا گوش ہو جائے
جب ان کا نام آئے مرحبا صلی علیٰ کہئے

محمد ﷺ کی نبوت دائرہ ہے نور وحدت کا
اسی کو ابتدا کہئے اسی کو انتہا کہئے

میرے سرکار کے نقش قدم شمع ہدایت ہیں
یہ وہ منزل ہے جس کو مغفرت کا راستہ کہئے

سامعین محترم! آج کے بیان کا عنوان اور موضوع جس پر آپ کے سامنے اظہارِ خیال کرنا ہے وہ نہایت مقدس اور اہم ہے، جس کا زاور عقیدہ کی حفاظت و پاسداری کے لئے اکابرین ملت بیضاء نے ان گنت خدمات پیش کی ہیں، وہ عنوان ہے: تحریک ختم نبوت تاریخ کے آئینہ میں، سامعین ذی وقار! آپ ﷺ کی ختم نبوت میں امت مسلمہ کی وحدت کا راز مضمر ہے۔ اس لئے اس مسئلہ میں چودہ سو سال سے کبھی بھی امت دورائے کا شکار نہیں ہوئی، بلکہ جس وقت کسی شخص نے اس مسئلہ کے خلاف رائے دی، امت مسلمہ کے صاحب اختیار حضرات نے اسے سرطان کی طرح اپنے جسم سے علیحدہ کر دیا۔ ختم نبوت کا تحفظ یا باالفاظ دیگر منکرین ختم نبوت کا استیصال دین کا ایک حصہ ہے۔ دین کی نعمت کا اتمام آنحضرت ﷺ کی ذات اقدس پر ہوا۔ اس لئے دین کے اس شعبہ کو بھی اللہ رب العزت نے خود آنحضرت ﷺ سے وابستہ فرمایا اور سب سے پہلے خود آنحضرت ﷺ نے اپنے زمانہ میں پیدا ہونے والے جھوٹے مدعیان نبوت کا استیصال کر کے امت مسلمہ کو کام کرنے کا عملی نمونہ پیش فرما دیا۔

تحفظ ختم نبوت آنحضرت ﷺ کی سنت مبارکہ:

چنانچہ اسود عنسی کے استیصال کے لئے رحمت عالم ﷺ نے حضرت فیروز دیلمیؓ کو، اور طلیحہ اسدی کے مقابلہ میں حضرت ضرار بن ازورؓ کو روانہ فرمایا۔ یہ امت کے لئے خود آنحضرت ﷺ کا عملی سبق ہے، امت کے لئے خیر و برکت اور فلاح دارین اس سے وابستہ ہے کہ وہ ختم نبوت کے عقیدہ کی حفاظت کرے اور منکرین ختم نبوت کو ان کے منطقی انجام تک پہنچائے۔

امت نے آنحضرت ﷺ کے اس مبارک عمل کو اپنے لئے ایسے طور پر مشعل راہ بنایا کہ خیر القرون کے زمانہ سے اس وقت تک ایک لمحہ کے لئے بھی امت اس سے غافل نہیں ہوئی۔ طلیحہ

اسدی نے اپنے ایک قاصد عم زاد ''حیال'' کو حضور ﷺ کے پاس بھیج کر اپنی نبوت منوانے کی دعوت دی۔ طلیحہ اسدی کے قاصد کی بات سن کر رحمت عالم ﷺ کو بہت فکر دامن گیر ہوئی، چنانچہ آپ ﷺ نے تحفظ ختم نبوت کی پہلی جنگ کے پہلے سپہ سالار کے لئے اپنے صحابی حضرت ضرار بن ازورؓ کا انتخاب فرمایا اور ان قبائل وعمال کے پاس جہادی تحریک کے لئے روانہ فرمایا جو طلیحہ کے قریب میں واقع تھے، حضرت ضرارؓ نے علی بن اسد، سنان بن ابوسنان اور قبیلہ قضا اور قبیلہ بنوورتا وغیرہ کے پاس پہنچ کر ان کو آنحضرت ﷺ کا پیغام سنایا اور طلیحہ اسدی کے خلاف فوج کشی اور جہاد کی ترغیب دی۔ انہوں نے لبیک کہا اور حضرت ضرارؓ کی قیادت میں ایک لشکر تیار ہو کر اس نے واردات کے مقام پر پڑاؤ کیا، دشمن کو پتہ چلا، انہوں نے حملہ کیا، جنگ شروع ہوئی، لشکر اسلام اور فوج محمدی نے ان کو ناکوں چنے چبوائے، صحابہ مظفر ومنصور واپس ہوئے۔ ابھی حضرت ضرارؓ مدینہ منورہ کے راستہ میں تھے کہ آنحضرت ﷺ کا وصال ہو گیا۔

عہد صدیقیؓ میں تحفظ ختم نبوت کی پہلی جنگ:

حضرت سیدنا صدیق اکبرؓ کے عہد خلافت میں ختم نبوت کے تحفظ کی پہلی جنگ یمامہ کے میدان میں مسیلمہ کذاب کے خلاف لڑی گئی۔ اس جنگ میں سب سے پہلے حضرت عکرمہؓ پھر حضرت شرحبیلؓ بن حسنہ اور آخر میں حضرت خالد بن ولیدؓ نے مسلمانوں کے لشکر کی کمان فرمائی۔

صحابہ رضی اللہ عنہم کی قربانی:

اس پہلے معرکہ ختم نبوت میں ۱۲ سو صحابہ کرامؓ وتابعینؒ شہید ہوئے۔ جن میں سات سو قرآن مجید کے حافظ وقاری اور ستر بدری صحابہؓ تھے۔

سیدنا صدیق اکبرؓ نے حضرت خالد بن ولیدؓ کو لکھا کہ مسیلمہ کذاب کی پارٹی کے تمام بالغ افراد کو بجرم ارتداد قتل کر دیا جائے۔ عورتیں اور کم سن لڑکے قیدی بنائے جائیں اور ایک روایت (البدایۃ والنہایۃ ج ۶ ص ۳۱۰ اور طبری تاریخ الامم والملوک کی جلد۲ ص ۴۸۲) کے مطابق مرتدین کے احراق کا بھی حضرت صدیق اکبرؓ نے حکم فرمایا، لیکن آپؓ کا فرمان پہنچنے سے قبل حضرت خالد بن ولیدؓ معاہدہ کر چکے تھے۔

مجاعہ کی گرفتاری اور اس کا دھوکا:

معاہدہ اس طرح ہوا کہ حضرت خالد بن ولیدؓ نے مسیلمہ کے ایک ساتھی مجاعہ کو گرفتار کر لیا

تھا۔ جنگ کے اختتام پر اسے قید سے رہا کر کے فرمایا کہ اپنی قوم کو قلعہ کھولنے پر تیار کرو۔ مجاعہ نے جا کر عورتوں اور بچوں کو پگڑیاں بندھوا کر مسلح کر کے قلعہ کی فصیل پر کھڑا کر دیا اور حضرت خالدؓ کو یہ تاثر دیا کہ بہت سا لشکر قلعہ میں جنگ کے لئے موجود ہے۔ حضرت خالدؓ اور مسلمان فوج ہتھیار اتار چکے تھے۔ نئی جنگ کے بجائے انہوں نے چوتھائی مال و اسباب پر مسیلمہ کی فوج سے صلح کر لی۔ جب قلعہ کھول دیا گیا تو وہاں عورتوں اور بچوں کے سوا اور کوئی نہ تھا۔ حضرت خالدؓ نے مجاعہ سے کہا کہ تم نے دھوکہ دیا۔ اس نے کہا کہ اپنی قوم کو بچانے کی خاطر ایسا کیا۔ باوجودیکہ یہ معاہدہ دھوکہ سے ہوا، لیکن حضرت خالدؓ نے اس معاہدہ کو برقرار رکھا۔

مسیلمہ کذاب کو حضرت وحشیؓ نے قتل کیا تھا اور البدایہ والنہایہ کی روایت کے مطابق طلیحہ کے بعض ماننے والوں کی خاطر بزاخہ میں قیام کے دوران ایک ماہ تک ان کی تلاش میں پھرتے رہے، تاکہ آپ ان سے مسلمانوں کے قتل کا بدلہ لیں، جن کو انہوں نے اپنے ارتداد کے زمانہ میں اپنے درمیان رہتے ہوئے قتل کر دیا تھا، ان میں سے بعض (طلیحی مرتدین) کو حضرت خالدؓ نے آگ میں جلا دیا اور بعض کو پتھروں سے کچل دیا، اور بعض کو پہاڑوں کی چوٹیوں سے نیچے گرا دیا، یہ سب کچھ آپ نے اس لئے کیا تاکہ مرتدین عرب کے حالات سننے والا ان سے عبرت حاصل کرے، اسی طرح جب بھی اسلامی حکومت میں کوئی جھوٹا مدعی نبوت سامنے آیا اس پر اسلامی شریعت کے مطابق فیصلہ صادر کر دیا گیا اور اس کے ناپاک وجود سے اللہ کی پاک دھرتی کو صاف کر دیا گیا۔

جھوٹے مدعیانِ نبوت کا سلسلہ آگے بڑھا تو متحدہ ہندوستان میں انگریز اپنے جور و ستم اور استبدادی حربوں سے جب مسلمانوں کے قلوب کو مغلوب نہ کر سکا تو اس نے ایک کمیشن قائم کیا۔ جس نے پورے ہندوستان کا سروے کیا اور واپس جا کر برطانوی پارلیمنٹ میں رپورٹ پیش کی کہ مسلمانوں کے دلوں سے جذبہ جہاد مٹانے کے لئے ضروری ہے کہ کسی ایسے شخص سے نبوت کا دعویٰ کرایا جائے جو جہاد کو حرام اور انگریز کی اطاعت کو مسلمانوں پر اولولامر کی حیثیت سے فرض قرار دے۔

ان دنوں مرزا غلام احمد قادیانی سیالکوٹ ڈی سی آفس میں معمولی درجے کا کلرک تھا، اردو، عربی اور فارسی اپنے گھر پر پڑھی تھی۔ مختاری کا امتحان دیا مگر ناکام ہو گیا، غرض یہ کہ اس کی

تعلیم دینی و دنیاوی دونوں اعتبار سے ناقص تھی۔ چنانچہ اس مقصد کے لئے انگریز ڈپٹی کمشنر کے توسط سے مسیحی مشن کے ایک اہم اور ذمہ دار شخص نے اس سے ڈی سی آفس میں ملاقات کی۔ گویا یہ انٹرویو تھا مسیحی مشن کا۔ یہ مسیحی شخص انگلینڈ روانہ ہو گیا اور مرزا قادیانی ملازمت چھوڑ کر قادیان پہنچ گیا۔ باپ نے کہا کہ نوکری کی فکر کرو، جواب دیا کہ میں نوکر ہو گیا ہوں اور پھر بھیجنے والے کے پتے کے بغیر منی آرڈر ملنے شروع ہو گئے۔ مرزا قادیانی نے مذہبی اختلافات کو ہوا دی۔ بحث و مباحثہ اور اشتہار بازی شروع کر دی، یہ تمام تر تفصیل مرزائی کتب میں موجود ہے۔

مرزا قادیانی کا انتخاب کیوں؟

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس کام کے لئے برطانوی سامراج نے مرزا قادیانی کا انتخاب کیوں کیا؟ اس کا جواب بھی خود مرزائی لٹریچر میں موجود ہے کہ مرزا قادیانی کا خاندان جدی پشتی انگریز کا نمک خوار، خوشامدی اور مسلمانوں کا غدار تھا، مرزا قادیانی کے والد نے ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں برطانوی سامراج کو پچاس گھوڑے مع ساز و سامان مہیا کئے اور یوں مسلمانوں کے قتل عام سے اپنے ہاتھ رنگین کر کے انگریز سے انعام میں جائیداد حاصل کی۔ مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے:

> ''پھر میرے والد صاحب کی وفات کے بعد میرا بڑا بھائی مرزا غلام قادر خدمات سرکاری میں مصروف رہا۔''
>
> (کتاب البریہ، ص: ۱۴۵، روحانی خزائن، ج: ۱۳، ص: ۵،۴)

اپنے بارے میں لکھتا ہے:

> ''میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنت انگریزی کی تائید و حمایت میں گزرا ہے اور میں نے ممانعت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں اور اشتہار شائع کئے ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں۔''
>
> (تریاق القلوب، ص: ۲۷، روحانی خزائن، ج: ۱۵، ص: ۱۵۵)

غرض یہ کہ مرزا قادیانی کے گوشت پوست میں انگریز کی وفاداری اور مسلمانوں سے غداری رچی بسی تھی، یہی وجہ ہے کہ اس مقصد کے لئے انگریز کی نظر انتخاب مرزا قادیانی پر پڑی،

چنانچہ اس کی خدمات حاصل کر لی گئیں۔

سامعین گرامی قدر! جن حضرات کی مرزائیت کے لٹریچر پر نظر ہے، وہ جانتے ہیں کہ مرزا قادیانی کی ہر بات میں تضاد ہے لیکن حرمت جہاد اور فرضیت اطاعت انگریز ایک ایسا مسئلہ ہے کہ اس میں مرزا قادیانی کی کبھی دورائیں نہیں ہوئیں، کیونکہ یہ اس کا بنیادی مقصد اور غرض وغایت تھی۔ یہی وجہ ہے کہ اس نے اپنے آپ کو گورنمنٹ برطانیہ کا خود کاشتہ پودا قرار دیا۔ سر سیّد احمد خان مرحوم کی روایت جو ان کے مشہور مجلّہ تہذیب الاخلاق میں چھپ چکی ہے کہ خود سر سیّد احمد خان سے انگریز وائسرائے نے مرزا قادیانی کی امداد و معاونت کرنے کا کہا، بقول ان کے انہوں نے نہ صرف رد کر دیا بلکہ اس منصوبے کو بھی افشا کر دیا، جس کے نتیجے میں انگریز وائسرائے ہند سر سیّد احمد خان سے ناراض ہو گئے۔

سامعین محترم، توجہ فرمائیں! اگر مرزا قادیانی کے دعاوی پر نظر ڈالیں تو اس نے بتدریج خادم اسلام، مبلغ اسلام، مجدد، مہدی، مثیل مسیح ظلی نبی، مستقل نبی، انبیاء سے افضل حتیٰ کہ خدائی تک کے دعاوی کئے، یہ سب کچھ ایک طے شدہ منصوبہ، گہری چال اور خطرناک سازش کے تحت کیا گیا۔

قطب العالم حاجی امداد اللہؒ کا کشف:

قطب عالم حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ نے اپنے نورِ ایمانی اور بصیرت وجدانی سے آنجہانی مرزا قادیانی کے دعوے سے بہت پہلے پنجاب کے معروف روحانی بزرگ حضرت مولانا پیر مہر علی شاہؒ گولڑوی سے حجازِ مقدس میں ارشاد فرمایا:

> ''پنجاب میں ایک فتنہ اٹھنے والا ہے، اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس فتنہ کے خلاف آپ سے کام لیں گے۔''

بیعت وخلافت سے سرفراز فرمایا اور اس فتنے کے خلاف کام کرنے کی تلقین فرمائی۔

اکابرین ملت کا کردار:

اللہ تعالیٰ نے ردِ قادیانیت کے سلسلے میں امتِ محمدیہ کے جن خوش نصیب وخوش بخت حضرات سے بڑی تندہی اور جانفشانی سے کام لیا، ان میں حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ، حضرت مولانا پیر مہر علی شاہؒ، حضرت مولانا محمد علی مونگیریؒ، حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ، حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ، حضرت مولانا سیّد محمد حسین بٹالویؒ، حضرت مولانا قاضی محمد سلیمان منصور پوریؒ، حضرت

مولانا مرتضیٰ حسن چاند پوریؒ، حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ، حضرت مولانا بدر عالم میرٹھیؒ، حضرت مولانا مفتی محمد شفیعؒ، حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ، پروفیسر محمد الیاس برنیؒ، علامہ محمد اقبالؒ، حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ، حضرت مولانا سیّد محمد یوسف بنوریؒ، حضرت علامہ شاہ احمد نورانیؒ، مولانا عبدالستار خان نیازیؒ، حضرت مولانا سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، مولانا محمد علی جالندھریؒ، مولانا قاضی احسان احمدؒ، مولانا لال حسین اخترؒ، مولانا محمد حیاتؒ، حضرت مولانا محمد داؤد غزنویؒ، حضرت مولانا ظفر علی خانؒ، حضرت مولانا مظہر علی اظہرؒ، حافظ کفایت حسینؒ اور حضرت مولانا پیر جماعت علی شاہؒ جیسی نابغہ روزگار ہزاروں شخصیات ہیں۔

علماءلدھیانہ کا فتویٰ:

علمائے لدھیانہ نے مرزا قادیانی کی گستاخ و بے باک طبیعت کو اس کی ابتدائی تحریروں سے دیکھ کر اس کے خلاف کفر کا فتویٰ سب سے پہلے دے دیا تھا۔ ان حضرات کا خدشہ صحیح ثابت ہوا اور آگے چل کر پوری امت نے علمائے لدھیانہ کے فتویٰ کی تصدیق و توثیق کر دی۔

غرض یہ کہ پوری امت کی اجتماعی جدوجہد سے مرزائیت کے بڑھتے ہوئے سیلاب کو روکنے کی کوشش کی گئی، یہی وجہ ہے کہ مرزا قادیانی نے بھی اپنی تصانیف میں مولانا رشید احمد گنگوہیؒ، مولانا نذیر حسین دہلویؒ، مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ مولانا پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ، مولانا سیّد علی الحائری سمیت امت کے تمام طبقات کو اپنے سب و شتم کا نشانہ بنایا، کیونکہ یہی وہ حضرات تھے، جنہوں نے تحریر و تقریر، مناظرے اور مباہلے کے میدان میں مرزا قادیانی اور اس کے حواریوں کو چاروں شانے چت کیا اور یوں اپنے فرض کی تکمیل کر کے پوری امت کی طرف سے شکریے کے مستحق قرار پائے۔ آیئے آگے ساعت فرمائیں۔

مقدمہ بہاول پور:

تحصیل احمد پور شرقیہ ریاست بہاول پور میں ایک شخص مسمی عبدالرزاق مرزائی ہو کر مرتد ہو گیا، اس کی منکوحہ غلام عائشہ بنت مولوی الٰہی بخش نے سن بلوغ کو پہنچ کر ۲۴/ جولائی ۱۹۲۶ء کو فسخ نکاح کا دعویٰ احمد پور شرقیہ کی مقامی عدالت میں دائر کر دیا جو ۱۹۳۱ء تک ابتدائی مراحل طے کر کے پھر ۱۹۳۲ء ڈسٹرکٹ جج بہاول پور کی عدالت میں بغرض شرعی تحقیق واپس ہوا۔ آخر کار ۷/ فروری ۱۹۳۵ء کو فیصلہ بحق مدعیہ صادر ہوا۔ بہاول پور ایک اسلامی ریاست تھی، اس کے والی جناب نواب

صادق محمد خامس عباسی مرحوم ایک سچے عاشق رسول تھے، خواجہ غلام فرید بہاول پور کے معروف بزرگ تھے اور نواب صاحب ان کے عقیدت مند تھے۔ خواجہ غلام فریدؒ کے تمام خلفاء کو مقدمے میں گہری دلچسپی تھی، اس وقت جامعہ عباسیہ بہاول پور کے شیخ الجامعہ مولانا غلام محمد گھوٹوی مرحوم تھے، جو حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ کے ارادت مند تھے، لیکن اس مقدمے کی پیروی اور امت محمدیہ کی طرف سے نمائندگی کے لئے سب کی نگاہ انتخاب شیخ الاسلام حضرت مولانا سیّد محمد انور شاہ کشمیریؒ پر پڑی۔ مولانا غلام محمدؒ کی دعوت پر اپنے تمام تر پروگرام منسوخ کر کے مولانا سیّد محمد انور شاہ کشمیریؒ بہاول پور تشریف لائے تو فرمایا:

آقا ﷺ کا جانبدار:

> ”جب یہاں سے بلاوا آیا تو میں ڈھابیل کے لئے پابہ رکاب تھا، مگر میں یہ سوچ کر یہاں چلا آیا کہ ہمارا نامۂ اعمال تو سیاہ ہے ہی، شاید یہی بات مغفرت کا سبب بن جائے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جانبدار بن کر بہاول پور آیا تھا اور عشق رسالت کا جام پی کر فرمایا: اگر ہم ختم نبوت کا کام نہ کریں تو گلی کا کتا بھی ہم سے اچھا ہے۔“

علامہ انور شاہ صاحب کے تشریف لانے سے پورے ہندوستان کی توجہ اس مقدمے کی طرف مبذول ہوگئی، بہاول پور میں علم کا موسم بہار شروع ہوگیا، اس سے مرزائیت کو بڑی پریشانی لاحق ہوئی۔ قادیانیوں نے بھی ان حضرات علماء کرام کی آہنی گرفت اور احتسابی شکنجے سے بچنے کے لئے ہزاروں جتن کئے۔

مولانا غلام محمد گھوٹویؒ، مولانا محمد حسین کولوتارڑویؒ، مولانا مفتی محمد شفیعؒ، مولانا مرتضیٰ حسن چاند پوریؒ، مولانا نجم الدینؒ، مولانا ابوالوفا شاہ جہانپوریؒ اور مولانا سیّد محمد انور شاہ کشمیریؒ رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم وکثر اللہ سعیہم کے ایمان افروز اور کفر شکن بیانات ہوئے، مرزائیت بوکھلا اٹھی۔

جلال و جمال کا پرتو:

ان دنوں مولانا سیّد محمد انور شاہ کشمیریؒ پر اللہ رب العزت کے جلال اور حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے جمال کا خاص اثر تھا، وہ جلال و جمال کا حسین امتزاج تھے۔ جمال میں آ کر قرآن وسنت کے دلائل دیتے تو عدالت کے درودیوار جھوم اٹھتے اور جلال میں آ کر مرزائیت کو

للکارتے تو کفر کے ایوانوں میں زلزلہ طاری ہو جاتا، مولانا ابوالوفا شاہ جہان پوریؒ نے اس مقدمے میں مختار مدعیہ کے طور پر کام کیا۔

مولانا سیّد محمد انور شاہؒ کی للکار:

ایک دن عدالت میں مولانا سیّد محمد انور شاہ کشمیریؒ نے جلال الدین شمس مرزائی کو للکار کر فرمایا:

"اگر چاہو تو میں عدالت میں یہیں کھڑے ہو کر دکھا سکتا ہوں کہ مرزا قادیانی جہنم میں جل رہا ہے۔"

مرزائی کانپ اٹھے، مسلمانوں کے چہروں پر بشاشت چھا گئی اور اہلِ دل نے گواہی دی کہ عدالت میں سیّد محمد انور شاہ کشمیریؒ نہیں بلکہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا وکیل اور نمائندہ بول رہا ہے۔

عزیزانِ من! علمائے کرام کے بیانات مکمل ہوئے، نواب صاحب مرحوم پر گورنمنٹ برطانیہ کا دباؤ بڑھا، اس سلسلے میں مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھری مرحوم نے شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ سے بیان کیا کہ خضر حیات ٹوانہ کے والد نواب سر عمر حیات ٹوانہ لندن گئے تھے، نواب آف بہاول پور مرحوم بھی گرمیاں اکثر لندن میں گزارا کرتے تھے، نواب مرحوم سر عمر حیات ٹوانہ سے لندن میں ملے اور مشورہ طلب کیا کہ انگریز گورنمنٹ کا مجھ پر دباؤ ہے کہ ریاست بہاول پور سے اس مقدمے کو ختم کرا دیں تو اب مجھے کیا کرنا چاہئے؟

عشق رسالت کا سودا نہیں کیا:

سر عمر حیات ٹوانہ نے کہا کہ ہم انگریز کے وفادار ضرور ہیں، مگر اپنا دین، ایمان اور عشق رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا تو ان سے سودا نہیں کیا، آپ ڈٹ جائیں اور ان سے کہیں کہ عدالت جو چاہے فیصلہ کرے، میں حق و انصاف کے سلسلے میں اس پر دباؤ نہیں ڈالنا چاہتا۔

چنانچہ مولانا محمد علی جالندھریؒ نے یہ واقعہ بیان کر کے ارشاد فرمایا: "انشاء اللہ ان دونوں کی نجات کے لئے اتنی بات کافی ہے۔"

جناب محمد اکبر خان جج مرحوم کو ترغیب و تحریص کے دامِ تزویر میں پھنسانے کی مرزائیوں نے بہت کوشش کی، لیکن ان کی تمام تدابیر غلط ثابت ہوئیں۔ مولانا سیّد محمد انور شاہ کشمیریؒ اس فیصلے کے لئے اتنے بے تاب تھے کہ بیانات کی تکمیل کے بعد جب بہاول پور سے جانے لگے تو

مولانا محمد صادق مرحوم سے فرمایا کہ: اگر زندہ رہا تو فیصلہ خود سن لوں گا اور اگر فوت ہو جاؤں تو میری قبر پر آ کر یہ فیصلہ سنا دیا جائے۔ چنانچہ مولانا محمد صادقؒ نے آپ کی وصیت کو پورا کیا، آپ نے اپنے آخری ایام علالت میں دارالعلوم دیوبند کے اساتذہ، طلبا اور دیگر بہت سے علماء کے مجمع میں تقریر فرمائی تھی، جس میں نہایت دردمندی و دل سوزی سے فرمایا تھا:

مولانا سیّد محمد انور شاہ کشمیریؒ کی وصیت:

> ''وہ تمام حضرات جن کو مجھ سے بلاواسطہ یا بالواسطہ تلمذ کا تعلق ہے اور جن پر میرا حق ہے، میں ان کو خصوصی وصیت اور تاکید کرتا ہوں کہ وہ عقیدۂ ختم نبوت کی حفاظت و پاسبانی اور فتنہ قادیانیت کے قلع وقمع کو اپنا خصوصی وظیفہ بنائیں، جو لوگ یہ جانتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کی شفاعت فرمائیں گے ان کو لازم ہے کہ ختم نبوت کی پاسبانی کا کام کریں۔''

معرکہ حق و باطل:

یہ مقدمہ حق و باطل کا عظیم معرکہ تھا، جب ۷/ فروری ۱۹۳۵ء کو فیصلہ صادر ہوا تو مرزائیت کے صحیح خدوخال آشکارا ہو گئے۔ بلاشبہ پوری امت جناب محمد اکبر خان جج مرحوم کی مرہون منت ہے کہ انہوں نے کمال عدل و انصاف، محنت و عرق ریزی سے ایسا فیصلہ لکھا کہ اس کا ایک ایک حرف قادیانیت کے تابوت میں کیل کی طرح پیوست ہو گیا، یہ فیصلہ قادیانیت پر برق آسمان و بلائے ناگہانی ثابت ہوا، مرزائیوں نے اپنے نام نہاد خلیفہ مرزا بشیر کی سربراہی میں سر ظفر اللہ مرتد سمیت جمع ہو کر اس فیصلے کے خلاف اپیل کرنے کی سوچ بچار کی لیکن آخر کار اس نتیجے پر پہنچے کہ فیصلہ اتنی مضبوط اور ٹھوس بنیادوں پر صادر ہوا ہے کہ اپیل بھی ہمارے خلاف جائے گی۔

اللہ رب العزت کی قدرت کے قربان جائیں، کفر ہار گیا، اسلام جیت گیا، ایک مرتبہ پھر ''جاء الحق وزھق الباطل '' کی عملی تفسیر اس فیصلہ کی شکل میں امت کے سامنے آ گئی اور مرزائی ''فبھت الذی کفر '' کا مصداق ہو گئے۔ اس تاریخ ساز فیصلے نے چاردانگ عالم میں تہلکہ مچا دیا، مرزائیوں کی ساکھ روز بروز گرنے لگی، ذلت و رسوائی ان کا مقدر بن گئی۔

تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء:

ہندوستان تقسیم ہوا، خداداد مملکت پاکستان معرض وجود میں آئی، بدنصیبی سے اسلامی

مملکت پاکستان کا پہلا وزیر خارجہ چوہدری سر ظفر اللہ خان قادیانی کو بنایا گیا، اس نے مرزائیت کے جنازے کو اپنی وزارت کے کندھوں پر لاد کر اندرون و بیرون ملک اسے متعارف کرانے کی کوشش تیز سے تیز تر کر دی۔ ان حالات میں حضرت امیر شریعت سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، امیر کاروانِ احرار کی ؒ حمیت اور حسینی خون نے جوش مارا، پوری امت کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کیا۔

مولانا ابوالحسنات سے ملاقات:

مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ، مجاہد اسلام مولانا غلام غوث ہزارویؒ امیر شریعت سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کا پیغام لے کر ملک عزیز کی نامور دینی شخصیت اور ممتاز عالم دین مولانا ابوالحسنات محمد احمد قادریؒ کے دروازے پر گئے اور اس تحریک کی قیادت کا فریضہ انہوں نے ادا کیا۔

مولانا احمد علی لاہوریؒ، مولانا مفتی محمد شفیعؒ، مولانا خواجہ قمر الدین سیالویؒ، مولانا پیر حضرت غلام محی الدین گولڑویؒ، مولانا عبدالحامد بدایونیؒ، مولانا پیر سر سینہ شریفؒ، مولانا سیّد محمد داؤد غزنویؒ، شیخ حسام الدین، مولانا صاحبزادہ سیّد فیض الحسنؒ، مولانا صاحبزادہ افتخار الحسنؒ، اور مولانا اختر علی خانؒ، غرضیکہ کراچی سے لے کر ڈھاکا تک کے تمام مسلمانوں نے اپنی مشترکہ آئینی جدوجہد کا آغاز کیا۔

برصغیر کی عظیم تحریک:

بلاشبہ یہ برصغیر کی عظیم ترین تحریک تھی، جس میں دس ہزار مسلمانوں نے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا، ایک لاکھ مسلمانوں نے قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں۔ دس لاکھ مسلمان اس تحریک سے متاثر ہوئے، ہر چند کہ اس تحریک کو مرزائی اور مرزائی نواز اوباشوں نے سنگینوں کی سختی سے دبانے کی کوشش کی مگر مسلمانوں نے اپنے جذبہ ایمانی سے ختم نبوت کے اس معرکے کو اس طرح سر کیا کہ مرزائیت کا کفر کھل کر سامنے آ گیا تحریک کے ضمن میں انکوائری کمیشن نے رپورٹ مرتب کرنا شروع کی، عدالتی کارروائی میں حصہ لینے کی غرض سے علماء اور وکلاء کی تیاری، مرزائیت کی کتب کے اصل حوالہ جات کو مرتب کرنا اتنا بڑا کٹھن مرحلہ تھا اور ادھر حکومت نے اتنا خوف و ہراس پھیلا رکھا تھا کہ تحریک کے رہنماؤں کو لاہور میں کوئی رہائش دینے کے لئے تیار نہ تھا۔ جناب عبدالمجید سیفی نقشبندی خلیفہ مجاز خانقاہ سراجیہ نے اپنی عمارت واقع بیڈن روڈ لاہور کو رہنماؤں کے لئے وقف کر دیا، تمام تر مصلحتوں سے بالائے طاق ہو کر ختم نبوت کے عظیم مقصد

کے لئے ان کے ایثار کا نتیجہ تھا کہ مولانا محمد حیاتؒ، مولانا عبدالرحیم اشعر اور رہائی کے بعد مولانا محمد علی جالندھریؒ، مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ اور دوسرے رہنماؤں نے آپ کے مکان پر انکوائری کے دوران قیام کیا اور مکمل تیاری کی۔ ان ایام میں شیخ المشائخ قبلہ حضرت ثانی مولانا محمد عبداللہؒ سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ بھی وہیں قیام پذیر رہے اور تمام کام کی نگرانی فرماتے رہے۔ ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت کے بعد مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اور ان کے گرامی قدر رفقاء مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ، مولانا محمد علی جالندھریؒ، مولانا لال حسین اخترؒ، مولانا عبدالرحمٰن میانویؒ، مولانا محمد شریف بہاول پوریؒ، مولانا تاج محمودؒ، مولانا محمد شریف جالندھریؒ اور سائیں محمد حیاتؒ کا یہ عظیم کارنامہ تھا کہ انہوں نے سیاست سے کنارہ کش ہو کر خالصتاً دینی و مذہبی بنیاد پر ''مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان'' کی بنیاد رکھی، اس سے قبل مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانویؒ، چوہدری افضل حقؒ اور خود حضرت امیر شریعتؒ اور ان کے گرامی قدر رفقاء نے مجلس احرارِ اسلام کے پلیٹ فارم سے قادیانیت کو جو چرکے لگائے وہ تاریخ کا ایک حصہ ہیں۔

۱۹۳۴ء میں قادیان میں کانفرنس کر کے چور کا اس کے گھر تک تعاقب کیا، نیز مولانا ظفر علی خانؒ اور علامہ محمد اقبالؒ نے تحریر و تقریر کے ذریعے ردِ مرزائیت میں غیر فانی کردار ادا کیا، مجلس احرارِ اسلام کی کامیاب گرفت سے مرزائیت بوکھلا اٹھی، مجلس احرارِ اسلام پر مسجد شہید گنج کا ملبہ گرا کر اسے دفن کرنے کی کوشش کی گئی۔ حضرت مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی صدر مجلس احرار نے ایک موقع پر ارشاد فرمایا:

قادیانیت کا تعاقب رکنے نہ پائے:

''تحریک مسجد شہید گنج کے سلسلے میں پورے ملک سے دو اکابر اولیاء اللہ ایک حضرت اقدس مولانا ابو اسعد احمد خانؒ اور دوسرے حضرت اقدس شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ نے ہماری رہنمائی فرمائی اور تحریک سے کنارہ کش رہنے کی ہدایت فرمائی۔

حضرت اقدس ابو سعد احمد خانؒ بانی خانقاہ سراجیہ نے یہ پیغام بھجوایا تھا:

''مجلس احرار تحریک مسجد شہید گنج سے علیحدہ رہے اور مرزائیت کی

تردید کا کام رکنے نہ پائے، اسے جاری رکھا جائے، اس لئے کہ اگر اسلام باقی رہے گا تو مسجدیں باقی رہیں گی، اگر اسلام باقی نہ رہا تو مسجدوں کو کون باقی رہنے دے گا؟''

مسجد شہید گنج کے ملبے کے نیچے مجلس احرار کو دفن کرنے والے انگریز اور قادیانی اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہو سکے، اس لئے کہ انگریز کو ملک چھوڑنا پڑا، جب کہ مرزائیت کی تردید کے لئے مستقل ایک جماعت ''مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان'' کے نام سے تشکیل پا کر قادیانیت کو ناکوں چنے چبوا رہی ہے۔ ان حضرات نے سیاست سے علیحدگی کا محض اس لئے اعلان کیا کہ کسی کو یہ کہنے کا موقع نہ ملے کہ مرزائیت کی تردید اور ختم نبوت کی ترویج کے سلسلے میں ان کے کوئی سیاسی اغراض و مقاصد ہیں، چنانچہ ''مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان'' نے مرزائیت کے خلاف ایسا احتسابی شکنجہ تیار کیا کہ مرزائیت مناظرہ، مباہلہ، تحریر و تقریر اور عوامی جلسوں میں شکست کھا گئی، جگہ جگہ ختم نبوت کے دفاتر قائم ہونے لگے، مولانا لال حسین اخترؒ نے برطانیہ سے آسٹریلیا تک قادیانیت کا تعاقب کیا۔ مرزائیت نے عوامی محاذ ترک کر کے حکومتی عہدوں اور سرکاری دفاتر میں اپنا اثر و رسوخ بڑھانے کی کوشش و کاوش کی اور وہ انقلاب کے ذریعے اقتدار کے خواب دیکھنے لگے۔

تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء:

۱۹۷۰ء کے الیکشن میں چند سیٹوں میں مرزائی منتخب ہو گئے، اقتدار کے نشے اور ایک سیاسی جماعت سے وابستگی نے دیوانہ کر دیا، وہ حالات کو اپنے لئے سازگار پا کر انقلاب کے ذریعے اقتدار پر قبضہ کی اسکیمیں بنانے لگے، قادیانی جرنیلوں نے اپنی سرگرمیاں تیز کر دیں۔ اس نشے میں دھت ہو کر انہوں نے ۲۹/مئی ۱۹۷۴ء چناب نگر ریلوے اسٹیشن پر چناب ایکسپریس کے ذریعے سفر کرنے والے ملتان نشتر میڈیکل کالج کے طلبا پر قاتلانہ حملہ کیا، جس کے نتیجے میں تحریک چلی۔

مولانا سیّد محمد یوسف بنوریؒ ان دنوں ''مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان'' کے امیر تھے، ان کی دعوت پر امت کے تمام طبقات جمع ہوئے، آل پارٹیز مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان تشکیل پائی۔ جس کے سربراہ حضرت شیخ بنوریؒ قرار پائے۔ امت محمدیہ کی خوش نصیبی کہ اس وقت قومی اسمبلی میں تمام اپوزیشن متحد تھی، چنانچہ اپوزیشن پوری کی پوری مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان میں شریک ہو گئی۔

رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا اعجاز ملاحظہ ہو کہ تمام مذہبی و سیاسی جماعتوں نے متحد ہو کر ایک ہی نعرہ لگایا کہ مرزائیت کو غیر مسلم قرار دیا جائے۔

علماء کی کاوش:

اس وقت قومی اسمبلی میں مفکر اسلام مولانا مفتی محمودؒ، مولانا غلام غوث ہزارویؒ، مولانا شاہ احمد نورانیؒ، مولانا عبدالحقؒ، پروفیسر غفور احمد، مولانا عبدالمصطفی ازہریؒ، مولانا صدرالشہیدؒ، مولانا عبدالحکیمؒ اوران کے رفقاء نے ختم نبوت کی وکالت کی، متفقہ طور پر اپوزیشن کی طرف سے مولانا شاہ احمد نورانیؒ نے مرزائیوں کے خلاف قرارداد پیش کی اور پیپلز پارٹی برسر اقتدار طبقہ (حکومت) کی طرف سے دوسری قرارداد عبدالحفیظ پیرزادہ نے پیش کی، جو ان دنوں وزیر قانون تھے، قومی اسمبلی میں مرزائیت پر بحث شروع ہوگئی، پورے ملک میں مولانا سیّد محمد یوسف بنوریؒ، مولانا عبیداللہ انورؒ، نوابزادہ نصر اللہ خانؒ، آغا شورش کشمیریؒ، علامہ احسان الٰہی ظہیرؒ، مولانا عبدالقادر روپڑیؒ، مفتی زین العابدینؒ، مولانا تاج محمودؒ، مولانا عبدالکریمؒ پیر شریف، مولانا محمد شاہؒ امروٹی، مولانا عبدالواحدؒ، مولانا محمد شریف جالندھریؒ، مولانا عبدالستار خان نیازیؒ، مولانا صاحبزادہ فیض رسول حیدرؒ، مولانا صاحبزادہ افتخار الحسنؒ، سیّد مظفر علی شمسیؒ، علی غفنفر کراروی، غرضیکہ چاروں صوبوں کے تمام مکاتب فکر نے تحریک کے الاؤ کو ایندھن مہیا کیا۔

امت مسلمہ کا موقف:

اخبارات ورسائل نے تحریک کی آواز کو ملک گیر بنانے میں بھرپور کردار ادا کیا، تمام سیاسی و مذہبی جماعتوں کا دباؤ بڑھتا گیا، ادھر قومی اسمبلی میں قادیانی و لاہوری گروپوں کے سربراہوں نے اپنا اپنا موقف پیش کیا، ان کا جواب اور امت مسلمہ کا موقف مولانا سیّد محمد یوسف بنوریؒ کی قیادت میں فاتح قادیان مولانا محمد حیاتؒ، مولانا محمد تقی عثمانی مدظلہ، مولانا محمد شریف جالندھریؒ، مولانا عبدالرحیم اشعرؒ، مولانا تاج محمودؒ، مولانا سمیع الحق مدظلہ اور قبلہ مولانا سیّد انور حسین نفیسؒ رقم نے مرتب کیا۔

اسے قومی اسمبلی میں پیش کرنے کے لئے چوہدری ظہور الٰہی کی تجویز اور دیگر تمام حضرات کی تائید پر قرعہ فال حضرت مولانا مفتی محمودؒ کے نام نکلا، جس وقت انہوں نے یہ محضر نامہ پڑھا، قادیانیت کی حقیقت کھل کر اسمبلی کے ارکان کے سامنے آگئی۔ مرزائیت پر اوس پڑ گئی۔

اسلام جیت گیا:

نوے دن کی شب و روز مسلسل محنت و کاوش کے بعد جناب ذوالفقار علی بھٹوؒ کے عہد اقتدار میں متفقہ طور پر ۷/ستمبر ۱۹۷۴ء کو نیشنل اسمبلی آف پاکستان نے عبدالحفیظ پیرزادہ کی پیش کردہ قرارداد کو منظور کیا اور مرزائی آئینی طور پر غیر مسلم اقلیت قرار پائے۔ الحمدللّٰہ رب العالمین حمداً کثیراً طیباً مبارکا فیہ کما یحب ربنا ویرضیٰ۔

تحریک ختم نبوت ۱۹۸۴ء:

۱۷/فروری ۱۹۸۳ء کو محمد اسلم قریشی مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت سیالکوٹ کو مبینہ طور پر مرزائی سربراہ مرزا طاہر کے حکم پر مرزائیوں نے اغوا کیا، جس کے ردِعمل میں پھر تحریک منظم ہوئی۔ شیخ الاسلام حضرت مولانا سیّد محمد یوسف بنوریؒ کی رحلت کے بعد سے اس وقت تک ''مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان'' کی امارت کا بوجھ (شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ کے... مرتب) ناتواں کندھوں پر تھا، اس لئے آل پارٹیز مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان کی امارت بھی حضرت خواجہ صاحبؒ کے حصے میں آئی، اللہ رب العزت کا لاکھ لاکھ فضل ہے جس نے جناب محمد مصطفیٰ، احمد مجتبیٰ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کے تحفظ کے سلسلے میں امت محمدیہ کے تمام طبقات کو اتفاق و اتحاد نصیب کر کے ایک لڑی میں پرو دیا اور یوں ۲۶/اپریل ۱۹۸۴ء کو امتناع قادیانیت آرڈی نینس صدر مملکت جناب جنرل محمد ضیاء الحقؒ کے ہاتھوں جاری ہوا، قادیانیت کے خلاف آئینی طور پر جتنا ہونا چاہئے تھا اتنا نہیں ہوا، لیکن جتنا ہوا اتنا آج تک کبھی نہیں ہوا تھا۔ الحمدللہ!

آج اللہ رب العزت کا فضل و کرم ہے کہ ''مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان'' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بن چکی ہے اور چار دانگ عالم میں رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کے پھریرے کو بلند کرنے کی سعادتوں سے بہرہ ور ہو رہی ہے، دنیا کے تمام براعظموں میں ختم نبوت کا کام وسیع سے وسیع تر ہو رہا ہے۔

آخری گزارش:

ختم نبوت سے وحدت امت کا راز وابستہ ہے، فتنہ انکار ختم نبوت ملی وحدت کو پارہ پارہ کرنے کی ناپاک استعماری سازش ہے، آج کے تمام طبقات و مکاتب فکر مل کر ہی باہمی اتحاد و

اعتماد سے اس فتنہ کو ختم کر سکتے ہیں۔

اللہ رب العزت کا فضل و کرم ہے کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اپنے اکابر کی اس سنت کو زندہ رکھنے کی حکمت عملی کو اپنایا ہوا ہے کہ مسئلہ ختم نبوت کسی ایک فرقے کا مسئلہ نہیں ہے، بلکہ پوری امت کا مشترکہ مسئلہ ہے، اس میں کوشش و کاوش اور اجتماعی طور پر بڑھ چڑھ کر حصہ لینا تمام مسلمانوں کے لئے انتہائی ضروری ہے اور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا باعث ہے۔

کروڑوں رحمتیں ہوں ان تمام مقدس حضرات پر جن کی شب و روز کی اخلاص بھری محنت رنگ لائی، آج قادیانی پوری دنیا میں رسوا ہو رہے ہیں۔

حضرت مولانا سیّد محمد انور شاہ کشمیریؒ کا ایک کشف ہے کہ:

> ''ایک وقت آئے گا کہ پوری دنیا میں مرزائیت نام کی کوئی چیز تلاش کرنے کے باوجود نہیں ملے گی۔'' انشاء اللہ!

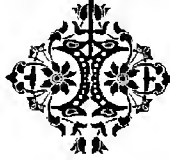
وہ وقت قریب آن پہنچا ہے کہ مرزائیت کا فتنہ دنیا سے نیست و نابود ہونے والا ہے۔ اسلامیانِ عالم ہمت کریں، آگے بڑھیں، منزل قریب تر ہے، رحمت حق انتظار کر رہی ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا مژدہ جاں فزا ملنے والا ہے، اللہ رب العزت ہماری ان حقیر محنتوں کو اخلاص کی دولت سے مالا مال فرما کر اپنی رضا کا سبب بنائے۔ آمین ثم آمین۔

و آخر دعوانا ان الله الحمد لله رب العالمين،

والصلوٰة والسلام على رسوله النبي الكريم وعلىٰ آله وصحبه و اتباعه اجمعين

برحمتک یا ارحم الراحمين، آمين.





ختم نبوت کا
معنی، مطلب اور اس
کی اہمیت

قادیانی ڈاکٹر سے علاج معالجہ کرانا

سوال:.....کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ کسی مرزائی دکاندار سے کوئی چیز خریدنا یا کسی مسلمان دکاندار کا کسی مرزائی کو کوئی چیز فروخت کرنا جائز ہے یا ناجائز؟ شریعت اسلامیہ کی روشنی میں اس مسئلہ کی وضاحت فرمائیں، اسی طرح یہ بتلائیں کہ کسی قادیانی ہسپتال یا قادیانی ڈاکٹر سے علاج کرانا یا کسی قادیانی و مرزائی کا علاج کرنا کیسا ہے؟

(سائل: ابوسیدہ خدیجہ، کراچی)

جواب:..... جو کافر مرتد اور باغی اسلام مسلمانوں کے خلاف ریشہ دوانیوں میں مصروف ہوں، ان سے خرید و فروخت اور لین دین ناجائز ہے، جبکہ اس سے ان کو تقویت حاصل ہوتی ہو بلکہ ان کی اقتصادی ناکہ بندی کر کے ان کی جارحانہ قوت کو مفلوج کر دینا واجب ہے۔ مفسدوں سے اقتصادی مقاطعہ کرنا ظلم نہیں بلکہ شریعت اسلامیہ کا اہم ترین حکم اور اسوۂ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

(بحوالہ قادیانیوں کا مکمل بائیکاٹ ص:۱۵، از حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکیؒ)

اسی طرح کسی قادیانی ہسپتال یا قادیانی ڈاکٹر سے علاج کرانا یا کسی قادیانی کا علاج کرنا بھی جائز نہیں۔ اس لئے کہ مرتد کو سخت سے سخت سزا دینا ضروری ہے، اس کی کوئی انسانی حرمت نہیں، یہاں تک کہ اگر پیاس سے جان بلب ہو کر تڑپ رہا ہو تب بھی اسے پانی نہ پلائے جائے۔ (بحوالہ قادیانیوں کا مکمل بائیکاٹ، ص:۱۵)

نظر ثانی
مفتی ابوبکر سعید الرحمٰن
دارالافتاء جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن

کتبہ
محمد زکریا
دارالافتاء ختم نبوت

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ، اما بعد

فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم،

بسم اللہ الرحمن الرحیم

''مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا۔'' (الاحزاب:۴۰)

ترجمہ:...... ''محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں، لیکن اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے ختم پر ہیں، اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جانتا ہے۔'' (حضرت تھانویؒ)

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُضِّلْتُ عَلَى الْاَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ اُعْطِيْتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَاُحِلَّتْ لِیَ الْغَنَائِمُ وَجُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّطُهُوْرًا وَاُرْسِلْتُ اِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً وَ خُتِمَ بِیَ النَّبِيُّوْنَ۔'' (صحیح مسلم ص:۱۹۹، ج:۱، ومشکوٰۃ:۵۱۲)

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے چھ چیزوں میں انبیاء علیہم السلام پر فضیلت دی گئی ہے: ۱:... مجھے جامع کلمات عطا کئے گئے، ۲:... رعب سے میری مدد کی گئی ہے، ۳:... مال غنیمت میرے لئے حلال کردیا گیا ہے، ۴:... روئے زمین کو میرے لئے مسجد اور پاک کرنے والی چیز بنادیا گیا

ہے، ۵:... مجھے تمام مخلوق کی طرف مبعوث کیا گیا ہے، ۶:... اور مجھ پر نبیوں کا سلسلہ ختم کر دیا گیا ہے۔"

شانِ نزول:

ختم نبوت کا معنیٰ، مطلب اور اس کی اہمیت بیان کرنے سے پہلے آیت ختم نبوت جو ابھی میں نے تلاوت کی، اس کا شانِ نزول یعنی اس آیت کے نازل ہونے کا سبب کیا ہوا، پیش کرتا ہوں، چنانچہ آفتاب نبوت ﷺ کے طلوع ہونے سے پہلے تمام عرب جن رسومات میں مبتلا تھے، ان میں سے ایک رسم یہ بھی تھی کہ اہلِ عرب متبنیٰ یعنی لے پالک بیٹے کو تمام احکام واحوال میں حقیقی اور نسبی بیٹا سمجھتے تھے، اس کو بیٹا کہہ کر پکارتے تھے اور مرنے کے بعد شریک وراثت ہونے، اور رشتے ناتے اور حلت وحرمت کے تمام احکام میں حقیقی بیٹا قرار دیتے تھے۔ جس طرح نسبی بیٹے کے مرجانے یا طلاق دینے کے بعد باپ کے لئے بیٹے کی بیوی سے نکاح حرام ہے، اسی طرح وہ لے پالک کی بیوی سے بھی اس کے مرنے اور طلاق دینے کے بعد نکاح کو حرام سمجھتے تھے۔

یہ رسم بہت سے مفاسد پر مشتمل تھی: اختلاط نسب، غیر وارث شرعی کو اپنی طرف سے وارث بنانا، ایک شرعی حلال کو اپنی طرف سے حرام قرار دینا وغیرہ وغیرہ۔

اسلام جو کہ دنیا میں اسی لئے آیا ہے کہ کفر وضلالت کی بے ہودہ رسوم سے عالم کو پاک کردے، اس کا فرض تھا کہ وہ اس رسم کے استیصال (جڑ سے اکھاڑنے) کی فکر کرتا، چنانچہ اس نے اس کے لئے دو طریق اختیار کئے، ایک قولی اور دوسرا عملی۔

ایک طرف تو یہ اعلان فرمادیا:

"وَ مَا جَعَلَ اَدْعِيَآءَ كُمْ اَبْنَآءَ كُمْ ذٰلِكُمْ قَوْلُكُمْ بِاَفْوَاهِكُمْ وَاللّٰهُ يَقُوْلُ الْحَقَّ وَ هُوَ يَهْدِى السَّبِيْلَ ۝ اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآءِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ۔" (الاحزاب:۴،۵)

ترجمہ: "اور نہیں کیا تمہارے لے پالکوں کو تمہارے بیٹے، یہ تمہاری بات ہے اپنے منہ کی اور اللہ کہتا ہے ٹھیک بات اور وہی سمجھاتا ہے راہ، پکارو لے پالکوں کو ان کے باپ کی طرف نسبت کرکے، یہی پورا انصاف ہے اللہ کے یہاں۔"

اصل مدعا تو یہ تھا کہ شرکت نسب اور شرکت وراثت اور احکام حلت وحرمت وغیرہ میں اس کو بیٹا نہ سمجھا جائے، لیکن اس خیال کو بالکل باطل کرنے کے لئے یہ حکم دیا کہ متبنیٰ یعنی لے پالک بنانے کی رسم ہی توڑ دی جائے، چنانچہ اس آیت میں ارشاد فرمادیا کہ لے پالک کو اس کے باپ کے نام سے پکارو۔ نزول وحی سے پہلے آنحضرت ﷺ نے حضرت زید بن حارثہؓ کو (جو کہ آپ کے غلام تھے) آزاد فرما کر متبنیٰ (لے پالک بیٹا) بنالیا تھا اور تمام لوگ یہاں تک کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی عرب کی قدیم رسم کے مطابق ان کو "زید بن محمد" کہہ کر پکارتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آیت مذکورہ یعنی ما کان محمد ابا احد... نازل ہوئی، اس وقت سے ہم نے اس طریق کو چھوڑ کر ان کو "زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ" کہنا شروع کیا۔ صحابہ کرام اس آیت کے نازل ہوتے ہی اس رسم قدیم کو خیر باد کہہ چکے تھے، لیکن چونکہ کسی رائج شدہ رسم کے خلاف کرنے میں اعزہ واقارب اور اپنی قوم وقبیلہ کے ہزاروں طعن وتشنیع کا نشانہ بننا پڑتا ہے، جس کا تحمل ہر شخص کو دشوار ہے۔ اس لئے خداوند عالم نے چاہا کہ اس عقیدہ کو اپنے رسول ہی کے ہاتھوں عملاً توڑا جائے، چنانچہ جب حضرت زیدؓ نے اپنی بی بی زینبؓ کو باہمی ناچاقی کی وجہ سے طلاق دے دی تو خداوند عالم نے اپنے رسول ﷺ کا نکاح ان سے کردیا۔ زوجنکھا تاکہ اس رسم وعقیدہ کا کلیۃً استیصال ہوجائے۔ چنانچہ ارشاد ہوا:

"فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا لِكَيْ لَا يَكُوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ حَرَجٌ فِيْٓ اَزْوَاجِ اَدْعِيَآئِهِمْ ......" (الاحزاب:۳۷)

ترجمہ: "پس جبکہ زیدؓ زینبؓ سے طلاق دے کر فارغ ہوگئے تو ہم نے ان کا نکاح آپ ﷺ سے کردیا، تاکہ مسلمانوں پر اپنے لے پالک کی بیبیوں کے بارے میں کوئی تنگی واقع نہ ہو۔"

ادھر آپ ﷺ کا نکاح حضرت زینبؓ سے ہوا، ادھر جیسا کہ پہلے ہی خیال تھا، تمام کفار عرب میں شور مچا کہ لو، نبی علیہ السلام کو دیکھو کہ اپنے بیٹے کی بیوی سے نکاح کر بیٹھے۔ ان لوگوں کے طعنوں اور اعتراضات کے جواب میں آسمان سے یہ آیت نازل ہوئی، یعنی:

"مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ." (سورۂ احزاب:۴۰)

ترجمہ: ”محمد ﷺ باپ نہیں کسی کا تمہارے مردوں میں سے لیکن رسول ہے اللہ کا اور مہر سب نبیوں پر۔“

اس آیت میں یہ بتلا دیا گیا کہ آنحضرت ﷺ کسی مرد کے نسبی باپ نہیں تو حضرت زیدؓ کے نسبی باپ بھی نہ ہوئے۔ لہٰذا آپ ﷺ کا زیدؓ کی مطلقہ بی بی سے نکاح کر لینا بلاشبہ جائز اور مستحسن ہے، اور اس بارے میں آپ ﷺ کو مطعون کرنا سراسر نادانی اور حماقت ہے۔ ان کے دعوے کے رد کے لئے اتنا کہہ دینا کافی تھا کہ آپ ﷺ حضرت زیدؓ کے باپ نہیں، لیکن خداوند عالم نے ان کے مطاعن کو مبالغہ کے ساتھ رد کرنے اور بے اصل ثابت کرنے کے لئے اس مضمون کو اس طرح بیان فرمایا کہ یہی نہیں کہ آپ ﷺ زیدؓ کے باپ نہیں بلکہ آپ ﷺ تو کسی مرد کے بھی باپ نہیں، پس ایک ایسی ذات پر جس کا کوئی بیٹا ہی موجود نہیں یہ الزام لگانا کہ اس نے اپنے بیٹے کی بی بی سے نکاح کر لیا کس قدر ظلم اور کجروی ہے۔ آپ ﷺ کے تمام فرزند بچپن ہی میں وفات پا گئے تھے، ان کو مرد کہے جانے کی نوبت ہی نہیں آئی۔ آیت میں ”رجالکم“ کی قید اسی لئے بڑھائی گئی ہے۔ بالجملہ اس آیت کے نزول کی غرض آنحضرت ﷺ سے کفار و منافقین کے اعتراضات کا جواب دینا اور آپ ﷺ کی برأت اور عظمت شان بیان فرمانا ہے اور یہی آیت کا شان نزول ہے۔ اس کے بعد ارشاد ہوتا ہے: ”وَلٰكِن رَّسُولَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ (لیکن رسول ہے اللہ کا اور مہر سب نبیوں پر)

ختم نبوت کا معنی اور مطلب:

ختم نبوت کا معنی اور مطلب یہ ہے کہ اللہ رب العزت نے سلسلۂ نبوت کی ابتدا سیدنا آدم علیہ السلام سے فرمائی اور اس کی انتہا محمد عربی ﷺ کی ذات اقدس پر فرمائی۔ آنحضرت ﷺ پر نبوت ختم ہوگئی۔ آپ ﷺ آخر الانبیاء ہیں، آپ ﷺ کے بعد کسی کو نبی نہ بنایا جائے گا۔ اس عقیدہ کو شریعت کی اصطلاح میں عقیدۂ ختم نبوت کہا جاتا ہے۔ عقیدۂ ختم نبوت کا مطلب سمجھنے کے بعد ضروری ہے کہ ہمیں معلوم ہو کہ اس عقیدہ کی اہمیت کیا ہے؟

عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت:

ختم نبوت کا عقیدہ ان اجماعی عقائد میں سے ہے، جو اسلام کے اصول اور ضروریات دین میں شمار کئے گئے ہیں، اور عہد نبوت سے لے کر اس وقت تک ہر مسلمان اس پر ایمان رکھتا آیا

ہے کہ آنحضرت ﷺ بلا کسی تاویل اور تخصیص کے خاتم النبیین ہیں۔ عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت و فضیلت کو اس بات سے سمجھا جا سکتا ہے کہ:

الف:..... قرآن مجید کی ایک سو آیات کریمہ

ب:..... رحمت عالم ﷺ کی احادیث متواترہ (دو سو دس احادیث مبارکہ) سے یہ مسئلہ ثابت ہے۔

ج:..... آنحضرت ﷺ کی امت کا سب سے پہلا اجماع اسی مسئلہ پر منعقد ہوا، چنانچہ امام العصر حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیریؒ اپنی آخری کتاب ''خاتم النبیین'' میں تحریر فرماتے ہیں:

''اور سب سے پہلا اجماع جو اس امت میں منعقد ہوا وہ مسیلمہ کذاب کے قتل پر اجماع تھا، جس کا سبب صرف اس کا دعویٰ نبوت تھا، اس کی دیگر گھناؤنی حرکات کا علم صحابہ کرامؓ کو اس کے قتل کے بعد ہوا تھا، جیسا کہ ابن خلدونؒ نے نقل کیا ہے، اس کے بعد قرناً بعد قرنٍ مدعی نبوت کے کفر و ارتداد اور قتل پر ہمیشہ اجماع بلا فصل رہا ہے، اور نبوت تشریعیہ یا غیر تشریعیہ کی کوئی تفصیل کبھی زیر بحث نہیں آئی۔''

(خاتم النبیین ص:۶۷، ترجمہ ص:۱۹۷)

حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ نے اپنی تصنیف ''مسک الختام فی ختم نبوۃ سید الانام ﷺ'' میں تحریر فرمایا ہے کہ:

''امت محمدیہ میں سب سے پہلا اجماع جو ہوا، وہ اسی مسئلہ پر ہوا کہ مدعی نبوت کو قتل کیا جائے۔'' (احتساب قادیانیت ج:۲، ص:۱۰)

دفاع اسلام کے لئے جنگیں:

آنحضرت ﷺ کے زمانہ حیات میں اسلام کے تحفظ و دفاع کے لئے غزوات اور جنگیں لڑی گئیں، ان میں شہید ہونے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی کل تعداد ۲۵۹ ہے۔

(رحمۃ للعالمین ج:۲، ص:۲۱۳ از قاضی سلمان منصور پوریؒ)

اور عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ و دفاع کے لئے اسلام کی تاریخ میں پہلی جنگ جو سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں مسیلمہ کذاب کے خلاف یمامہ کے میدان میں لڑی گئی، اس ایک جنگ میں شہید ہونے والے صحابہؓ اور تابعینؒ کی تعداد بارہ سو ہے (جن میں سات

سو قرآن مجید کے حافظ اور عالم اور ستر بدری صحابہؓ تھے)۔

(ختم نبوت کامل ص ۳۰۴ حصہ سوم از مفتی محمد شفیعؒ)

رحمت عالم ﷺ کی زندگی کی کل کمائی اور گراں قدر اثاثہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں، جن کی بڑی تعداد اس عقیدہ کے تحفظ کے لئے جام شہادت نوش کر گئی۔ اس سے ختم نبوت کے عقیدہ کی عظمت کا اندازہ ہو سکتا ہے۔

حضرت سیّدنا حبیب بن زید انصاری کی شہادت:

حضرات صحابہ کرام میں سے ایک صحابی حضرت حبیب بن زید انصاری خزرجیؓ کی شہادت کا واقعہ ملاحظہ ہو:

"حَبِيْبُ بْنُ زَيْدٍ ...... اَلْاَنْصَارِی الْخَزْرَجِیُ ......
هُوَالَّذِیْ اَرْسَلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلٰی مُسَيْلَمَةَ الْكَذَّابِ الْحَنَفِيِّ صَاحِبُ الْيَمَامَةِ فَكَانَ مُسَيْلَمَةُ اِذَا قَالَ لَهٗ اَتَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ ! وَاِذَا قَالَ اَتَشْهَدُ اَنِّی رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ اَنَا اَصَمُّ لَا اَسْمَعُ فَفَعَلَ ذٰلِكَ مِرَارًا فَقَطَعَهٗ مُسَيْلَمَةُ عُضْوًا عُضْوًا فَمَاتَ شَهِيْدًا."

(اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ ج:۱ ص:۴۲۱ طبع بیروت)

ترجمہ: "حضرت حبیب بن زید انصاری رضی اللہ عنہ کو آنحضرت ﷺ نے یمامہ کے قبیلہ بنو حنیفہ کے مسیلمہ کذاب کی طرف بھیجا، مسیلمہ کذاب نے حضرت حبیب رضی اللہ عنہ سے کہا کہ کیا تم گواہی دیتے ہو کہ محمد اللہ کے رسول ہیں؟ حضرت حبیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں! مسیلمہ نے کہا کہ کیا تم اس بات کی بھی گواہی دیتے ہو کہ میں (مسیلمہ) بھی اللہ کا رسول ہوں؟ حضرت حبیبؓ نے جواب میں فرمایا کہ میں بہرا ہوں، تیری یہ بات نہیں سن سکتا، مسیلمہ بار بار سوال کرتا رہا، وہ یہی جواب دیتے رہے اور مسیلمہ ان کا ایک ایک عضو کاٹتا رہا حتی کہ حبیب بن زید رضی اللہ عنہ کے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے ان کو شہید کر دیا گیا۔"

اس سے اندازہ ہوسکتا ہے کہ حضرات صحابہ کرامؓ مسئلہ ختم نبوت کی عظمت واہمیت سے کس طرح قلبی اور والہانہ تعلق رکھتے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے تحفظ کے لئے اپنی جان دے دی، جسم کے ٹکڑے کرا لئے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی کوئی شخص نبی ہوسکتا ہے؟ یہ سننا گوارا نہیں کیا۔

حضرت ابو مسلم خولانیؒ کا واقعہ:

اب حضرات تابعینؒ میں سے ایک تابعیؒ کا واقعہ بھی سماعت فرمائیں: ''حضرت ابو مسلم خولانی جن کا نام عبداللہ بن ثوبؒ ہے اور یہ امت محمدیہ (علی صاحبہا السلام) کے وہ جلیل القدر بزرگ ہیں جن کے لئے اللہ تعالیٰ نے آگ کو اسی طرح ٹھنڈا فرمادیا جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے آتش نمرود کو گلزار بنا دیا تھا۔

ابو مسلم خولانی یمن میں پیدا ہوئے تھے اور سرکار دو عالم ﷺ کے عہد مبارک ہی میں اسلام لا چکے تھے لیکن سرکار دو عالم ﷺ کی خدمت میں حاضری کا موقع نہیں ملا تھا۔ آنحضرت ﷺ کی حیات طیبہ کے آخری دور میں یمن میں نبوت کا جھوٹا دعویدار اسود عنسی ظاہر ہوا۔ جو لوگوں کو اپنی جھوٹی نبوت پر ایمان لانے کے لئے مجبور کیا کرتا تھا۔ اسی دوران اس نے حضرت ابو مسلم خولانیؒ کو پیغام بھیج کر اپنے پاس بلایا اور اپنی نبوت پر ایمان لانے کی دعوت دی، حضرت ابو مسلمؒ نے اس کی دعوت کا انکار کیا، پھر اس نے پوچھا کہ کیا تم محمد ﷺ کی رسالت پر ایمان رکھتے ہو؟ حضرت ابو مسلم نے فرمایا: ہاں! اس پر اسود عنسی نے ایک خوفناک آگ دہکائی اور حضرت ابو مسلمؒ کو اس آگ میں ڈال دیا، لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے آگ کو بے اثر فرمادیا، اور وہ اس سے صحیح سلامت نکل آئے۔ آگ کا ابو مسلم کو نہ جلانا، یہ واقعہ اتنا عجیب تھا کہ اسود عنسی اور اس کے رفقاء پر ہیبت سی طاری ہوگئی اور اسود کے ساتھیوں نے اسے مشورہ دیا کہ ان کو جلاوطن کردو، ورنہ خطرہ ہے کہ ان کی وجہ سے تمہارے ماننے والوں میں تزلزل نہ آجائے، چنانچہ حضرت ابو مسلم خولانیؒ کو یمن سے جلاوطن کردیا گیا۔

یمن سے نکل کر ایک ہی جائے پناہ تھی، یعنی مدینہ منورہ، چنانچہ یہ سرکار دو عالم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے کے لئے چلے، لیکن جب مدینہ منورہ پہنچے تو معلوم ہوا کہ آفتاب رسالت روپوش ہو چکا ہے۔ آنحضرت ﷺ وصال فرما چکے ہیں، اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ خلیفہ

بن چکے ہیں، انہوں نے اپنی اونٹنی مسجد نبوی کے دروازے کے پاس بٹھائی اور اندر آ کر ایک ستون کے پیچھے نماز پڑھنی شروع کر دی۔ وہاں حضرت عمر رضی اللہ عنہ موجود تھے۔ انہوں نے ایک اجنبی مسافر کو نماز پڑھتے دیکھا تو ان کے پاس آئے اور جب وہ نماز سے فارغ ہو گئے تو ان سے حضرت عمرؓ نے پوچھا: آپ کہاں سے آئے ہیں؟ یمن سے! حضرت ابو مسلمؒ نے جواب دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فوراً پوچھا: اللہ کے دشمن (اسود عنسی) نے ہمارے ایک دوست کو آگ میں ڈال دیا تھا، اور آگ نے ان پر کوئی اثر نہیں کیا تھا، بعد میں ان صاحب کے ساتھ اسود نے کیا معاملہ کیا؟ حضرت ابو مسلمؒ نے فرمایا: ان کا نام عبداللہ بن ثوب ہے۔ اتنی دیر میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی فراست اپنا کام کر چکی تھی، انہوں نے فوراً فرمایا: میں آپ کو قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا آپ ہی وہ صاحب ہیں؟ حضرت ابو مسلم خولانیؒ نے جواب دیا: ''جی ہاں!'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر فرطِ مسرت و محبت سے ان کی پیشانی کو بوسہ دیا، اور انہیں لے کر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پہنچے، انہیں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے اور اپنے درمیان بٹھایا اور فرمایا: اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے مجھے موت سے پہلے امت محمدیہ کے اس شخص کی زیارت کرا دی جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام جیسا معاملہ فرمایا تھا۔''

(حلیۃ الاولیاءُ ص ۱۲۹، ج ۲، ترجمان السنۃ ص ۳۴۱ ج ۴)

سامعین محترم! ایک تابعیؒ عاشق صادق نے ختم نبوت کے تحفظ کے لئے جان کی بازی لگا دی، مگر کریم رب نے اس عاشق کا ایمان بھی بچالیا اور جان بھی بچا دی۔ اگر آج ہم بھی ناموس رسالت اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے کام کریں گے تو رب کی رحمت اس طرح ہماری طرف بھی متوجہ ہوگی۔

منصبِ ختم نبوت کا اعزاز:

قرآن مجید میں ذات باری تعالیٰ نے اپنے متعلق ''رب العالمین'' آنحضرت ﷺ کی ذات اقدس کے لئے ''رحمۃ للعالمین'' قرآن مجید کے لئے ''ذکر للعالمین'' اور بیت اللہ شریف کے لئے ''ھدی للعالمین'' فرمایا گیا ہے، اس سے جہاں آنحضرت ﷺ کی نبوت و رسالت کی آفاقیت و عالمگیریت ثابت ہوتی ہے، وہاں آپ کے وصف ختم نبوت کا اختصاص بھی آپ کی ذات اقدس کے لئے ثابت ہوتا ہے، اس لئے کہ پہلے تمام انبیاءٔ علیہم السلام

اپنے اپنے علاقہ، مخصوص قوم اور مخصوص وقت کے لئے تشریف لائے، جب آپ تشریف لائے تو حق تعالیٰ نے کل کائنات کو آپ کی نبوت ورسالت کے لئے ایک اکائی (ون یونٹ) بنا دیا۔

جس طرح کل کائنات کے لئے اللہ تعالیٰ ''رب'' ہیں، اسی طرح کل کائنات کے لئے آنحضرت ﷺ ''نبی'' ہیں۔ یہ صرف اور صرف آپ کا اعزاز واختصاص ہے۔ آنحضرت ﷺ نے اپنے لئے جن چھ خصوصیات کا ذکر فرمایا، جو کہ حدیث میں نے خطبہ میں تلاوت کی تھی ان میں یہ بھی ہے کہ:

''وَاُرْسِلْتُ اِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً وَ خُتِمَ بِيَ النَّبِيُّوْنَ۔''

ترجمہ: ''میں تمام مخلوق کے لئے نبی بنا کر بھیجا گیا اور مجھ پر نبوت کا سلسلہ ختم کر دیا گیا۔''

(مشکوٰۃ ص ۵۱۲ باب فضائل سید المرسلین، مسلم ج ۱ ص ۱۹۹ کتاب المساجد)

آنحضرت ﷺ آخری نبی ہیں، آپ ﷺ کی امت آخری امت ہے، آپ ﷺ کا قبلہ آخری قبلہ (بیت اللہ شریف) ہے، آپ ﷺ پر نازل شدہ کتاب آخری آسمانی کتاب ہے۔ یہ سب آپ ﷺ کی ذات کے ساتھ منصب ختم نبوت کے اختصاص کے تقاضے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے پورے کر دیئے، چنانچہ قرآن مجید کو ذکر للعالمین اور بیت اللہ کو ھدی للعالمین کا اعزاز بھی آپ ﷺ کی ختم نبوت کے صدقے میں ملا۔ آپ ﷺ کی امت آخری امت قرار پائی، جیسا کہ ارشاد نبوی ہے: ''اَنَـــا آخِـــرُ الْاَنْبِيَـــاءِ وَاَنْتُـــمْ آخِرُ الْاُمَمِ۔'' (ابن ماجہ ص ۲۹۷)

حضرت علامہ جلال الدین سیوطیؒ نے اپنی شہرۂ آفاق کتاب ''خصائص الکبریٰ'' میں آنحضرت ﷺ کا خاتم النبیین ہونا، آپ ﷺ ہی کی خصوصیت قرار دیا ہے۔

(دیکھئے ج:۲ ص:۱۹۳، ۱۹۷، ۲۸۴)

اسی طرح امام العصر علامہ سید محمد انور شاہ کشمیریؒ فرماتے ہیں:

''وخاتم بودن آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) از میان انبیاً از بعض خصائص وکمالات مخصوصہ کمال ذاتی خود است۔''

(خاتم النبیین فارسی ص ۶۰)

ترجمہ: ''اور انبیاؑ میں آنحضرت ﷺ کا خاتم ہونا، آپ ﷺ کے مخصوص فضائل وکمالات میں سے خود آپ ﷺ کا اپنا ذاتی کمال ہے۔''

(خاتم النبیین اردو ص: ۱۸۷)

سامعین محترم! آج کی اس نشست میں آپ حضرات کے سامنے عقیدہ ختم نبوت کا معنی، مفہوم اہمیت وعظمت بیان کی ہے۔ حضرت حبیب بن زید انصاری رضی اللہ عنہ کی شہادت، حضرت ابو مسلم خولانی رحمہ اللہ کا آگ میں ڈالا جانا یہ سب گوارا کر کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کی گواہی دینا یہ سب ایمان کے تحفظ کے قدر وقیمت کا عملی نمونہ ہے۔ آیئے ہم بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے تحفظ کا عزم کریں اور اپنے ماحول اور گردو پیش میں بسنے والے قادیانیوں اور مرزائیوں سے اپنا، اپنے گھر والوں اور اپنے مسلمان بھائیوں کے ایمان کو بچائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق نصیب فرمائے۔





عقیدہ ختم نبوت

اور قرآن مجید کا

اسلوب بیان

قادیانیوں کے ذبیحہ کا حکم

سوال:......کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ قادیانیوں کے ذبیحہ کا کیا حکم ہے؟ اس ذبیحہ کا گوشت حلال ہوگا یا حرام؟ برائے مہربانی قرآن وحدیث کی روشنی میں راہنمائی فرمائیں، نیز یہ بھی بتائیں کہ عید قربان پر قادیانیوں کی طرف سے آنے والے گوشت یا دعوت کا کیا حکم ہے؟ (سائل: ابوسیدہ خدیجہ، کراچی)

جواب:......کسی مرتد، زندیق کا ذبیحہ جائز نہیں، نہ گوشت حلال ہوگا اور نہ کھانا جائز ہوگا اور قادیانی چونکہ مرتد زندیق ہیں، اس لئے ان کا ذبیحہ کھانے کی قطعاً گنجائش نہیں۔

نظر ثانی	کتبہ
مفتی ابوبکر سعید الرحمٰن	محمد زکریا
دارالافتاء جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن	دارالافتاء ختم نبوت

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد

فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ''وَالَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَا اُنْزِلَ اِلَیْکَ وَمَا اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِکَ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ یُوْقِنُوْنَ۔'' (البقرہ:۴)

ترجمہ:... ''اور وہ لوگ جو ایمان لائے اس پر کہ جو کچھ نازل ہوا تیری طرف اور اس پر جو کچھ نازل ہوا تجھ سے پہلے۔'' (شیخ الہندؒ)

وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ قَدِ انْقَطَعَتْ فَلَا رَسُوْلَ بَعْدِیْ وَلَا نَبِیَّ، اَوْ کَمَا قَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔ (مسند احمد، ج:۳، ص:۲۶۷)

ترجمہ:... ''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک رسالت اور نبوت کا سلسلہ منقطع ہوگیا، میرے بعد کوئی رسول اور نبی بن کر نہیں آئے گا۔''

صدق اللہ العظیم وصدق رسولہ النبی الکریم. اما بعد

سامعین محترم! بزرگانِ ملت! برادرانِ عزیز! آج کی تقریر کا موضوع ''عقیدہ ختم نبوت اور قرآن مجید کا اندازِ بیان'' ہے۔ جس طرح ایک مسلمان کے لئے توحید، قیامت اور بعث بعد الموت پر ایمان لانا لازمی اور ضروری ہے، اسی طرح تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی نبوت و رسالت پر ایمان لانا لازمی اور ضروری ہے۔ انبیاء کرام علیہم السلام کی نبوت کو ماننا اور ان پر عقیدہ رکھنا،

ایسے ہی لازمی اور ضروری ہے جیسے خدا تعالیٰ کی توحید کا عقیدہ رکھنا لازمی اور ضروری ہے۔

اسلوب بیان ا:

قرآن کریم میں جہاں کہیں کسی نبی کی نبوت یا وحی کا ذکر آتا ہے، وہاں صرف اور صرف حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے جو انبیاء ہوئے ہیں انہیں کی نبوت اور وحی کا ذکر ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو نبوت ملے یا اس پر خدا کی وحی نازل ہو، اس کا ذکر کہیں نہیں ملتا، نہ اشارتاً نہ کنایتاً، حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اگر کسی فرد بشر کو نبوت عطا کرنا مقصود ہوتا تو پہلے انبیاء کی بہ نسبت اس کا ذکر زیادہ لازمی اور ضروری تھا، کیونکہ پہلے انبیاء کرام اور ان کی وحی تو گزر چکیں، امت مسلمہ کو تو سابقہ پڑنا تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کی نبوتوں سے، مگر ان کا کسی جگہ بھی نام ونشان نہیں، بلکہ ختم نبوت کو قرآن مجید میں کھلے لفظوں میں بیان فرمانا اس بات کی صاف اور روشن دلیل ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی شخصیت کو نبوت یا رسالت عطا نہ کی جائے گی۔ توجہ فرمایئے رب کریم کا ارشاد ہے:

ا:......"وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَا اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ۔" (البقرہ:۴)

ترجمہ: "اور وہ لوگ جو ایمان لائے اس پر کہ جو کچھ نازل ہوا تیری طرف اور اس پر کہ جو کچھ نازل ہوا تجھ سے پہلے اور آخرت کو وہ یقینی جانتے ہیں۔"

قرآن کریم میں دوسری جگہ رب کریم کا ارشاد ہے:

۲:......"قُلْ يَا اَهْلَ الْكِتَابِ هَلْ تَنْقِمُوْنَ مِنَّا اِلَّا اَنْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَا اُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ۔" (مائدہ:۵۹)

ترجمہ: "تو کہہ اے کتاب والو! کیا ضد ہے تم کو ہم سے مگر یہی کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور جو نازل ہوا ہم پر اور جو نازل ہو چکا ہے پہلے اور یہی کہ تم میں اکثر نافرمان ہیں۔"

اسی طرح سورۂ نساء آیت ۱۶۲، سورۂ نساء، آیت: ۱۳۶، سورۂ زمر، آیت: ۶۵۔ ان تمام آیات میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں صرف ان کتابوں، الہاموں اور وحیوں کی اطلاع دی ہے اور ہم

سے صرف ان ہی انبیاء کو ماننے کا تقاضا کیا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے گزر چکے ہیں اور بعد میں کسی نبی کی آمد کا ذکر نہیں کیا گیا۔

اسلوب بیان ۲:

اب چند وہ آیتیں بھی سماعت فرمائیے جن میں خدا تعالیٰ نے ماضی کے صیغہ میں انبیاء کا ذکر فرمایا ہے، جس سے ثابت ہوتا ہے کہ نبوت کا منصب جن لوگوں کو حاصل ہونا تھا وہ ماضی میں حاصل ہو چکا ہے، اور انہی انبیاء کرام علیہم السلام کا ماننا داخل ایمان ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی ایسی شخصیت نہیں جس کو نبوت بخشی جائے، اور جس کے ماننے کا ذکر کیا گیا ہو۔

۱:...... ''قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ۔'' (البقرہ:۱۳۶)

ترجمہ: ''تم کہہ دو کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور جو اتارا ہم پر اور جو اتارا ابراہیم پر۔''

۲:...... ''قُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ۔'' (آل عمران:۸۴)

ترجمہ: ''تو کہہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور جو کچھ اتارا ہم پر اور جو کچھ اتارا ابراہیم پر۔''

۳:...... ''اِنَّآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ كَمَآ اَوْحَيْنَآ اِلٰى نُوْحٍ وَّالنَّبِيّٖنَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ۔'' (النساء:۱۶۳)

ترجمہ: ''ہم نے وحی بھیجی تیری طرف جیسے وحی بھیجی نوح پر اور ان نبیوں پر جو اس کے بعد ہوئے اور وحی بھیجی ابراہیم پر اور اسماعیل پر۔''

ان تینوں آیات اور ان جیسی اور آیات میں اللہ تعالیٰ نے صرف گزشتہ انبیاء کرام علیہم السلام اور ان پر وحی کا ذکر کیا ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کی نبوت و رسالت کو کہیں صراحتاً و کنایتاً ذکر نہیں فرمایا، جس سے صاف ثابت ہو گیا کہ جن جن حضرات کو خلعت نبوت و رسالت سے نوازنا اور سرفراز کرنا مقدر تھا، پس وہ یہ اعزاز نبوت و رسالت حاصل کر چکے

اور گزر گئے، اب آئندہ نبوت پر اختتام کی مہر لگ گئی اور بعد میں نبوت کی راہ کو ہمیشہ کے لئے مسدود کر دیا گیا ہے اور اب انبیاء کرام کے شمار میں کسی قسم کا اضافہ نہ ہو سکے گا۔

اسلوب بیان ۳:

اب آیئے مزید حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر قرآن کریم کے اسلوب کو آپ کے سامنے بیان کرتا ہوں، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب دنیا پیدا ہوئی تو اس وقت حکم خداوندی حضرت آدم صفی اللہ کو ان الفاظ میں پہنچایا گیا:

۴:......"قُلْنَا اهْبِطُوْا مِنْهَا جَمِيْعاً فَإِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ مِنِّيْ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَايَ فَلاَ خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلاَ هُمْ يَحْزَنُوْنَ۔" (بقرہ:۳۸)

ترجمہ: "ہم نے حکم دیا نیچے جاؤ یہاں سے تم سب، پھر اگر تم کو پہنچے میری طرف سے کوئی ہدایت تو جو چلا میری ہدایت پر، نہ خوف ہوگا ان پر اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔"

۵:......"قَالَ اهْبِطَا مِنْهَا جَمِيْعًا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ فَإِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ مِنِّيْ هُدًى فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلاَ يَضِلُّ وَلاَ يَشْقٰى۔"

(طٰہٰ:۱۲۳)

ترجمہ: "فرمایا اترو یہاں سے، دونوں اکٹھے، رہو ایک دوسرے کے دشمن، پھر اگر پہنچے تم کو میری طرف سے ہدایت پھر جو چلا میری بتلائی راہ پر، سو نہ وہ بہکے گا اور نہ وہ تکلیف میں پڑے گا۔"

اسی مضمون کو الفاظ کی معمولی تبدیلی کے ساتھ دوسری جگہ بھی ذکر فرمایا گیا ہے، جس کو آج کل مرزائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کو جاری و ثابت کرنے کے لئے بالکل بے محل پیش کرتے ہیں، حالانکہ اس آیت کا تعلق حضرت آدم علیہ السلام کے زمانہ سے ہے نہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو نبوت دینے سے۔ توجہ فرمایئے، وہ آیت یہ ہے:

۶:......"يَا بَنِيْ آدَمَ إِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ فَمَنِ اتَّقٰى وَاَصْلَحَ فَلاَ خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلاَ هُمْ يَحْزَنُوْنَ۔" (اعراف:۳۵)

ترجمہ: ''اے آدم کی اولاد! اگر آئیں تمہارے پاس رسول تم میں کے، کہ سنائیں تم کو میری آیتیں، تو جو کوئی ڈرے اور نیکی پکڑے تو نہ خوف ہوگا ان پر اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔''

ان آیتوں میں ابتدا آفرینش کا ذکر فرمایا جا رہا ہے، اور ان کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل اور نوع انسان کو حکم دیا کہ میں آدم سے نبوت کا سلسلہ شروع کرنا چاہتا ہوں اور آدم کے بعد انبیاء و رسل بکثرت ہوں گے اور لوگوں کے لئے ان کا اتباع کرنا ضروری ہوگا، اس جگہ رسل جمع کے صیغہ سے بیان فرمایا ہے اور انبیاء کی تحدید و تعیین نہیں کی، جس سے ثابت ہوا کہ آدم صفی اللہ کے بعد کافی تعداد میں انبیاء کرام مبعوث ہوں گے۔

بعد ازاں حضرت نوح و ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زمانہ آیا تو اس میں بھی یہی اعلان ہوا کہ ان کے بعد بھی بکثرت انبیاء کرام ہوں گے۔ جیسا کہ ارشاد ہے:

''وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا وَّاِبْرَاهِيْمَ وَجَعَلْنَا فِيْ ذُرِّيَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ فَمِنْهُمْ مُّهْتَدٍ وَّكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ، ثُمَّ قَفَّيْنَا عَلٰى آثَارِهِمْ بِرُسُلِنَا۔'' (الحدید: ۲۶، ۲۷)

ترجمہ: ''اور ہم نے بھیجا نوح اور ابراہیم کو اور ٹھہرا دی دونوں کی اولاد میں پیغمبری اور کتاب، پھر کوئی ان میں راہ پر ہے اور بہت ان میں نافرمان ہیں، پھر پیچھے بھیجے ان کے قدموں پر اپنے رسول۔''

اس آیت کریمہ میں صاف فرمایا کہ حضرت نوح اور حضرت ابراہیم علیہ السلام پر نبوت کا دروازہ بند نہیں ہوا، بلکہ ان کے بعد بھی کافی تعداد میں انبیاء کرام تشریف لائے اور یہاں بھی ''رسل'' کا لفظ فرمایا کوئی تحدید و تعیین نہیں فرمائی، علیٰ ہذا القیاس یہی سنت اللہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد بھی رہی اور بعینہٖ یہی مضمون ذیل کی آیت میں صادر ہوا:

''وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَقَفَّيْنَا مِنْ بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ۔'' (البقرہ: ۸۷)

ترجمہ: ''اور بے شک دی ہم نے موسیٰ کو کتاب اور پے در پے بھیجے اس کے پیچھے رسول۔''

معلوم ہوا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں بھی نبوت کا باب بند نہیں ہوا اور ان کے بعد بھی انبیاء کرام بکثرت آتے رہے جس کو اللہ تعالیٰ نے بالرسل کہہ کر بیان فرمایا ہے۔

اسلوب بیان ۴:

لیکن جب حضرت مسیح عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کی باری آئی تو انہوں نے آ کر دنیا کے سامنے یہ اعلان فرمایا کہ اب میرے بعد سلسلہ نبوت اس کثرت سے اور غیر محدود نہیں ہوگا جیسے پہلے انبیاء کرام کے بعد ہوتا چلا آیا ہے، بلکہ میرے زمانہ میں نبوت میں ایک نوع کا انقلاب ہوگیا ہے، یعنی بجائے اس کے کہ ''الرسل'' کے لفظ سے انبیاء کرام علیہم السلام کی آمد کو بیان کیا جاتا اب واحد کا لفظ ''برسول'' کہہ کر ارشاد فرمایا کہ اب صرف اور صرف ایک رسول تشریف لائیں گے، بجائے اس کے کہ حسب سابق غیر محدود اور غیر معین رسولوں کے آنے کا ذکر کیا جاتا، طریقہ بیان کو بدل کر صرف ایک رسول کے آنے کی اطلاع دی اور اس کے اسم مبارک (احمد صلی اللہ علیہ وسلم) کی بھی تعیین فرمادی کہ کوئی شقی ازلی یہ دعویٰ نہ کرنے لگے کہ اس کا مصداق میں ہوں۔ (جیسے مرزا قادیانی کی امت یہ ہانک دیا کرتی ہے کہ بشارت احمد کا مصداق مرزا قادیانی ہے) ارشاد ہوا ہے:

''اِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يَا بَنِي اِسْرَائِيْلَ اِنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرَاةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهٗ اَحْمَدُ'' (صف:٦)

ترجمہ: ''اور جب کہا مریم کے بیٹے عیسیٰ نے اے بنی اسرائیل میں بھیجا ہوا آیا ہوں اللہ کا تمہارے پاس، یقین کرنے والا اس پر جو مجھ سے آگے ہے توراۃ اور خوشخبری سنانے والا ایک رسول کی، جو آئے گا میرے بعد اس کا نام ہے احمد۔''

آنے والے نبی کا نام بتا کر تعیین بھی کر دی اور کہا کہ اب میرے بعد ایک اور صرف ایک رسول آئے گا، جس کا نام نامی، اسم گرامی احمد ہوگا، جیسا کہ حدیث شریف میں آتا ہے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اِنَّ لِيْ اَسْمَاءً، اَنَا مُحَمَّدٌ، وَاَنَا اَحْمَدُ، وَاَنَا الْمَاحِيْ

اَلَّذِیْ یَمْحُو اللّٰهُ بِیَ الْكُفْرَ وَاَنَا الْحَاشِرُ الَّذِیْ یُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰی قَدَمِیَّ وَاَنَا الْعَاقِبُ وَالْعَاقِبُ الَّذِیْ لَیْسَ بَعْدَهٗ نَبِیٌّ۔''

(متفق علیہ، مشکوٰۃ ص:۱۵)

ترجمہ: ''حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے خود سنا ہے کہ میرے چند نام ہیں: میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں ماحی (مٹانے والا) ہوں کہ میرے ذریعہ اللہ تعالیٰ کفر کو مٹائیں گے اور میں حاشر (جمع کرنے والا) ہوں کہ لوگ میرے قدموں پر اٹھائے جائیں گے اور میں عاقب (سب کے بعد آنے والا) ہوں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔''

اس حدیث پاک میں موجود دو نام حاشر اور عاقب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے پر دلالت کرتے ہیں، چنانچہ انبیاء سابقین نے تو اپنے بعد کے زمانہ میں بصیغہ جمع کئی رسولوں کی آمد کی خوشخبری دی تھی، مگر حضرت مسیح نے صرف ایک رسول احمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی بشارت وخوشخبری دی اور جب وہ رسول خاتم الانبیاء والمرسلین تشریف فرما ہوئے تو خدا نے ساری دنیا کے سامنے اعلان فرمادیا کہ اب وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس کی طرف نگاہیں تاک رہی تھیں وہ تشریف فرما ہوگیا ہے، وہ خاتم النبیین ہے اور اس کے بعد کوئی نیا شخص نبوت کے اعزاز سے نہیں نوازا جائے گا بلکہ وہ نبوت کی ایسی اینٹ ہے جس کے بعد نبوت کے دروازہ کو بند فرمادیا گیا ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

''مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ (احزاب:۴۰)

ترجمہ:... ''محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم مردوں میں سے کسی کے والد نہیں لیکن وہ اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے ختم کرنے والے ہیں۔''

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جن کی آمد کی اطلاع حضرت مسیح نے دی تھی وہ آچکے اور آ کر نبوت پر مہر کردی، اب آپ کے بعد دنیا میں کوئی ایسی ہستی نہیں ہوگی جس کو نبوت کے خطاب سے نوازا جائے اور انبیاء کرام کی تعداد میں اضافہ کیا جائے، قرآن کا یہ طریقہ بیان نبوت کے سلسلہ کی

ان کڑیوں کا اجمالی نقشہ تھا کہ جو حضرت آدم سے شروع ہو کر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو گیا۔

اسلوب ۵:

مزید اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء کرام کے بعد تشریف فرما ہوئے ہیں، آپ کے بعد اب کسی کو نبوت سے نہ نوازا جائے گا، جیسا کہ ارشاد ہے:

”وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ۔“ (آل عمران:۸۱)

ترجمہ: ”اور جب لیا اللہ نے عہد نبیوں سے کہ جو کچھ میں نے تم کو دیا کتاب اور علم پھر آوے تمہارے پاس کوئی رسول کہ سچا بتاوے تمہارے پاس والی کتاب کو تو اس رسول پر ایمان لاؤ گے اور اس کی مدد کرو گے۔“

اس جگہ متعین کر دیا گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء کے بعد آئیں گے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی اور کے سر اقدس پر تاج نبوت نہیں سجایا جائے گا۔ اسی آیت کو مرزا قادیانی نے نقل کر کے اس کے بعد تحریر کیا ہے کہ اس آیت میں ”ثم جاء کم رسول“ سے مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ (حوالہ کے لئے دیکھیں حقیقت الوحی روحانی خزائن ص:۱۳۳، ج:۲۲)

سامعین محترم! قرآن مجید کو اوّل سے آخر تک پڑھیں، آپ کو معلوم ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے سلسلۂ نبوت حضرت آدم صفی اللہ سے شروع کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم کر دیا، خود مرزا قادیانی بھی اس کا اقراری ہے، چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے کہ:

سیّدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ختم المرسلین کے بعد کسی دوسرے مدعی نبوت اور رسالت کو کاذب اور کافر جانتا ہوں، میرا یقین ہے کہ وحی رسالت حضرت آدم صفی اللہ سے شروع ہوئی اور جناب محمد مصطفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو گئی۔ (مجموعہ اشتہارات ص:۲۳۰، ج:۱)

اب تک جو آیات مبارکہ میں نے آپ کی خدمت میں پیش کی ہیں اور ان سے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا مسئلہ ثابت کیا ہے، اس کے علاوہ ایک ایسی آیت بھی

سماعت فرمائیں جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کی ضرورت کو ہی سرے سے ختم کر دیتی ہے، اور وہ ایسی فلاسفی بتاتی ہے کہ جس پر یقین کر کے ہر مومن مطمئن ہو جاتا ہے کہ اب آئندہ کسی کو نبوت نہیں ملے گی اور نہ ہی اس کی ضرورت باقی ہے۔

ارشاد ربانی ہے:

''اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْناً۔'' (مائدہ:۳)

ترجمہ: ''آج میں پورا کر چکا تمہارے لئے تمہارا دین اور پورا کیا تم پر میں نے اپنا احسان اور پسند کیا تمہارے واسطے اسلام کو دین۔''

اس ارشاد خداوندی نے بتلا دیا کہ دین کے تمام محاسن کامل اور مکمل ہو چکے ہیں، آج کے بعد کسی کو نبی ماننے کی بھی ضرورت نہیں رہی۔ جیسا کہ حدیث پاک میں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

''بے شک نبوت و رسالت منقطع ہو چکی ہے، اب میرے بعد نہ کوئی نیا نبی ہے اور نہ رسول۔''

رب کریم ہم سب مسلمانوں کو تعلیمات اسلامیہ پر صدق دل سے عمل کی توفیق نصیب فرمائے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کی حفاظت کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

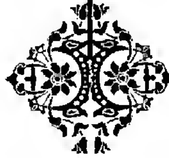


”فتنہ مرزائیت کے خلاف کام کرنے والے کی
پشت پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ ہوتا ہے۔“

(حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ)

”اسلام کے تمام شعبوں کے لئے
عقیدہ ختم نبوت محور کی حیثیت رکھتا ہے۔“

(امیر شریعت سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ)



تمام عالم میں ختم نبوت کا تذکرہ

قادیانی بچوں کو قرآن پڑھانا کیسا ہے؟

سوال :...... کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ہمارے محلے میں ایک قاری صاحب ہیں، جو بچوں کو ناظرہ قرآن کریم پڑھاتے ہیں، اس میں دو تین بچے مرزائی بھی ہیں۔ برائے کرم قرآن و حدیث کی روشنی میں بتائیں کہ ان قادیانی بچوں کو قرآن پڑھانا کیسا ہے؟ نیز یہ بھی بتائیں کہ کیا قادیانیوں کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ مسلمانوں کی مقدس کتاب کو پڑھیں؟ اور اسی طرح قاری صاحب کا قادیانیوں کے گھر میں جا کر قرآن پڑھانے کا کیا حکم ہے؟ برائے مہربانی قرآن وحدیث کی روشنی میں وضاحت فرمائیں، اسی طرح کسی قادیانی ٹیچر سے تعلیم حاصل کرنا کیسا ہے؟

(سائل: ابوفضالہ احمد خان، کراچی)

جواب :...... مرزا غلام احمد قادیانی کو مسیح موعود، مہدی اور نبی ماننے کی وجہ سے قادیانیوں کا ایمان، اسلام، قرآن اور حدیث سے کوئی تعلق نہیں رہا۔ ایسی صورت میں انہیں قرآن کریم کی تعلیم دینا بھی درست نہیں، ہاں اگر اس بات کی امید ہے کہ قرآن کی تعلیم دینے سے وہ نبی عربی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین اسلام کو اپنا لیں گے تو تعلیم دینا درست ہے۔

نظر ثانی	کتبہ
مفتی ابوبکر سعید الرحمن	محمد زکریا
دار الافتاء جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن	دار الافتاء ختم نبوت

الحمدلله الذی انزل الکتاب والحکمة والصلوٰة والسلام علیٰ رسوله

نبی الرحمة وعلی آله واصحابه اجمعین، اما بعد

فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

”وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ“ (آل عمران:۸۱)

ترجمہ: ”اور جب لیا اللہ نے عہد نبیوں سے کہ جو کچھ میں نے تم کو دیا کتاب اور علم پھر آوے تمہارے پاس کوئی رسول کہ سچا بتاوے تمہارے پاس والی کتاب کو تو اس رسول پر ایمان لاؤ گے اور اس کی مدد کرو گے۔“

”عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّه سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بَيْدَ اَنَّهُمْ اُوْتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا.“

(صحیح بخاری، ج:۱، ص:۱۲۰)

ترجمہ: ”حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم (دنیا میں) بعد میں آئے قیامت کے دن پہلے (جنت میں جانے والے) ہوں گے، علاوہ اس کے ان انبیاء کو کتابیں ہم سے پہلے دی گئیں۔“

صدق الله العظيم

قابل صد تکریم سامعین محترم! آج کی تقریر آقا دو جہاں امام الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے حوالہ سے چند اہم گزارشات پر مبنی ہوگی، جس میں اس بات کی وضاحت ہوگی کہ تمام عالموں میں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا چرچا رہا ہے اور رہے گا، کوئی عالم ایسا نہیں جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا تذکرہ نہ ہو، (۱) عالم ارواح، (۲) عالم دنیا، (۳) عالم برزخ، (۴) عالم آخرت، یہ چار عالم ہیں، ان تمام میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا تذکرہ تھا، ہے اور رہے گا۔ اس کی تفصیل آئندہ آپ کے سامنے آئے گی۔

اس کے علاوہ حجۃ الوداع، درود شریف، شب معراج، کلمہ شہادت وغیرہ یہ وہ تمام اسلام کے شعائر ارکان اور واقعات ہیں، جن میں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا ذکر ہے۔ اب آئیے جو آیت مبارکہ تلاوت کی ہے، اس کا شان نزول سماعت فرمائیں۔

اس آیت کا شان نزول تفسیر عثمانی میں کچھ اس طرح ہے یعنی کوئی نبی اپنی بندگی کی تعلیم نہیں دے سکتا، بندگی صرف ایک خدا کی سکھائی جاتی ہے، البتہ انبیاء کا حق یہ ہے کہ لوگ ان پر ایمان لائیں، ان کا کہا مانیں اور ہر قسم کی مدد کریں، عام لوگوں کا تو کیا ذکر ہے، حق تعالیٰ نے خود پیغمبروں سے بھی یہ پختہ عہد لے چھوڑا ہے کہ جب تم میں سے کسی نبی کے بعد دوسرا نبی آئے (جو یقیناً پہلے انبیاء اور ان کی کتابوں کی اجمالاً یا تفصیلاً تصدیق کرتا ہوا آئے گا) تو ضروری ہے کہ پہلا نبی پچھلے کی صداقت پر ایمان لائے اور اس کی مدد کرے، اگر اس کا زمانہ پائے تو بذاتِ خود بھی اور نہ پائے تو اپنی ت کو پوری طرح ہدایت و تاکید کر جائے کہ بعد میں آنے والے پیغمبر پر ایمان لا کر اس کی اعانت و نصرت کرنا، یہ وصیت کر جانا بھی اس کی مدد کرنے میں داخل ہے۔ اس عام قاعدہ سے روزِ روشن کی طرح ظاہر ہے کہ خاتم الانبیاء محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے اور ان کی مدد کرنے کا عہد بلا استثناء تمام انبیائے سابقین سے لیا گیا اور انہوں نے اپنی اپنی امتوں سے یہی قول و قرار لئے، کیونکہ ایک آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی مخزن الکمالات ہستی تھی جو عالمِ غیب میں سب سے پہلے اور عالم شہادت میں سب انبیاء کے بعد جلوہ افروز ہونے والی تھی اور جس کے بعد کوئی نبی آنے والا نہ تھا، اور آپ ہی کا وجود مسعود تمام انبیائے سابقین اور کُتب سماویہ کی حقانیت پر مہر تصدیق ثبت کرنے والا تھا، چنانچہ حضرت علی

رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ وغیرہ سے منقول ہے کہ اس قسم کا عہد انبیاء سے لیا گیا، اور خود آپ نے ارشاد فرمایا کہ: اگر آج موسیٰ زندہ ہوتے تو ان کو میری اتباع کے بدون چارہ نہ ہوتا، اور فرمایا کہ عیسیٰ علیہ السلام جب نازل ہوں گے تو کتاب اللہ (قرآنِ کریم) اور تمہارے نبی کی سنت پر فیصلے کریں گے۔ محشر میں شفاعت کبریٰ کے لئے پیش قدمی کرنا اور تمام بنی آدم کا آپ کے جھنڈے تلے جمع ہونا اور شبِ معراج میں بیت المقدس کے اندر تمام انبیاء کی امامت کرانا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اسی سیادتِ عامہ اور امامتِ عظمیٰ کے آثار میں سے ہے:

''اللھم صل علی سیّدنا محمد وعلیٰ آلِ سیّدنا محمدو بارک وسلم '' یہ الفاظ محض عہد کی تاکید و اہتمام کے لئے فرمائے کیونکہ جس عہد نامہ پر خدا تعالیٰ اور پیغمبروں کی گواہی ہو، اس سے زیادہ پکی دستاویز کہاں ہو سکتی ہے۔ جس چیز کا عہد خدا نے تمام انبیاء سے لیا اور انبیاء نے اپنی اپنی امتوں سے، اب اگر دنیا میں کوئی شخص اس سے روگردانی کرے تو بلاشبہ پرلے درجہ کا بدعہد اور نافرمان ہوگا۔

عالم ارواح میں ختم نبوت کا تذکرہ:

اس آیت میں اللہ رب العزت نے عہد و میثاق کا ذکر فرمایا ہے، جو ازل میں تمام انبیاء علیہم السلام سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں لیا گیا، جو ایک جملہ شرطیہ کی صورت میں تھا کہ اگر آپ میں سے کسی کی حیات میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائیں تو آپ اس پر ایمان لائیں اور ان کی مدد کریں، یہ عہد خاص اگرچہ جملہ شرطیہ کے طور پر تھا، تاہم اس سے تمام انبیاء علیہم السلام پر آپ کی امتیازی جلالت شان واضح ہوگئی۔

جملہ شرطیہ کا وقوع ضابطہ میں ضروری نہیں، تاہم مختلف مواقع میں خاص شان کی جلالت واضح بھی ہوئی:

مختصر یہ کہ:

۱:.....لیلۃ المعراج میں تمام انبیاء کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا کرنا۔

۲:.....یومِ آخرت میں سب انبیاء علیہم السلام کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہونا۔

۳:.....حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک تمام انبیاء کا اپنے

اپنے ادوار میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی خبر دینا۔

۴:...... حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اب تک زندہ رکھا گیا، وہ تشریف لا کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت اور آپ کے دین کی مدد فرمائیں گے وغیرہ۔

اس آیت میں ''ثُمَّ'' کا لفظ ''النبیین'' کے بعد قابل توجہ ہے، یعنی تمام انبیاء کے سب سے آخر میں وہ نبی تشریف لائیں گے۔ سبحان اللہ! ختم نبوت کی شان دیکھئے کہ عالم ارواح میں اس کا تذکرہ اللہ رب العزت انبیاء علیہم السلام کی ارواح سے فرمارہے ہیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ''كُنْتُ أَوَّلَ النَّبِيِّينَ فِي الْخَلْقِ وَآخِرَهُمْ فِي الْبَعْثِ'' تخلیق میں سب انبیاء سے پہلے ہوں اور بعثت میں تمام انبیاء کے بعد ہوں۔ (ابن کثیر، ص:۴۸، ج:۸، کنز العمال، ص:۴۱۸، ج:۱۱، حدیث:۳۲۱۲۶)

عالم دنیا میں ختم نبوت کا تذکرہ:

اب آیئے دیکھتے ہیں عالم دنیا میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا تذکرہ کن الفاظ میں کیا گیا ہے:

۱:...... عالم دنیا میں اللہ رب العزت نے جس نبی کو بھیجا تو ان کے سامنے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کا یوں تذکرہ فرمایا:

> ''لَمْ يَبْعَثِ اللّٰهُ نَبِيًّا آدَمَ وَمَنْ بَعْدَهٗ إِلَّا أَخَذَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْعَهْدَ لَئِنْ بُعِثَ مُحَمَّدٌ ﷺ وَهُوَ حَيٌّ لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ وَلَيَنْصُرُنَّهٗ۔''
>
> ترجمہ: ''حق تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام میں سے جس کسی کو معبوث فرمایا تو یہ عہد ان سے ضرور لیا کہ اگر ان کی زندگی میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوں تو وہ ان پر ایمان لائیں اور ان کی مدد کریں۔'' (ابن جریر، ص:۲۳۲، ج:۳، ابن کثیر، تاریخ ابن عساکر، فتح الباری باب کتاب الانبیاء، شرح مواہب زرقانی، ص:۲۴۳، ج:۵)

۲:...... تخلیق باری کا پہلا شاہکار سیّدنا آدم علیہ السلام ہیں، مگر اللہ رب العزت کی کرم فرمائیوں کے قربان جائیں، پہلے شاہکار قدرت (آدم علیہ السلام) پر بھی اللہ رب العزت نے رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کو یوں واضح کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بَيْنَ

کَتِفَیْ آدَمَ مَکْتُوْبٌ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ "... آدم علیہ السلام کے دونوں کندھوں کے درمیان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین لکھا ہوا تھا...۔ (خصائص الکبریٰ، ص:۹، ج:۱، بحوالہ ابن عساکر)

۳:..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: "بَیْنَ کَتِفَیْهِ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ وَهُوَ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ ـ"... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم انبیاء کے ختم کرنے والے ہیں... " (شمائل ترمذی ص:۲)

اللہ! اللہ! سب سے پہلے نبی آدم آئے تو بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا اعلان و نشان لے کر آئے اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو سراپا ختم نبوت بن کر آئے، جیسا کہ حدیث میں ہے:

۴:...... "عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا نَزَلَ آدَمُ بِالْهِنْدِ وَاسْتَوْحَشَ فَنَزَلَ جِبْرَائِیْلُ فَنَادٰی بِالْاَذَانِ اَللّٰهُ اَکْبَرُ مَرَّتَیْنِ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مَرَّتَیْنِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً رَسُوْلُ اللّٰهِ مَرَّتَیْنِ قَالَ آدَمُ مَنْ مُحَمَّدٌ فَقَالَ هُوَ آخِرُ وُلْدِکَ مِنَ الْاَنْبِیَاءِ."

(ابن عساکر و کنز العمال ص:۴۵۵، ج:۱۱، حدیث نمبر ۳۲۱۳۹)

ترجمہ:...... "حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جب آدم علیہ السلام ہند میں نازل ہوئے (تو بوجہ تنہائی) ان کو وحشت ہوئی تو جبرئیل نازل ہوئے اور اذان پڑھی اللہ اکبر دو بار، اشہد ان لا الٰہ الا اللہ دو بار، اشہد ان محمد رسول اللہ دو بار، حضرت آدم علیہ السلام نے جبرئیل سے پوچھا کہ محمد کون ہیں؟ جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا کہ: انبیاء کرام کی جماعت میں سے آپ کے آخری بیٹے ہیں۔"

عالم برزخ میں ختم نبوت کا تذکرہ:

ابن ابی الدنیا و ابویعلیٰ نے حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے ایک طویل حدیث کے ذیل میں روایت کیا ہے کہ جب فرشتے منکر نکیر قبر میں مردہ سے سوال کریں گے کہ تیرا رب کون

ہے اور تیرا دین کیا ہے تو وہ کہے گا:

''رَبِّیَ اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ اَلْاِسْلَامُ دِيْنِيْ وَ مُحَمَّدٌ نَبِيِّيْ وَهُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ صَدَقْتَ

(تفسیر درمنثور ص:۱۶۵، ج:۶)

ترجمہ: ''میرا پروردگار وحدہ لاشریک ہے، اسلام میرا دین ہے اور (محمد میرے نبی ہیں اور وہ آخری نبی ہیں) یہ سن کر فرشتے کہیں گے کہ تو نے سچ کہا۔''

عالم آخرت میں ختم نبوت کا تذکرہ:

''عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ حَدِيْثِ الشَّفَاعَةِ فَيَقُوْلُ لَهُمْ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ ...اِذْهَبُوْا اِلٰى غَيْرِيْ اِذْهَبُوْا اِلٰى مُحَمَّدٍ ﷺ فَيَاْتُوْنَ مُحَمَّدًا ﷺ فَيَقُوْلُوْنَ يَا مُحَمَّدُ اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَخَاتَمُ الْاَنْبِيَاءِ۔'' (بخاری ص:۶۸۵، ج:۲، مسلم ص:۱۱۱، ج:۱)

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث شفاعت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے قیامت کے روز شفاعت کے لئے عرض کریں گے تو وہ کہیں گے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ، لوگ میرے پاس آئیں گے اور کہیں گے: اے محمد آپ اللہ کے رسول اور انبیاء کے خاتم ہیں۔''

ایک اور روایت میں ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے کہ آج محمد خاتم النبیین تشریف فرما ہیں، ان کے ہوتے ہوئے کون شفاعت میں پہل کر سکتا ہے، بہرکیف! معلوم ہوا کہ عالم آخرت میں بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا تذکرہ ہوگا، آیئے مزید سماعت فرمائیں۔

حجۃ الوداع میں ختم نبوت کا تذکرہ:

ایک حدیث میں ہے:

''عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ خُطْبَتِهٖ

یَوْمَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ اَیُّهَا النَّاسُ اِنَّهٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ وَلَا اُمَّةَ بَعْدَکُمْ اَلَا فَاعْبُدُوْا رَبَّکُمْ وَصَلُّوْا خَمْسَکُمْ وَصُوْمُوْا شَهْرَکُمْ وَاَدُّوْا زَکٰوةَ اَمْوَالِکُمْ طَیِّبَةً بِهَا اَنْفُسَکُمْ وَاَطِیْعُوْا وُلَاةَ اُمُوْرِکُمْ تَدْخُلُوْا جَنَّةَ رَبِّکُمْ۔'' (منتخب کنز العمال برحاشیہ مسند احمد، ص:۳۹۱، ج:۲)

ترجمہ: حضرت ابوامامہؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے حجۃ الوداع کے خطبہ میں فرمایا: اے لوگو! نہ میرے بعد کوئی نبی ہوگا اور نہ تمہارے بعد کوئی امت، خبردار! اپنے رب کی عبادت کرتے رہو اور پانچ نمازیں پڑھتے رہو اور رمضان کے روزے رکھتے رہو اور اپنے مالوں کی خوشدلی سے زکوٰۃ دیتے رہو اور اپنے خلفاء کی اطاعت کرتے رہو، تم اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

درود شریف اور ختم نبوت کا تذکرہ:

حدیث میں ہے:

''عَنْ عَلِیٍّؓ فِیْ صِیَغِ الصَّلٰوةِ النَّبِیِّ ﷺ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَاِمَامِ الْمُرْسَلِیْنَ الحدیث۔'' (رواہ عیاض فی الشفاء)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے درود شریف کے صیغے جو روایت کئے گئے ہیں، ان میں: ''اللھم صل علی محمد خاتم النبیین و امام المرسلین'' بھی آیا ہے، قاضی عیاض نے اپنی کتاب شفاء میں اس کو نقل کیا ہے۔

شب معراج اور ختم نبوت کا تذکرہ:

حدیث میں ہے:

''عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَؓ مَرْفُوْعاً قَالُوْا یَا جِبْرَائِیْلُ مَنْ هٰذَا مَعَکَ قَالَ هٰذَا مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَخَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ (اِلٰی اَنْ قَالَ) قَالَ اللّٰهُ رَبُّهٗ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی قَدْ اَخَذْتُکَ حَبِیْبًا، وَهُوَ مَکْتُوْبٌ فِی التَّوْرَاةِ مُحَمَّدٌ حَبِیْبُ الرَّحْمٰنِ، وَاَرْسَلْنٰکَ لِلنَّاسِ کَافَّةً، وَجَعَلْتُ اُمَّتَکَ هُمُ الْاَوَّلُوْنَ وَهُمْ

الآخِرُوْنَ، وَجَعَلْتُ اُمَّتَکَ لَا تَجُوْزُلَهُمْ خُطْبَةٌ حَتّٰى يَشْهَدُوْا اَنَّکَ عَبْدِیْ وَرَسُوْلِیْ، وَجَعَلْنَاکَ اَوَّلَ النَّبِيِّيْنَ خَلْقاً وَآخِرُهُمْ بَعْثاً، وَآتَيْتُکَ سَبْعاً مِّنَ الْمَثَانِیْ وَلَمْ اُعْطَاهَا نَبِيًّا قَبْلَکَ، وَآتَيْتُکَ خَوَاتِيْمَ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ مِنْ كَنْزٍ تَحْتَ الْعَرْشِ لَمْ اُعْطِهَا قَبْلَکَ وَجَعَلْتُکَ فَاتِحًا وَخَاتِمًا۔''

(رواہ البزاز کذافی مجمع الزوائد ج: ۱، ص: ۲۷، بحوالہ ختم نبوت کامل ص: ۲۶۸)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے (شب اسراء کے واقعہ کو مفصل ایک طویل حدیث میں) مرفوعاً بیان کیا ہے (جس کے چند جملے حسب ضرورت ذکر کئے جاتے ہیں) فرشتوں نے حضرت جبرئیل سے کہا کہ یہ تمہارے ساتھ کون ہیں؟ جبرئیل علیہ السلام نے جواب دیا کہ یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو اللہ کے رسول اور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم (اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) اللہ تعالیٰ کی جانب سے مجھے ارشاد ہوا کہ میں نے تمہیں اپنا محبوب بنایا ہے اور توریت میں بھی لکھا ہوا ہے کہ محمد اللہ کے محبوب ہیں اور ہم نے تمہیں تمام مخلوق کی طرف نبی بنا کر بھیجا ہے اور آپ کی امت کو اولین اور آخرین بنایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو اس طرح رکھا کہ ان کے لئے کوئی خطبہ جائز نہیں جب تک کہ وہ خالص دل سے گواہی نہ دیں کہ آپ میرے بندے اور میرے رسول ہیں اور میں نے آپ کو باعتبار اصل خلقت کے سب سے اول اور باعتبار بعثت کے سب سے آخر بنایا ہے۔

کلمہ شہادت کی طرح عقیدہ ختم نبوت بھی ایمان کا جزو ہے:

حضرت زید بن حارثہؓ کے ایمان لانے کا واقعہ:

حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ اپنے ایمان لانے کا ایک طویل اور دلچسپ واقعہ بیان فرماتے ہیں، آخر میں فرماتے ہیں کہ جب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آ کر مسلمان ہو گیا تو میرا قبیلہ مجھے تلاش کرتا ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچا اور مجھے

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دیکھ کر کہا کہ: اے زید! اٹھو اور ہمارے ساتھ چلو، میں نے جواب دیا کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بدلہ میں ساری دنیا کو کچھ نہیں سمجھتا اور نہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی اور کا ارادہ رکھتا ہوں، پھر انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خطاب کر کے کہا کہ: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! ہم آپ کو اس لڑکے کے بدلہ میں بہت سے اموال دینے کے لئے تیار ہیں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم چاہیں طلب فرمائیں، ہم ادا کر دیں گے (مگر اس لڑکے کو ہمارے ساتھ بھیج دیجئے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اَسْئَلُکُمْ اَنْ تَشْهَدُوْا اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّی خَاتِمُ الْاَنْبِیَاءِ وَرُسُلِهٖ وَاُرْسِلُهٗ مَعَکُمْ''... میں تم سے صرف ایک چیز مانگتا ہوں، وہ یہ ہے کہ شہادت دو اس کی کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں انبیاء ورسل کا ختم کرنے والا ہوں (اس اقرار وایمان کے بدلہ میں) زید کو تمہارے ساتھ کر دوں گا۔ (متدرک حاکم، ص:۲۱۴، ج:۳)

اس حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عقیدہ ختم نبوت کو کلمہ شہادت کی طرح ایمان کی بنیاد اور اساس قرار دیا ہے، اس لئے الاشباہ والنظائر، ص:۲۰۱، میں امام زین بن نجیم متوفی ۹۷۱ لکھتے ہیں کہ:

''اِذَا لَمْ یَعْرِفِ الرَّجُلُ اَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ آخِرُ الْاَنْبِیَاءِ فَلَیْسَ بِمُسْلِمٍ لِاَنَّهٗ مِنَ الضَّرُوْرِیَاتِ۔''

ترجمہ: ''جس شخص کو یہ معلوم نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں تو وہ مسلمان نہیں، غرض ایمان کے لئے کلمہ کی طرح ختم نبوت کا اقرار بھی ضروری ہے۔''

مسلمانوں کی مساجد اور ختم نبوت:

رحمت دو عالم کی امت سے قبل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی امت عیسائی لوگ ہیں، جن کی عبادت گاہوں یعنی گرجا گھروں میں صبح وشام تبدیلی ہوتی رہتی ہے، گرجا گھر بناتے ہیں اور جب عبادت کے لئے مسیحی وہاں نہیں آتے تو گرجا گھر سے پلازہ حمام، سبزی کی دکان، شراب خانہ جوا گھر، ناچ ڈانس غرض اس (گرجا گھر، چرچ) کو کسی بھی مصرف میں لے آئیں، ان کی شریعت

ان کو اس امر سے منع نہیں کرتی، بخلاف اہلِ اسلام کے کہ اگر وہ کہیں کسی جگہ بھی مسجد بنا دیں تو قیامت کی صبح تک اس مسجد کی جگہ کو کسی اور مصرف میں نہیں لا سکتے، کبھی آپ نے سوچا کہ یہ کیوں ہے؟ پہلے انبیاء علیہم السلام کی شریعت محدود وقت کے لئے تھی، ان کی عبادت گاہیں بھی محدود وقت کے لئے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت قیامت تک کے لئے ہے اور مسلمانوں کی مساجد بھی قیامت تک کے لئے ہیں، اس لئے جہاں کہیں آپ کی امت کا کوئی فرد مسجد بنائے گا، وہ اس جگہ کو کسی اور مصرف میں نہیں لا سکتا، اس اعتبار سے دیکھا جائے تو پوری دنیا کی ہر مسجد ختم نبوت کی دلیل ہے۔

حفاظ کرام اور ختم نبوت:

پہلی آسمانی کتابوں میں سے کوئی کتاب اپنی اصل حیثیت میں جوں کی توں محفوظ نہیں، ان کتب میں سے کسی ایک کا بھی حافظ دنیا میں موجود نہیں، جبکہ قرآن مجید جیسے نازل ہوا تھا، ویسا ہی قرنِ اوّل سے اس وقت تک محفوظ اور موجود ہے اور قیامت تک محفوظ رہے گا، دنیا کا کوئی ملک ایسا نہیں جہاں قرآن مجید کے حفاظ و قاری نہ ہوں، اسلامی اور غیر اسلامی ممالک میں، ایک ایک شہر میں ہزاروں حفاظ کا موجود ہونا کسی پر مخفی نہیں، آپ نے توجہ فرمائی کہ یہ کیوں ہے؟ اس کی وجہ یہی ہے کہ وہ تمام سابقہ کتب اور وحی محدود وقت کے لئے تھیں، اس لئے قدرت نے ان کے محفوظ کرنے کا کوئی اہتمام نہیں فرمایا، مگر قرآن مجید آخری وحی اور آخری کتاب ہے تو قدرت نے اس کی حفاظت کا ذمہ خود اٹھایا، لاکھوں علماء اور مفسرین، اس کے ترجمہ اور معانی کی حفاظت کے لئے، لاکھوں قرأ اس کے تلفظ اور لہجہ کی حفاظت کے لئے، لاکھوں حفاظ اس کے متن کی حفاظت کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہر دور میں پیدا فرمائے اور قیامت تک یوں حفاظت قرآن کا سلسلہ چلتا رہے گا، اس اعتبار سے دیکھا جائے تو مسجد نبوی کے اصحاب صفہ سے لے کر دنیا بھر کا ہر مدرسہ اور ہر حافظ ختم نبوت کی دلیل ہے۔

تبلیغ اسلام اور ختم نبوت:

پہلے ادیان کی نشر و اشاعت ترویج و تشریح کے لئے انبیاء علیہم السلام تشریف لاتے تھے، تبلیغ دین کا کام انبیاء کے ذمہ تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر اللہ رب العزت نے نبوت کا سلسلہ ختم فرما دیا تو اب دین کی اشاعت کا جو کام انبیاء کو کرنا تھا وہ امت کے ذمہ لگا دیا، ختم نبوت

کے صدقہ میں امت کو تبلیغ دین اور اشاعت اسلام کا کام ملا، اس نقطہ نظر سے دیکھا جائے تو دنیا میں ہر تبلیغی بھائی ختم نبوت کی دلیل ہے۔

سامعین کرام! عالم ارواح ہو یا عالم دنیا، عالم برزخ ہو یا عالم آخرت، سیّدنا آدم علیہ السلام کی خلقت یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت، معراج مبارک کا سفر ہو یا حجۃ الوداع، مساجد ہوں یا مدارس، تبلیغ دین ہو یا تعلیم قرآن، غرض اوّل سے اخیر تک آفاق سے افلاک تک ہر دور میں ختم نبوت کی صداقتیں اور بہاریں نظر آتی ہیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس اور ختم نبوت کے تذکرہ کو بلند کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین



''ختم نبوت کی حفاظت ہی دنیا و آخرت میں کامیابی کا سب سے بڑا وظیفہ ہے۔''

(حضرت مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ)



فتنہ قادیانیت کو پہچانیے

قادیانیوں کے عقائد جاننے کے باوجود رشتہ ناتہ کرنے والے کا حکم

سوال:......کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس شخص کے بارے میں جو کسی قادیانی کو اپنے سے بہتر سمجھتا ہے یا مسلمان سمجھ کر اس سے رشتہ ناتہ طے کرتا ہے، اسلام میں ایسے شخص کا کیا حکم ہے؟ برائے مہربانی تفصیل سے وضاحت فرمائیں۔ (سائل: ابوفضیل احمد خان، کراچی)

جواب:...... اگر کوئی شخص قادیانیوں کے عقائد جاننے کے بعد بھی کسی قادیانی کو اپنے سے بہتر سمجھتا ہے یا مسلمان سمجھ کر ان سے رشتہ ناتہ جوڑتا ہے تو ایسا شخص خود مرتد ہو جاتا ہے۔ لہٰذا ایسے شخص کو توبہ و استغفار کے ساتھ ساتھ تجدید ایمان و تجدید نکاح بھی کرنا ضروری ہوگا۔ جب تک وہ اس سے توبہ نہیں کر لیتا اس وقت تک اس کے ساتھ مسلمانوں کا سا برتاؤ کرنا جائز نہیں۔

نظر ثانی
مفتی ابوبکر سعید الرحمٰن
دارالافتاء جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن

کتبہ
محمد زکریا
دارالافتاء ختم نبوت

الحمد للّٰہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی!

اما بعد فاعوذباللّٰہ من الشیطان الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَ تَعَالیٰ:

"اِذَا جَاءَکَ الْمُنَافِقُوْنَ قَالُوْا نَشْھَدُ اِنَّکَ لَرَسُوْلُ اللّٰہِ، وَاللّٰہُ یَعْلَمُ اِنَّکَ لَرَسُوْلُہٗ وَاللّٰہُ یَشْھَدُ اِنَّ الْمُنَافِقِیْنَ لَکٰذِبُوْنَ۔" (المنافقون:۱)

ترجمہ: "جب آئیں آپ کے پاس منافق کہیں ہم قائل ہیں تو رسول ہے اللہ کا اور اللہ جانتا ہے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں اور اللہ گواہی دیتا ہے یہ منافق جھوٹے ہیں۔"

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

"اَیُّھَا النَّاسُ! اَنَا آخِرُ الْاَنْبِیَاءِ وَاَنْتُمْ آخِرُ الْاُمَمِ۔" (ابن ماجہ)

ترجمہ: "اے لوگو! میں آخری نبی ہوں اور تم آخری امت ہو۔"

قابل صد تکریم سامعین ذی وقار توجہ فرمائیں:

اک یوں بھی عبادت ہوتی ہے، ہم یوں بھی عبادت کرتے ہیں
ناموس رسول اکرم کی، جان دے کر حفاظت کرتے ہیں
اپنا نہ سمجھے کوئی ان کو، دشمن ہیں یہ دین اور ملت کے
یہ ختم نبوت کے منکر، توہین نبوت کرتے ہیں

حضرات محترم! اس وقت مجھے بہت اختصار کے ساتھ چند باتیں عرض کرنی ہیں، وہ یہ کہ:

''قادیانیوں اور دوسرے کافروں کے درمیان کیا فرق ہے؟'' سب سے پہلے مجھے اس سوال کا جواب دینا ہے' اور یہ سوال ہمارے بہت سے بھائیوں کے ذہن کا کانٹا بنا ہوا ہے' وہ سوال یہ ہے کہ مان لیا جائے کہ قادیانی غیر مسلم ہیں لیکن دنیا میں غیر مسلم تو اور بھی بہت ہیں' مثلاً: یہودی' عیسائی' ہندو' سکھ، فلاں ہیں' فلاں ہیں..... لیکن یہ کیا بات ہے کہ قادیانیوں کا مقابلہ کرنے کے لئے ایک مستقل تنظیم اور مستقل جماعت موجود ہے جس کا نام ''عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت'' ہے' جس نے یہ فرض اپنے ذمہ لے رکھا ہے، کہ جہاں جہاں قادیانی پہنچے ہیں' یہ بھی اللہ تعالیٰ کی نصرت و مدد سے اپنے مسلمان بھائیوں کے تعاون کے ساتھ وہاں پہنچتے ہیں اور قادیانیوں کو بے نقاب کرتے ہیں، کسی اور کافر فرقہ کے مقابلے میں ایسی مستقل اور عالمی تنظیم موجود نہیں' تو آخر کیا بات ہے کہ امام العصر مولانا محمد انور شاہ کشمیریؒ سے لے کر شیخ الاسلام مولانا محمد یوسف بنوریؒ تک اور امیر شریعت سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ سے لے کر حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ تک سب اکابر نے قادیانی کفر کو اتنی اہمیت دی اور اس کے تعاقب کے لئے عالمی سطح کی تنظیم ''عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت'' قائم کی۔

سوال کا خلاصہ یہ ہے کہ قادیانیوں اور دوسرے غیر مسلموں میں کیا فرق ہے؟

اس کا جواب عرض کرنے سے پہلے ایک مثال پیش کرتا ہوں: آپ کو معلوم ہے کہ شریعت میں شراب ممنوع ہے' شراب کا پینا' اس کا بنانا اور اس کا بیچنا تینوں حرام ہیں' اور یہ بھی معلوم ہے کہ شریعت میں خنزیر حرام اور نجس العین ہے' اس کا گوشت' کھانا' فروخت کرنا' لینا دینا قطعی حرام ہے' یہ مسئلہ سب کو معلوم ہے' اب ایک آدمی وہ ہے جو شراب کو شراب کہہ کر فروخت کرتا ہے' بلاشبہ یہ جرم ہے' لیکن اگر کوئی آدمی شراب کو زمزم کہہ کر بیچتا ہے' مجرم دونوں ہیں' لیکن ان دونوں مجرموں کے درمیان کیا فرق ہے؟ وہ آپ خوب سمجھتے ہیں' اسی طرح ایک آدمی خنزیر فروخت کرتا ہے مگر اس کو خنزیر کہہ کر فروخت کرتا ہے' وہ صاف صاف کہتا ہے کہ یہ خنزیر کا گوشت ہے جس کو لینا ہے' لے جائے اور جو نہیں لینا چاہتا نہ لے' یہ شخص خنزیر بیچنے کا مجرم ہے' لیکن اس کے مقابلے میں ایک اور شخص ہے جو خنزیر اور کتے کے گوشت کو بکری' کا گوشت کہہ کر فروخت کرتا ہے' مجرم وہ بھی ہے اور مجرم یہ بھی' مجرم دونوں ہیں لیکن ان دونوں کے جرم کی نوعیت میں زمین و آسمان

کا فرق ہے' ایک حرام کو بیچتا ہے' حرام کے نام سے' جس کے نام سے بھی مسلمان کو گھن آتی ہے' اور دوسرا حرام کو بیچتا ہے حلال کے نام سے' جس سے ہر شخص کو دھوکا ہوسکتا ہے اور وہ اس کے ہاتھ سے خنزیر کا گوشت خرید کر اور اسے حلال اور پاک سمجھ کر کھا سکتا ہے، پس جو فرق خنزیر کو خنزیر کہہ کر بیچنے والے اور خنزیر کو بکری یا دنبہ کہہ کر بیچنے والے کے درمیان ہے' ٹھیک وہی فرق یہودیوں' عیسائیوں' ہندوؤں' سکھوں کے درمیان اور قادیانیوں کے درمیان ہے۔ اب آپ توجہ فرمائیں انشاء اللہ مسئلہ واضح اور آسان ہو جائے گا۔

کفر کیا ہے؟ کفر کی مختلف نوعیتیں ہیں:

کفر ہر حال میں کفر ہے' اسلام کی ضد ہے لیکن دنیا کے دوسرے کافر اپنے کفر پر اسلام کا لیبل نہیں لگاتے اور لوگوں کے سامنے اپنے کفر کو اسلام کے نام سے پیش نہیں کرتے مگر قادیانی اپنے کفر پر اسلام کا لیبل لگاتے ہیں اور مسلمانوں کو دھوکا دیتے ہیں کہ (قادیانیت ہی) اسلام ہے۔

یہ میں نے عام فہم انداز میں بات سمجھائی ہے' اب علمی انداز میں اس بات کو سمجھاتا ہوں' یوں تو کفر کی بہت سی قسمیں ہیں مگر کفر کی تین قسمیں بالکل ظاہر ہیں' ایک کافر وہ ہے جو اعلانیہ کافر ہو' ایک کافر وہ ہے جو اندر سے کافر ہو اور اوپر سے اپنے آپ کو مسلمان کہے اور ایک کافر وہ ہے جو اپنے کفر کو اسلام ثابت کرنے کی کوشش کرے' پہلی قسم کے کافر کو مطلق کافر کہتے ہیں' اس میں یہودی' عیسائی اور ہندو وغیرہ سب داخل ہیں' مشرکین مکہ بھی اسی میں داخل تھے' یہ کھلے کافر ہیں' دوسری قسم والے کو منافق کہتے ہیں جو زبان سے ''لا الہ الا اللہ'' کہتا ہے مگر دل کے اندر کفر چھپاتا ہے' ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

> اِذَا جَآءَکَ الْمُنَافِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّکَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ۔ ''منافق جب آپ کے پاس آتے ہیں' تو کہتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔'' ''وَاللّٰهُ یَعْلَمُ اِنَّکَ لَرَسُوْلُهٗ'' اللہ تعالیٰ جانتے ہیں کہ آپ واقعی اللہ کے رسول ہیں:'' وَاللّٰهُ یَشْهَدُ اِنَّ الْمُنَافِقِیْنَ لَکٰذِبُوْنَ ۔'' ''اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ منافق قطعاً جھوٹے ہیں''۔

منافقوں کا کفر عام کافروں سے بڑھ کر ہے' کیونکہ انہوں نے کفر اور جھوٹ کو جمع کیا' پھر یہ کہ انہوں نے کلمہ طیبہ ''لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' پڑھ کر کفر اور جھوٹ کا ارتکاب کیا۔

حضرت امام شافعیؒ فرمایا کرتے تھے کہ میں ابراہیم بن علیہ کا ہر چیز میں مخالف ہوں' حتی کہ اگر وہ ''لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' پڑھے' اس میں بھی اس کا مخالف ہوں' مطلب یہ کہ بعض لوگ جھوٹ میں اس حد تک بڑھ جاتے ہیں کہ وہ کلمہ طیبہ میں بھی جھوٹ بولتے ہیں' اگر وہ ''لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' پڑھیں' تب بھی وہ جھوٹے ہیں اور ان کا کلمہ پڑھنا بھی جھوٹ کے اظہار کا ایک ذریعہ ہے' جیسا کہ آج کل کے قادیانی اور مرزائی بھی ایسے ہی کرتے ہیں، ان منافقوں سے بڑھ کر تیسری قسم والوں کا جرم ہے کہ وہ کافر ہیں مگر اپنے کفر کو اسلام کہتے ہیں' ہے خالص کفر' لیکن اس کو اسلام کے نام سے پیش کرتے ہیں بلکہ قرآن کریم کی آیات، احادیث طیبہ، صحابہ کرام کے ارشادات سے اور بزرگان دین کے اقوال سے من مانی تفسیر کر کے اپنے کفر کو اسلام ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں' ایسے لوگوں کو شریعت کی اصطلاح میں ''زندیق'' کہا جاتا ہے' پس یہ کل تین ہوئے' ایک کھلا کافر' دوسرا منافق' تیسرا زندیق...... حاصل یہ ہوا کہ کافر وہ ہے جو ظاہر و باطن سے خدا اور رسول کا منکر یا اعلانیہ کفر کا مرتکب ہو۔

منافق: جو اپنے دل کے اندر کفر چھپائے ہوئے ہو اور زبان سے جھوٹ موٹ کلمہ پڑھتا ہو۔

زندیق: جو اپنے کفر پر اسلام کا ملمع کرے اور اپنے کفر کو عین اسلام ثابت کرنے کی کوشش کرے۔

ائمہ اربعہؒ کے نزدیک مرتد کی سزا:

اب ایک مسئلہ اور سمجھئے' ہماری کتابوں میں مسئلہ لکھا ہے اور چاروں فقہاء کا اتفاق ہے کہ جو شخص اسلام میں داخل ہو کر مرتد ہو جائے' نعوذ باللہ ثم نعوذ باللہ! اسلام سے پھر جائے' اس کے بارے میں حکم یہ ہے کہ اس کو تین دن کی مہلت دی جائے' اس کے شبہات دور کرنے کی کوشش کی جائے' اسے سمجھایا جائے اگر بات اس کی سمجھ میں آ جائے اور وہ دوبارہ اسلام میں داخل ہو جائے تو بہت اچھا ہے ورنہ اللہ تعالیٰ کی زمین کو اس کے وجود سے پاک کر دیا جائے' یہ مسئلہ قتل مرتد کا مسئلہ کہلاتا ہے اور اس میں ہمارے ائمہ دین میں سے کسی کا اختلاف نہیں ہے' تمام مہذب ملکوں' حکومتوں اور مہذب قوانین میں باغی کی سزا موت ہے اور اسلام کا باغی وہ ہے جو اسلام سے مرتد ہو جائے! اس لئے اسلام میں مرتد کی سزا موت ہے' لیکن اس میں بھی اسلام نے رعایت دی ہے'

دوسرے لوگ باغیوں کو کوئی رعایت نہیں دیتے' گرفتار ہونے کے بعد اگر اس پر بغاوت کا جرم ثابت ہو جائے تو سزائے موت نافذ کر دیتے ہیں' وہ ہزار معافی مانگے' توبہ کرے اور قسمیں کھائے کہ آئندہ بغاوت کا جرم نہیں کروں گا' اس کی ایک نہیں سنی جاتی اور اس کی معافی ناقابل قبول سمجھی جاتی ہے' اسلام میں بھی باغی یعنی مرتد کی سزا قتل ہے' مگر پھر بھی اتنی رعایت ہے کہ تین دن کی مہلت دی جاتی ہے' اس کو تلقین کی جاتی ہے کہ توبہ کر لے' معافی مانگ لے تو سزا سے بچ جائے گا' افسوس ہے کہ پھر بھی اسلام میں مرتد کی سزا پر اعتراض کیا جاتا ہے' اگر امریکا کے صدر کا باغی حکومت کا تختہ الٹنے کی کوشش کرے اور وہ اس سازش میں پکڑا جائے تو اس کی سزا موت ہے' اس پر کسی کو اعتراض نہیں' روس کی حکومت کا تختہ الٹنے والا پکڑا جائے یا کسی بھی حکومت کے خلاف بغاوت کرنے والا پکڑا جائے تو اس کی سزا موت ہے اور اس پر دنیا کے کسی مہذب قانون اور کسی مہذب عدالت کو کوئی اعتراض نہیں' لیکن تعجب ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے باغی پر اگر سزائے موت جاری کی جائے تو لوگ کہتے ہیں کہ یہ سزا نہیں ہونی چاہئے' اسلام تو مرتد کو پھر بھی رعایت دیتا ہے کہ اسے تین دن کی مہلت دی جائے' اس کے شبہات دور کئے جائیں اور کوشش کی جائے کہ وہ دوبارہ مسلمان ہو جائے معافی مانگ لے تو کوئی بات نہیں، اس کو معاف کر دیا جائے گا لیکن اگر تین دن کی مہلت اور کوشش کے بعد بھی وہ اپنے ارتداد پر اڑا رہے توبہ نہ کرے تو اللہ تعالیٰ کی زمین کو اس کے وجود سے پاک کر دیا جاتا ہے' کیونکہ یہ ناسور ہے' خدانہ کرے کسی کے ہاتھ میں ناسور ہو جائے تو ڈاکٹر اس کا ہاتھ کاٹ دیتے ہیں' اگر انگلی میں ناسور ہو جائے تو انگلی کاٹ دیتے ہیں اور سب دنیا جانتی ہے کہ یہ ظلم نہیں بلکہ شفقت ہے کیونکہ اگر ناسور کو نہ کاٹا گیا تو اس کا زہر پورے بدن میں سرایت کر جائے گا' جس سے موت یقینی ہے' پس جس طرح پورے بدن کو ناسور کے زہر سے بچانے کے لئے ناسور کو کاٹ دینا دانائی اور عقلمندی ہے' اسی طرح ارتداد بھی ملت اسلامیہ کے لئے ایک ناسور ہے' جب مرتد کو توبہ کی تلقین کی گئی' اس کے باوجود اس نے اسلام میں دوبارہ آنے کو پسند نہیں کیا تو اس کا وجود ختم کر دینا ضروری ہے' ورنہ اس کا زہر رفتہ رفتہ ملت اسلامیہ کے پورے بدن میں سرائیت کر جائے گا۔ الغرض مرتد کا حکم ائمہ اربعہ کے نزدیک اور پوری امت کے علماء کرام اور فقہاء عظام کے نزدیک یہی ہے جو میں عرض کر چکا ہوں' اسی میں امت کی سلامتی ہے۔ یہ تو مرتد کا حکم تھا اب سنیں زندیق کا کیا حکم۔

زندیق کا حکم:

زندیق اسے کہتے ہیں جو اپنے کفر کو اسلام ثابت کرے، اس کا معاملہ مرتد سے بھی زیادہ سنگین ہے' امام شافعیؒ اور مشہور روایت میں امام احمدؒ فرماتے ہیں کہ اس کا حکم بھی مرتد کا ہے' یعنی اس کو موقع دیا جائے کہ وہ توبہ کر لے' اگر تین دن میں اس نے توبہ کر لی تو اس کو چھوڑ دیا جائے گا اور اگر اس نے توبہ نہ کی تو یہ واجب القتل ہے' پس ان حضرات کے نزدیک تو مرتد اور زندیق دونوں کا ایک ہی حکم ہے' لیکن امام مالکؒ فرماتے ہیں: ''لا اقبل توبة الزنديق'' میں زندیق کی توبہ نہیں قبول کروں گا' مطلب یہ ہے کہ کسی شخص کے بارے میں اگر پتا چل جائے کہ یہ زندیق ہے' اپنے کفر کو اسلام ثابت کرتا ہے اور پکڑا جائے' پھر کہے کہ جی! میں توبہ کرتا ہوں' آئندہ میں ایسی حرکت نہیں کروں گا' تو اس کی توبہ کا قبول کرنا' نہ کرنا اللہ تعالیٰ کا کام ہے' ہم تو اس پر قانونی سزا نافذ کریں گے' اس کے وجود کو باقی نہیں رکھیں گے' جیسے زنا کی سزا توبہ سے معاف نہیں ہوتی' بہر حال اس پر سزا جاری کی جاتی ہے چاہے آدمی توبہ ہی کر لے' یا جیسا کہ چوری کرنے پر ہاتھ کاٹنے کی سزا ملتی ہے اور یہ سزا توبہ سے معاف نہیں ہوتی' کوئی شخص چوری کرنے اور پکڑے جانے کے بعد توبہ کر لے تب بھی اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا' اسی طرح امام مالکؒ فرماتے ہیں: ''لا اقبل توبة الزنديق'' کہ میں زندیق کی توبہ قبول نہیں کرتا' یعنی زندیق کی سزا توبہ سے معاف نہیں ہوگی' اس پر سزائے موت لازماً جاری کی جائے گی' خواہ ہزار بار توبہ کر لے اور اس طرح کی ایک روایت ہمارے امام ابوحنیفہؒ سے اور امام احمد بن حنبلؒ سے بھی منقول ہے' لیکن درمختار' شامی اور فقہ کی دوسری کتابوں میں ہے کہ اگر کوئی زندیق ازخود آ کر توبہ کر لے' مثلاً کسی کو پتا نہیں تھا کہ یہ زندیق ہے' اس نے خود ہی اپنے زندقہ کا اظہار کیا اور اس نے توبہ بھی کی تو اس کی توبہ قبول کی جائے گی' اسی طرح اگر یہ تو معلوم تھا کہ یہ زندیق ہے مگر اس کو گرفتار نہیں کیا گیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے اس کو ہدایت دے دی اور وہ اپنے آپ آ کر تائب ہو گیا اور اپنے زندقہ سے توبہ کر لی' جیسے کوئی مرزائی آئے اور کہے کہ جی! میں مرزائیت سے توبہ کرتا ہوں تو اس کی توبہ قبول کی جائے گی اور اس پر سزائے ارتداد جاری نہیں کی جائے گی' لیکن اگر گرفتاری کے بعد توبہ کرتا ہے تو توبہ قبول نہیں کی جائے گی' چاہے سو مرتبہ توبہ کرے' سزائے ارتداد اس پر نافذ کی جائے گی۔

کفر کو اسلام ثابت کرنا زندقہ ہے:

تو مرتد کے لئے توبہ کی تلقین کا حکم ہے' اگر وہ توبہ کرلے تو سزا سے بچ جائے گا لیکن زندیق کے بارے میں امام مالکؒ امام ابوحنیفہؒ اور ایک روایت میں امام احمدؒ فرماتے ہیں کہ اس کی توبہ قبول نہیں' کیونکہ اس نے زندقہ کے جرم کا ارتکاب کیا ہے' یعنی کفر کو اسلام ثابت کرنے کی کوشش کی ہے' کتے کا گوشت بکری کے نام سے فروخت کیا ہے' شراب پر زمزم کا لیبل چپکایا ہے' یہ جرم ناقابل معافی ہے' اس پر قتل کی سزا ضرور جاری ہوگی' تو یہ بات اچھی طرح سمجھ لیجئے کہ مرزائی زندیق ہیں' کیونکہ اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ کافر ہیں' قطعاً کافر ہیں' جیسے کلمہ طیبہ: ''لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' میں شک نہیں کہ یہ ہمارا کلمہ ہے اور جو اس میں شک کرے وہ مسلمان نہیں' اسی طرح مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی ذریت کے کافر ہونے میں بھی کوئی شبہ نہیں' کوئی شک نہیں اور جو ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی مسلمان نہیں' اس وقت مجھے یہ نہیں بتانا ہے کہ وہ کیوں کافر ہیں؟ ان کے کافر ہونے کی وجوہات کیا ہیں؟ مجھے تو یہ بتانا ہے کہ وہ کافر اور پکے کافر ہونے کے باوجود اپنے کفر کو اسلام کے نام سے پیش کرتے ہیں' کہتے ہیں کہ جی! ہم تو ''جماعت احمدیہ'' ہیں' ہم تو مسلمان ہیں' لندن میں اپنی بستی کا نام رکھا ہے: ''اسلام آباد'' اور کہتے ہیں کہ جی ہم تو اسلام کی تبلیغ کرتے ہیں' جب بھی کسی مسلمان سے بات کرتے ہیں تو یہ کہہ کر دھوکا دیتے ہیں کہ جی! مولوی تو ویسے باتیں کرتے ہیں' دیکھو ہم نماز پڑھتے ہیں' روزے رکھتے ہیں' یہ کرتے ہیں وہ کرتے ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین سمجھتے ہیں' جی! ہمارے تو شرائط بیعت میں لکھا ہوا ہے' اس میں لکھا ہوا ہے کہ میں صدق دل سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین مانتا ہوں۔

مرزائی کیوں زندیق ہیں؟

تو مرزائی زندیق ہیں کیونکہ وہ اپنے کفر پر اسلام کو ڈھالتے ہیں' وہ شراب اور پیشاب پر نعوذ باللہ زمزم کا لیبل چپکاتے ہیں' وہ کتے کا گوشت حلال ذبیحہ کے نام پر فروخت کرتے ہیں' ساری دنیا جانتی ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں اور یہ مسلمانوں کا وہ عقیدہ ہے' جس میں شک وشبہ کی کوئی گنجائش نہیں' حجۃ الوداع کے موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا:

''اَیُّھَا النَّاسُ! اَنَا آخِرُ الْاَنْبِیَاءِ وَاَنْتُمْ آخِرُ الْاُمَمِ۔''

''لوگو! میں آخری نبی ہوں اور تم آخری امت ہو۔''

دوسو سے زائد احادیث ایسی ہیں' جن میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف عنوانات سے' مختلف طریقوں سے' مختلف اسلوبوں سے' مختلف انداز سے ختم نبوت کا مسئلہ سمجھایا کہ حضور ﷺ کے بعد کوئی نیا نبی نہیں' حضور ﷺ کے بعد کسی کو نبوت نہیں دی جائے گی۔

ختم نبوت کا مفہوم:

ختم نبوت کا یہ مطلب نہیں کہ پہلے کا کوئی نبی زندہ نہیں رہا' اگر بالفرض پہلے کے سارے نبی آ جائیں' حضور کے زمانے میں اور آ کر حضور ﷺ کے خادم بن جائیں' حضور ﷺ پھر بھی آخری نبی ہیں' کیونکہ آپ ﷺ کے بعد کسی کو نبوت نہیں دی گئی' انبیاء کرام کے ناموں کی جو فہرست اللہ تعالیٰ کے علم میں تھی' اس میں آخری نام آپ ﷺ کا تھا' آپ ﷺ کی تشریف آوری سے انبیاء کرام کی وہ فہرست مکمل ہوگئی۔

آخری نبی اور آخری اولاد کا مفہوم:

جس بچے کو ماں باپ کی آخری اولاد کہا جائے' اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنے ماں باپ کے ہاں سب اولاد کے بعد پیدا ہوا' اس کے بعد کوئی بچہ ان ماں باپ کے ہاں پیدا نہیں ہوا' آخری اولاد کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ وہ سب اولاد کے بعد تک زندہ بھی رہے' کبھی ایسا ہوتا ہے کہ پیدا بعد میں ہوتا ہے لیکن انتقال اس کا پہلے ہو جاتا ہے' اس کے باوجود آخری اولاد کہلاتا ہے' آپ نے کہتے ہوئے سنا ہوگا کہ میری آخری اولاد وہ بچہ تھا جو انتقال کر گیا۔

آخری نبی یا خاتم النبیین کے معنی یہ ہیں کہ حضور ﷺ کے بعد کسی شخص کے سر پر تاج نبوت نہیں رکھا جائے گا' اب کوئی شخص نبوت کی مسند پر قدم نہیں رکھے گا' جو پہلے نبی بنا دیئے گئے ان پر تو ہمارا پہلے سے ایمان ہے' وہ ہمارے ایمان میں پہلے سے داخل ہیں' حضور ﷺ آخری نبی ہیں کہ آپ کے بعد کوئی شخص خلعت نبوت سے سرفراز نہیں ہوگا اور نہ امت کو ایسے نبی پر ایمان لانا ہوگا۔

خاتم النبیین کے مفہوم میں قادیانیوں کا دجل:

لیکن قادیانی/مرزائی کہتے ہیں کہ خاتم النبیین کا یہ مطلب نہیں کہ آپ آخری نبی ہیں' نہ یہ کہ آپ کے بعد نبوت کا دروازہ بند ہے' بلکہ مطلب یہ ہے کہ آئندہ حضور ﷺ کی مہر سے نبی بنا کریں گے' ٹھپا لگتا ہے اور نبی بنتا ہے (حماقت تو دیکھئے کہ حضور ﷺ کے ٹھپے سے چودہ سو سال کی امت میں نبی بنا بھی تو صرف ایک اور وہ بھی بھینگا اور کانا...... حضور ﷺ کی مہر نے صرف

ایک نبی بنایا اور وہ بھی صرف قادیانی اعور دجال نعوذ باللہ!)

الغرض خاتم النبیین کے معنی یہ تھے کہ حضور ﷺ آخری نبی ہیں' آپ کی آمد سے نئے نبیوں کی آمد بند ہوگئی' ان پر مہر لگ گئی' اب کوئی نیا نبی نہیں بنے گا' لفافہ بند کر کے لفافے پر مہر لگا دیتے ہیں' جس کو "سیل کرنا" (To Seal Something) کہتے ہیں' ختم کے معنی "سیل کردینا" خاتم النبیین کے معنی یہ ہیں کہ آپ کی آمد سے نبیوں کی فہرست سربمہر کردی گئی' اب نہ تو اس فہرست سے کسی کو نکالا جاسکتا ہے' اور نہ اس میں کسی اور کا نام داخل کیا جاسکتا ہے' لیکن مرزائیوں نے اس میں یہ تحریف کی کہ خاتم النبیین کے معنی ہیں' نبوت کے پروانوں کی تصدیق کرنے والا' یہ کہتے ہیں کہ وہ جو کاغذ پر دستخط کر کے محکمے والے مہر لگا دیا کرتے ہیں کہ کاغذ کی تصدیق ہوگئی' حضور ﷺ بھی انہی معنوں میں خاتم النبیین ہیں' یعنی نبیوں کے پروانوں پر مہر لگا لگا کر نبی بناتے ہیں' پہلے نبوت اللہ تعالیٰ خود دیا کرتے تھے' لیکن اب یہ محکمہ اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کے سپرد کر دیا کہ حضور ﷺ مہریں لگائیں اور نبی بنائیں۔

یہ ہے "زندقہ" کہ نام اسلام کا لیتے ہیں' لیکن اپنے کفریہ عقائد پر قرآن کریم کی آیات کو ڈھالتے ہیں' اسی طرح ان کے بہت سے کفریہ عقائد ہیں' جن کو یہ اسلام کے نام سے پیش کرتے ہیں' کہنا یہ ہے کہ مرزائی "زندیق" ہیں کہ عقائد ایسے رکھتے ہیں' جو اسلام کی رو سے خالص کفر ہیں' لیکن یہ اپنے کفریہ عقائد کو اسلام کا نام دیتے ہیں' اور قرآن وحدیث کو اپنے کفریہ عقائد پر ڈھالنے کے لئے ان کی تحریف کرتے ہیں' اگر یہ لوگ اپنے دین ومذہب کو اسلام کا نام نہ دیتے بلکہ صاف صاف کہہ دیتے کہ ہمارا اسلام سے کوئی تعلق نہیں تو واللہ العظیم ہمیں ان کے بارے میں اس قدر متفکر ہونے کی ضرورت نہ ہوتی۔

بہائی مذہب:

دنیا میں بہائی ٹولہ بھی موجود ہے' وہ ایران کے بہاء اللہ کو رسول مانتا ہے' ہم ان کو بھی کافر سمجھتے ہیں' لیکن انہوں نے صاف صاف کہہ دیا کہ اسلام کے ساتھ ہمارا کوئی واسطہ نہیں' ہمارا دین اسلام سے الگ ہے' سو بات ختم ہوگئی' جھگڑا ختم ہوگیا' لیکن قادیانی اپنے تمام کفریات کو اسلام کے نام سے پیش کر کے مسلمانوں کو دھوکا دیتے ہیں' اس لئے یہ صرف کافر اور غیر مسلم ہی نہیں بلکہ مرتد اور زندیق ہیں' مسلمانوں کی غیر مسلموں کے ساتھ صلح ہوسکتی ہے مگر کسی مرتد اور زندیق سے کبھی

صلح نہیں ہو سکتی۔

قادیانیوں کو مسلمان کہلانے کا کیا حق ہے؟

قادیانیوں کو یہ حق آخر کس نے دیا ہے کہ وہ مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی اور رسول مانیں اور پھر اسلام کا دعویٰ بھی کریں؟ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کلمہ کو منسوخ کر کے آپ ﷺ کی جگہ مرزا غلام احمد قادیانی ملعون کو محمد رسول اللہ کی حیثیت سے دنیا کے سامنے پیش کریں' اس کا کلمہ جاری کریں' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وحی (قرآن کریم) کے بجائے مرزا کی وحی کو واجب الاتباع اور مدارِ نجات قرار دیں اور پھر ڈھٹائی کے ساتھ یہ بھی کہیں کہ ہم مسلمان ہیں اور غیر احمدی کافر ہیں' مرزا بشیر احمد قادیانی لکھتا ہے:

> ''ہر ایک ایسا شخص جو موسیٰ کو تو مانتا ہے مگر عیسیٰ کو نہیں مانتا یا عیسیٰ کو مانتا ہے مگر محمد کو نہیں مانتا یا محمد کو مانتا ہے پر مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو نہیں مانتا وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔''
>
> (کلمۃ الفصل ص:۱۱۰)

قادیانیوں کا کلمہ:

قادیانی دعویٰ کرتے ہیں کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دو مرتبہ دنیا میں آنا مقدر تھا' پہلی مرتبہ آپ ﷺ مکہ مکرمہ میں آئے اور آپ کی یہ بعثت تیرہ سو سال تک رہی' چودھویں صدی کے شروع میں آپ مرزا قادیانی کے روپ میں قادیان میں دوبارہ مبعوث ہوئے' اس لئے ان کے نزدیک غلام احمد قادیانی خود محمد رسول اللہ ہے اور کلمہ طیبہ میں ''محمد رسول اللہ'' سے مراد ''مرزا قادیانی'' لیتے ہیں' چنانچہ مرزا بشیر احمد لکھتا ہے:

> ''مسیح موعود (مرزا قادیانی) خود محمد رسول اللہ ہیں' جو اشاعت اسلام کے لئے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے' اس لئے ہم کو کسی نئے کلمہ کی ضرورت نہیں' ہاں! اگر محمد رسول اللہ کی جگہ کوئی اور آتا تو ضرورت پیش آتی۔''
>
> (کلمۃ الفصل:۱۵۸)

گویا ''لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' کے معنی ان کے نزدیک ہیں: ''لا الٰہ الا اللہ مرزا رسول اللہ'' (نعوذ باللہ) جو دوبارہ قادیان میں آیا ہے۔

مرزا بشیر احمد قادیانی لکھتا ہے:

"ہمارے نزدیک مرزا خود محمد رسول اللہ ہے اور ہم مرزا کو محمد رسول اللہ مان کر اس کا کلمہ پڑھتے ہیں' اس لئے ہمیں نیا کلمہ بنانے کی ضرورت نہیں۔"

قادیانی محمد رسول اللہ ﷺ کے دین کو کفر کہتے ہیں:

کہنا یہ ہے کہ انہوں نے نبی الگ بنایا' قرآن الگ بنایا (جس کا نام تذکرہ ہے اور جس کی حیثیت مرزائیوں کے نزدیک وہی ہے جو مسلمانوں کے نزدیک توراۃ' انجیل' زبور اور قرآن کریم کی ہے) امت الگ بنائی' شریعت الگ بنائی کلمہ الگ بنایا وہ اپنے دین کا نام اسلام رکھتے ہیں...... اور ہمارے دین کا نام کفر رکھتے ہیں' حضور محمد ﷺ کا لایا ہوا دین قادیانیوں کے نزدیک (نعوذ باللہ) کفر ہو گیا اور مرزا کا دین ان کے نزدیک اسلام ہے' ہم قادیانیوں سے پوچھتے ہیں کہ تم ہمیں جو کافر کہتے ہو' ہم نے محمد ﷺ کے دین کی کس بات کا انکار کیا ہے؟ کیا مرزا کے آنے سے محمد ﷺ کا دین کفر بن گیا؟ مرزا سے پہلے تو رسول اللہ کا دین اسلام کہلاتا تھا اور اس کو ماننے والے مسلمان کہلاتے تھے' لیکن مرزا آیا اور اس کی سبز قدمی سے محمد رسول اللہ کا دین کفر بن گیا اور اس کے ماننے والے کافر کہلائے۔ (العیاذ باللہ)

اس سے بڑھ کر غضب کیا ہو سکتا ہے؟ مرزا کے دو جرم ہوئے: ایک یہ کہ نبوت کا دعویٰ کر کے ایک نیا دین ایجاد کیا اور اس کا نام اسلام رکھا' دوسرا جرم یہ کہ محمد رسول اللہ ﷺ کے لائے ہوئے دین کو کفر کہا' مرزا کے دین کے ماننے والے مسلمان اور محمد رسول اللہ ﷺ کے ماننے والے ان کے نزدیک کافر......

مجھے بتایئے! کہ کیا کسی یہودی' عیسائی' ہندو' سکھ یا کسی چوہڑے چمار نے' کسی پارسی مجوسی نے اس جرم کا ارتکاب کیا ہے؟ اب تو آپ کی سمجھ میں آ گیا ہو گا کہ مرزا قادیانی اور مرزائیوں کا کفر کس قدر بدترین ہے' اور یہ دنیا بھر کے کافروں سے بدتر کافر ہیں۔

مسلمانوں کا قادیانیوں سے رعایتی سلوک:

یہ زندیق ہیں جو اسلام کو کفر اور کفر کو اسلام کہتے ہیں اور شریعت کے مطابق زندیق واجب القتل ہوتا ہے' یہ قادیانیوں کے ساتھ ہماری رعایت ہے کہ ان کو زندہ رہنے کا حق دیا ہے' یہ دنیا میں

شور مچاتے ہیں کہ پاکستان میں ہم پر ظلم ہو رہا ہے' یہ حکومت پاکستان کی شرافت سے ناجائز فائدہ اٹھا رہے ہیں' حکومت نے ان پر کوئی پابندی نہیں لگائی' ان کو صرف یہ کہا کہ تم محمد رسول اللہ کے دین کو کفر اور اپنے باطل نظریہ کو اسلام نہ کہو' قادیانیوں پر اس سے زیادہ اور کوئی پابندی نہیں لگائی۔

مرزائیو! فتویٰ کی رو سے تم واجب القتل ہو' حکومت پاکستان نے تمہیں رعایت دے رکھی ہے' تم حکومت پاکستان کے بڑے بڑے عہدوں پر فائز ہو' اس کے باوجود کبھی اقوام متحدہ میں' کبھی یہودیوں اور عیسائیوں اور نہ معلوم کن کن لوگوں کی عدالتوں میں تم فریاد کرتے ہو کہ حکومت پاکستان نے ہمارے حقوق غصب کر لئے ہیں' حکومت پاکستان نے تمہارے کیا حقوق غصب کئے ہیں؟ ہم نے تمہارا کیا قصور کیا ہے؟ پاکستان کی حکومت نے تمہارا کیا بگاڑا ہے؟ تم سے صرف یہ کہا گیا ہے کہ کلمہ طیبہ "لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ" ہمارا ہے اور مسلمانوں کا حق ہے، ہم کیسے اجازت دیں کہ اس کو تم اپنا کہو یہ ممکن ہی نہیں؟ ہم کیسے اجازت دے سکتے ہیں کہ تم دین محمدی کے باغی ہو کر اس کو اپنا باور کراؤ یہ ہرگز نہیں ہو سکتا؟ ہم کیسے اجازت دے سکتے ہیں کہ تم اپنے کفر اور زندقہ کو اسلام کے نام سے پھیلاؤ؟

تمہارے منہ سے "لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ" کے منافقانہ الفاظ ادا ہونا ہمارے کلمہ طیبہ کی توہین ہے' ہمارے نبی کی توہین ہے' ہمارے اسلام کی توہین ہے' ہم تمہیں اس توہین کی اجازت کس طرح دیں؟ تم کلمہ پڑھ کر مسلمانوں کو دھوکا دیتے ہو اور ہم اس کے جواب میں وہی کہتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے منافقین کے بارے میں ارشاد فرمایا:

"واللہ یشھد ان المنافقین لکاذبون"

ترجمہ: "اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ وہ جھوٹے ہیں۔"

خلاصہ گفتگو:

اب تک میں ایک ہی سوال کا جواب دے سکا ہوں کہ قادیانیوں اور دوسرے غیر مسلموں میں کیا فرق ہے؟ جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ دوسرے کافر سادے کافر ہیں اور قادیانی صرف کافر اور غیر مسلم نہیں بلکہ وہ مرتد اور زندیق ہیں۔

مرتد اور اس کی نسل کا حکم:

اب میں ایک اور مسئلہ کا ذکر کرتا ہوں:

اصول یہ ہے کہ مرتد کو تین دن کی مہلت کے بعد قتل کر دیا جاتا ہے' لیکن مرتدوں کی ایک جماعت بن جائے' ایک پارٹی بن جائے اور اسلامی حکومت ان پر قابو نہ پا سکے' اس لئے وہ قتل نہ کئے جائیں اور رفتہ رفتہ اصل مرتد مرکھپ جائیں اور ان مرتدوں کی نسل جاری ہو جائے مثال کے طور پر کسی بستی کے لوگوں نے متفقہ طور پر عیسائیت قبول کر لی (نعوذ باللہ) اور عیسائی بن گئے' اب کسی نے ان کو پکڑ کر قتل نہیں کیا یا وہ پکڑ میں نہیں آئے' اس کے بعد یہ لوگ جو خود عیسائی بنے تھے مر کر ختم ہو گئے' پیچھے ان کی نسل رہ گئی جو خود مسلمان سے عیسائی نہیں ہوئی تھی بلکہ انہوں نے اپنے آباؤ اجداد سے عیسائی مذہب لیا تھا' تو مرتد کی صلبی اولاد تو تبعاً مرتد ہے' اصالتاً مرتد نہیں ہے' اس لئے اس کو حبس و ضرب کے ساتھ اسلام لانے پر مجبور کیا جائے گا' مگر قتل نہیں کیا جائے گا اور مرتد کی اولاد کی اولاد نہ اصالتاً مرتد ہے اور نہ تبعاً بلکہ وہ اصلی کافر کہلائے گی' اور ان پر سزائے ارتداد جاری نہیں ہوگی' کیونکہ اولاد کی اولاد مرتد نہیں وہ سادہ کافر ہے' اس لئے اس کا حکم مرتد کا نہیں۔

خلاصہ یہ کہ:

۱:...... جس شخص نے ارتداد اختیار کیا وہ واجب القتل ہے۔

۲:...... مرتد کی صلبی اولاد تبعاً مرتد ہے اصالتاً مرتد نہیں' اس لئے اگر وہ اسلام کو قبول نہ کرے تو واجب الحبس ہے' یعنی اس کو قید کرنا لازم ہے۔

۳:...... اور تیسری پشت میں مرتد کی اولاد کی اولاد سادہ کافر ہے' اس پر مرتد کے احکام جاری نہیں ہوں گے۔

زندیق مرزائی کی نسل کا حکم:

لیکن قادیانیوں کی سو نسلیں بھی بدل جائیں تو ان کا حکم زندیق اور مرتد کا رہے گا' عام کافر کا حکم نہیں ہوگا...... کیوں؟ اس لئے کہ ان کا جو جرم ہے یعنی کفر کو ہی اسلام اور اسلام کو کفر کہنا' یہ جرم ان کی آئندہ نسلوں میں بھی پایا جاتا ہے۔

الغرض قادیانی جتنے بھی ہیں خواہ وہ اسلام کو چھوڑ کر مرتد ہوئے ہوں' قادیانی زندیق بنے ہوں یا وہ ان کے بقول "پیدائشی احمدی" ہوں' قادیانیوں کے گھر میں پیدا ہوئے ہوں اور یہ کفر ان کو ورثے میں ملا ہو' ان سب کا ایک ہی حکم ہے یعنی مرتد اور زندیق کا...... کیونکہ ان کا جرم صرف یہ نہیں کہ وہ اسلام کو چھوڑ کر کافر بنے ہیں بلکہ ان کا جرم یہ ہے کہ دین اسلام کو کفر کہتے

ہیں، اور اپنے کفر کو اسلام کا نام دیتے ہیں اور یہ جرم ہر قادیانی میں پایا جاتا ہے خواہ وہ اسلام کو چھوڑ کر قادیانی بنا ہو یا پیدائشی قادیانی ہو، اس مسئلہ کو خوب سمجھ لیجئے بہت سے لوگوں کو قادیانیوں کی صحیح حقیقت معلوم نہیں۔

قادیانیوں کے بارے میں مسلمانوں کو غیرت سے کام لینا چاہئے:

قادیانیوں کے جرم کی پوری وضاحت میں نے آپ حضرات کے سامنے کردی، اب مجھے آپ حضرات سے ایک بات کہنی ہے، پہلے ایک مثال دوں گا، مثال تو بھدی سی ہے مگر سمجھانے کے لئے مثال سے کام لینا پڑتا ہے۔

ایک باپ کے دس بیٹے تھے، جو اس کے گھر پیدا ہوئے وہ ساری زندگی ان کو اپنا بیٹا کہتا رہا، باپ مر گیا، اس کے انتقال کے بعد ایک غیر معروف شخص اٹھا اور یہ دعویٰ کرنے لگا کہ میں مرحوم کا صحیح بیٹا ہوں، یہ دسوں کے دس لڑکے اس کی ناجائز اولاد ہیں۔

میں یہ مثال فرض کر رہا ہوں اور اس سلسلے میں آپ سے دو باتیں پوچھنا چاہتا ہوں، ایک یہ کہ دنیا کا کوئی صحیح العقل آدمی اس شخص کے دعوے کو قبول کرے گا، یہ غیر معروف مدعی جس نے مرحوم کی زندگی میں کبھی دعویٰ نہیں کیا کہ میں فلاں شخص کا بیٹا ہوں، نہ مرحوم نے اپنی زندگی میں کبھی یہ دعویٰ کیا کہ یہ میرا بیٹا ہے، کیا دنیا کی کوئی عدالت اس شخص کے دعویٰ کو سن کر یہ فیصلہ دے گی کہ یہ شخص مرحوم کا حقیقی بیٹا ہے اور باقی دس لڑکے مرحوم کے بیٹے نہیں؟

دوسری بات مجھے آپ سے یہ پوچھنی ہے کہ یہ شخص جو باپ کے دس بیٹوں کو حرام زادہ کہتا ہے وہ ان کو ان کے باپ کی جائز اولاد تسلیم نہیں کرتا، ان دس لڑکوں کا ردِ عمل اس شخص کے بارے میں کیا ہوگا؟

ان دونوں باتوں کو ذہن میں رکھ کر سنئے! ہم بحمد اللہ! حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہیں، آپ ﷺ کے لائے ہوئے پورے دین کو مانتے ہیں، الحمد للہ! ہم آنحضرت ﷺ کی روحانی اولاد ہیں، یہ بات میں اپنی طرف سے نہیں کہہ رہا بلکہ قرآن کریم کا ارشاد ہے:

"اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِہِمْ" (الاحزاب:۶)

"نبی مومنوں کے ساتھ خود ان کے نفس سے بھی زیادہ تعلق رکھتے ہیں۔"

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی امتی کو اپنی ذات سے اتنا تعلق نہیں جتنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر امتی کی ذات سے تعلق ہے:

"وَاَزْوَاجُه' اُمَّهَاتُهُمْ"

"اور آپ ﷺ کی بیویاں ان کی مائیں ہیں۔"

اور حدیث میں ہے:

"وَهُوَ اَبٌ لَّهُمْ"

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے باپ ہیں۔"

ظاہر بات ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات ہماری مائیں بنیں' چنانچہ ہم سب ان کو "امہات المومنین" کہتے ہیں' ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ ام المومنین خدیجۃ الکبریٰؓ ام المومنین میمونہؓ ام المومنین ام سلمہؓ ہم تمام ازواج مطہرات کے ساتھ ام المومنین کہتے ہیں تو جب یہ ہماری مائیں ہوئیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے روحانی باپ ہوئے' اولاد میں کوئی ماں باپ کا زیادہ فرمانبردار ہوتا ہے کوئی کم' کوئی زیادہ خدمت گزار ہوتا ہے' کوئی کم' کوئی زیادہ ہنرمند ہوتا ہے کوئی کم' کوئی زیادہ سمجھدار اور عقلمند ہوتا ہے کوئی کم...... اولاد ساری ایک جیسی نہیں ہوتی' ان میں فرق ضرور ہوتا ہے' لیکن ساری کی ساری باپ ہی کی اولاد کہلاتی ہے۔

تیرہ صدیوں کے مسلمان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانی اولاد تھے' چودھویں صدی کے شروع میں مرزا غلام احمد قادیانی کھڑا ہوا' اس نے کہا کہ حضور ﷺ کی روحانی اولاد صرف میں ہوں باقی سارے مسلمان کافر ہیں' جس کا مطلب یہ ہے کہ پوری امت کے مسلمان حضور کی روحانی اولاد نہیں بلکہ نعوذ باللہ ناجائز اولاد ہیں' حرام زادے ہیں۔

مجھے معاف کیجئے! میں مرزا غلام احمد قادیانی کے صاف صاف الفاظ نقل کر رہا ہوں' ہم پوری دنیا کی مہذب عدالتوں میں اپنا مقدمہ پیش کر کے کہتے ہیں کہ اگر کسی مجہول النسب کا یہ دعویٰ لائق سماعت نہیں کہ میں مرحوم کا حقیقی بیٹا ہوں' باقی دس کے دس بیٹے ناجائز اولاد ہیں' تو غلام احمد کا یہ ہذیانی دعویٰ کیونکر لائق سماعت ہے کہ وہ (مجہول النسب ہونے کے باوجود) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا روحانی بیٹا ہے اور آنحضرت کی ساری کی ساری امت کافر ہے' ناجائز اولاد ہے' آخر کس جرم میں پوری امت کا رشتہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کاٹ کر ان کو کافر اور ناجائز اولاد

قرار دیا جا رہا ہے‘ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پورے دین کو الف سے لے کر یا تک مانتے ہیں‘ ہم نے اس دین میں کوئی تبدیلی نہیں کی ہم نے کوئی عقیدہ نہیں بدلا‘ عقیدے غلام احمد نے بدلے اور کافر اور حرام زادے پوری امت کو کہا۔

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ فرماتے ہیں کہ ایک قادیانی سے میری گفتگو ہوئی‘ میں نے اس سے کہا کہ تیرہ صدیوں سے مسلمان چلے آتے تھے‘ مرزا غلام احمد قادیانی کے دعوی پر ہمارا تمہارا اختلاف ہوا اور چودھویں صدی سے یہ اختلاف شروع ہوا‘ اب میں آپ سے انصاف کی بات کہتا ہوں کہ اگر ہمارے عقیدے تیرہ صدیوں کے مسلمان کے مطابق ہیں تو تم ان کو مان لو اور غلام احمد کو چھوڑ دو اور اگر تمہارے عقیدے تیرہ صدیوں کے مسلمانوں کے مطابق ہیں تو ہم تم کو سچا مان لیں گے‘ لیجئے ہمارا اختلاف فوراً ختم ہو سکتا ہے‘ یہ انصاف کی بات ہے اور دونوں فریقوں کے لئے برابر کی بات ہے‘ وہ قادیانی سیالکوٹ کا پنجابی تھا‘ میری بات سن کر کہنے لگا ’’جی سچی بات یہ ہے کہ اسی تاں مرزا صاحب توں سوا باقی ساریاں نوں جھوٹے سمجھنے آں‘‘ یعنی سچی بات تو یہ ہے کہ ہم تو مرزا صاحب کے سوا باقی سب کو جھوٹا سمجھتے ہیں‘ اب آپ سمجھ گئے ہوں گے‘ مرزا یہ جھوٹا دعویٰ کرتا ہے کہ صرف میں حضور ﷺ کا روحانی بیٹا ہوں‘ باقی سب مسلمان ناجائز اولاد ہیں اور یہ شخص اپنے آپ کو روحانی بیٹا کہہ کر پوری دنیا کو گمراہ کر رہا ہے۔

میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ اگر ان دس بیٹوں کا حرام زادہ ہونا کوئی شخص تسلیم نہیں کرے گا جو اس کے گھر پیدا ہوئے‘ اس کی بیوی سے پیدا ہوئے اور ایک غیر معروف اور مجہول النسب آدمی‘ جس کے بارے میں کچھ پتا نہیں کہ وہ کس میراثی کی اولاد ہے‘ اگر وہ آ کر ایسا دعویٰ کرے گا تو کوئی اس کے دعویٰ کو نہیں سنے گا‘ میں کہتا ہوں کہ کیا آپ لوگوں میں ان ’’دس بیٹوں‘‘ جتنی بھی غیرت نہیں‘ آپ قادیانیوں کی یہ بات کیسے سن لیتے ہیں اور مرزائی مسلمان ہیں؟ وہ تمہیں یہ سبق پڑھانے کے لئے تمہاری مجلسوں میں آتے ہیں‘ اور آپ بڑے اطمینان سے ان کی باتیں سن لیتے ہیں‘ میں کہتا ہوں کہ دنیا کا کوئی عقلمند ایسا نہیں ہوگا جس کی عدالت میں یہ مقدمہ لے جایا جائے اور وہ ایک مجہول النسب شخص کے دعویٰ پر دس بیٹوں کے حرام زادے ہونے کا فیصلہ کر دے اور ان دس بیٹوں میں کوئی ایسا بے غیرت نہیں ہوگا جو اس مجہول النسب شخص کے دعوے کو سننا بھی گوارا کرے‘ لیکن کتنے تعجب کی بات ہے کہ ہمارے بدھو بھائی قادیانیوں کے اس دعوے

کو سن لیتے ہیں اور انہیں ذرا بھی غیرت نہیں آتی۔

میرا اور آپ کا فرض:

میرا' آپ کا اور ہر مسلمان کا فرض کیا ہونا چاہئے؟ قادیانیت نے ہمارا رشتہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کاٹنے کی کوشش کی ہے' وہ ہمیں کافر کہتے ہیں' حالانکہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کو مانتے ہیں' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دین جس کو ہم مانتے ہیں' وہ تو کفر نہیں ہوسکتا' جو شخص ہمیں کافر کہتا ہے' وہ ہمارے دین کو کفر کہتا ہے وہ ہمارا رشتہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم سے کاٹتا ہے۔

مسلمانوں کی غیرت کا تقاضا:

اب مسلمانوں کی غیرت کا تقاضا کیا ہونا چاہئے؟ ہماری غیرت کا اصل تقاضا تو یہ ہے کہ دنیا میں ایک قادیانی بھی زندہ نہ بچے' پکڑ پکڑ کر خبیثوں کو ماردیں' یہ میں جذباتی بات نہیں کہہ رہا بلکہ حقیقت یہی ہے' اسلام کا فتویٰ یہی ہے' مرتد اور زندیق کے بارے میں اسلام کا قانون یہی ہے' مگر یہ دارو گیر اس ناسور کو ختم کرنا حکومت کا کام ہے' ہم انفرادی طور پر اس پر قادر نہیں' اس لئے کم از کم اتنا تو ہونا چاہئے کہ ہم قادیانیوں سے مکمل قطع تعلق کریں' ان کی مصنوعات شیزان وغیرہ کا بائیکاٹ کریں، ان کو اپنی کسی مجلس میں' کسی محفل میں برداشت نہ کریں' ہر سطح پر ان کا مقابلہ کریں اور جھوٹے کو اس کی ماں کے گھر تک پہنچا کر آئیں۔

الحمدللہ! ہم نے جھوٹے کو اس کی ماں کے گھر تک پہنچا دیا ہے' برطانیہ قادیانیوں کی ماں ہے' جس نے ان کو جنم دیا' اب ان کا گرو اپنی ماں کی گود میں جا بیٹھا ہے اور وہاں سے دنیا بھر کے مسلمانوں کو للکار رہا ہے۔ یورپ' امریکا' افریقہ کے وہ بھولے بھالے مسلمان جو نہ پوری طرح اسلام کو سمجھتے ہیں' نہ ان کو قادیانیت کی حقیقت کا علم ہے' وہ قادیانیت کو نہیں جانتے کہ یہ کیا ہے؟ ان کو اہل علم کے پاس بیٹھنے کا موقع بھی نہیں ملتا' ہمارے ان بھولے بھالے بھائیوں کو قادیانی' مرتد بنانے کا فیصلہ کرچکے ہیں اور وہ اس کا اعلان کررہے ہیں' اس کے لئے اربوں' کھربوں کے میزانیئے بنا رہے ہیں' لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ''عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت'' نے بھی حضرت ختمی مآب ﷺ کا جھنڈا پوری دنیا میں بلند کرنے کا فیصلہ کرلیا ہے' جس طرح پاکستان میں قادیانیوں کی حقیقت کھل چکی ہے اور وہ مسلمانوں سے کاٹے جاچکے ہیں انشاءاللہ العزیز پوری

دنیا میں قادیانیوں کے کفر کی قلعی کھل کر رہے گی' ایک وقت آئے گا کہ پوری دنیا اس حقیقت کو تسلیم کرے گی کہ مرزائی مسلمان نہیں' بلکہ یہ اسلام کے غدار ہیں' محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے غدار ہیں' پوری انسانیت کے غدار ہیں... انشاء اللہ پوری دنیا میں قادیانیت کے خلاف تحریک چلے گی اور آخری فتح محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور آپ ﷺ کے غلاموں کی ہوگی... پاکستان میں بھی یہ لوگ ایک عرصے تک مسلمان کہلاتے رہے ہیں' محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں کی قربانیاں رنگ لائیں اور قادیانی ناسور کو جسد ملت سے کاٹ کر الگ کر دیا گیا' انشاء اللہ پوری دنیا میں آج نہیں تو کل یہی ہوگا کہ قادیانیت کو ناسور کی طرح ملت اسلامیہ سے الگ کر دیا جائے گا۔

تمام مسلمانوں سے اپیل:

الحمدللہ! عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے عالمی سطح پر کام شروع کر رکھا ہے' میں ہر اس مسلمان سے جو محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا خواستگار ہے' یہ اپیل کرتا ہوں کہ وہ ختم نبوت کے جھنڈے کو پورے عالم میں بلند کرنے کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے بھرپور تعاون کرے اور تمام مسلمان قادیانیوں' مرزائیوں کے بارے میں ایمانی و دینی غیرت کا مظاہرہ کریں... ہر مسلمان اس سلسلے میں جو قربانیاں پیش کر سکتا ہے وہ پیش کرے' وہ اپنے شہر میں واقع عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر سے رابطہ قائم کرے۔ جس کا مرکزی دفتر ملتان میں موجود ہے، جہاں سے آپ فری لٹریچر اور رسائل حاصل کر سکتے ہیں۔ حق تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔

و آخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین





قادیانیت کیا ہے؟

قادیانی عورت سے نکاح

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ اگر کوئی مسلمان کسی قادیانی عورت سے نکاح کرتا ہے اور اس کو معلوم ہے کہ یہ عورت قادیانی ہے تو کیا اس کا نکاح ہو جائے گا؟ اور اس شخص کا ایمان باقی رہے گا یا نہیں؟ برائے مہربانی قرآن وحدیث کی روشنی میں وضاحت فرمائیں۔ (سائل: ابوعفیرہ خان، کراچی)

جواب: ...... کسی قادیانی مرد یا عورت کا نکاح کسی مسلمان کے ساتھ نہیں ہوسکتا، اگر کوئی مسلمان قادیانیوں کے عقائد جاننے کے باوجود قادیانی عورت سے نکاح کو جائز سمجھتا ہے تو حرام کو حلال سمجھنے کی وجہ سے اس کا ایمان جاتا رہا۔ لہٰذا یہ نکاح نہیں ہوگا اور ایسے شخص کو توبہ واستغفار کرتے ہوئے اپنے ایمان کی بھی تجدید کرنا ضروری ہوگا۔

نظر ثانی
مفتی ابوبکر سعید الرحمٰن
دارالافتاء جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن

کتبہ
محمد زکریا
دارالافتاء ختم نبوت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَنْزَلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِهٖ لِیَكُوْنَ لِلْعَالَمِیْنَ نَذِیْرًا، وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْمُجْتَبٰی وَخَاتَمِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَعَلٰی كُلِّ مُتَّبِعِهِمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰی یَوْمِ الْبَعْثِ اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰی:

"وَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ كَمَا كَفَرُوْا فَتَكُوْنُوْنَ سَوَاءً فَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ اَوْلِیَاءَ حَتّٰی یُهَاجِرُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ." (النساء:۸۹)

وقال تعالیٰ:

"یَااَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا لَاتَتَّخِذُوا الْكٰفِرِیْنَ اَوْلِیَاءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ." (النساء:۱۴۴)

پہلی آیت کا ترجمہ:

"چاہتے ہیں کہ تم بھی کافر ہو جاؤ جیسے وہ کافر ہوئے تو پھر تم سب برابر ہو جاؤ، سو تم ان میں سے کسی کو دوست مت بناؤ یہاں تک کہ وطن چھوڑ آئیں اللہ کی راہ میں۔" (شیخ الہندؒ)

اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں حضرت مولانا شبیر احمد عثمانیؒ فرماتے ہیں:

''یعنی یہ منافق لوگ تو کفر پر ایسے جمے ہوئے ہیں کہ خود تو اسلام کیا قبول کریں گے (جیسے قادیانی ملعون خود کافر مرتد ہیں اور مسلمانوں کو کافر مرتد بنانے کی فکر میں ہیں: مرتب) وہ تو یہ چاہتے ہیں کہ تم بھی ان کی مثل کافر ہو کر ان کے برابر ہو جاؤ، سو اب تم کو چاہئے کہ وہ جب تک ایمان قبول کر کے اپنا وطن چھوڑ کر تمہارے پاس نہ چلے آئیں (یعنی شہادتین کی گواہی دینا ضروری ہے: مرتب) اس وقت تک کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ ان کو دوست بنائے اور اپنے کسی کام میں ان کو دخل دے...''

اللہ پاک ہمیں بھی سمجھ نصیب فرمائے کہ ہم بھی قادیانیوں سے ان کے اسلام لانے کی غرض سے سوشل بائیکاٹ کریں، تا کہ ان کو احساس پیدا ہو کہ ہمارا بائیکاٹ کیوں کیا جا رہا ہے؟ قادیانیوں کا بائیکاٹ درحقیقت ان کی بھلائی کے لئے ہے۔

دوسری آیت کا ترجمہ:

''اے ایمان والو! نہ بناؤ کافروں کو اپنا رفیق، مسلمانوں کو چھوڑ کر۔'' (شیخ الہندؒ)

مسلمان کا دوست مسلمان ہی ہوسکتا ہے کافر نہیں ہوسکتا، اگر ان کفار سے کسی کی دوستیاں ہیں تو سمجھ لو کہ اس کے دل میں نفاق کی بیماری ہے جو ایک مسلمان کے شایان شان نہیں، لہٰذا کوئی مسلمان آج کے بعد کسی قادیانی، مرزائی سے دوستی نہ رکھے اور نہ ہی ان سے میل جول کرے، اس لئے کہ یہ دشمن رسول ہیں۔

آیات کا ترجمہ اور مختصر تشریح آپ نے سنی، آج کی تقریر کا عنوان ہے: قادیانیت کیا ہے؟ حضرات محترم! حقیقت یہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ جو حاکم مطلق اور مختارِ کل ہیں، انہوں نے اپنی قدرتِ کاملہ اور لازوال طاقت کے ذریعہ ''متنبی قادیان'' مرزا غلام احمد قادیانی کی زبان وقلم سے وہ کچھ کہلوایا اور لکھوایا جس سے مرزا کی حقیقت الم نشرح ہو کر رہ گئی۔ مرزا قادیانی کی تحریرات کو ایک خاص نظم وترتیب سے سامنے رکھا جائے مرزا قادیانی کے پاگل پن، مراقی طبیعت اور حماقت کی حقیقت سامنے آجاتی ہے اور ہر شریف آدمی یہ سمجھنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ مرزا قادیانی منصب نبوت کے لائق تو کجا عام انسانی اخلاق سے بھی عاری اور محروم ہے۔ نبوت اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں

انسانیت کے لئے سب سے بڑی نعمت ہے، ایسی نعمت جس کی تکمیل اللہ رب العزت نے حضرت محمد کریم صلی اللہ علیہ وسلم وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم پر کردی.... سیّدِ وُلدِ آدم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس منصب کے بہت سے ڈاکو اس جہانِ رنگ و بُو میں نمودار ہوئے لیکن آقائے مدنی کے خادموں نے ان کی چلنے نہ دی اور اکثر تو ''ارتداد'' کے سنگین جرم کے سبب سزایاب ہوئے۔

شیاطین انسانوں کی شکل میں:

یوں تو قربِ قیامت میں بہت سے فتنے اٹھیں گے، مگر ان میں سب سے بڑا فتنہ دجال کا فتنہ ہوگا، جو انسانیت کو اپنی شعبدہ بازیوں سے گمراہ کرے گا۔

دجالِ اکبر تو ایک ہوگا، جس کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوکر مقام ''لُدّ'' میں قتل کریں گے، مگر ایسا لگتا ہے کہ اس کے علاوہ بھی چھوٹے چھوٹے دجال پیدا ہوں گے، جو امت کو گمراہ کرنے میں دجالِ اکبر کی نمائندگی کی خدمت انجام دیں گے۔

اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کو اس بات کی طرف متوجہ فرمایا ہے کہ وہ ایسے ایمان کُش راہزنوں اور دجالوں سے ہوشیار رہے، کیونکہ قربِ قیامت میں شیاطین انسانوں کی شکل میں آکر مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کریں گے اور وہ اس کامیابی سے اپنی تحریک کو اٹھائیں گے کہ کسی کو ان کے شیطان، دجال یا جھوٹے ہونے کا وہم وگمان بھی نہ ہوگا۔

چنانچہ علامہ علاؤ الدین علی متقیؒ نے اپنی شہرہ آفاق تصنیف کنز العمال میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ان انسان نما شیاطین کے دجل واضلال، فتنہ پرور سازشوں اور دجالی طریقہ کار کا تذکرہ کرتے ہوئے نقل فرمایا ہے کہ:

''اُنْظُرُوْا مَنْ تُجَالِسُوْنَ وَعَمَّنْ تَأْخُذُوْنَ دِیْنَکُمْ، فَإِنَّ الشَّیَاطِیْنَ یَتَصَوَّرُوْنَ فِیْ آخِرِ الزَّمَانِ فِیْ صُوَرِ الرِّجَالِ، فَیَقُوْلُوْنَ: حَدَّثَنَا، وَاَخْبَرَنَا. وَاِذَا جَلَسْتُمْ اِلٰی رَجُلٍ فَاسْئَلُوْہُ عَنْ اِسْمِہٖ وَ اِسْمِ اَبِیْہِ وَعَشِیْرَتِہٖ، فَتَفَقَّدُوْنَہٗ اِذَا غَابَ۔''

(تاریخ مستدرک حاکم، مسند فردوس دیلمی، کنز العمال ص:۲۱۴، ج:۱۰)

ترجمہ:.... ''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ... تم لوگ یہ دیکھ لیا کرو کہ کن لوگوں کے ساتھ بیٹھتے ہو؟ اور کن لوگوں

سے دین حاصل کررہے ہو؟ کیونکہ آخری زمانہ میں شیاطین انسانوں کی شکل اختیار کر کے ... انسانوں کو گمراہ کرنے ... آئیں گے ... اور اپنی جھوٹی باتوں کو سچا باور کرانے کے لئے من گھڑت سندیں بیان کر کے محدثین کی طرز پر ... کہیں گے: حدثنا واخبرنا ... مجھے فلاں نے بیان کیا، مجھے فلاں نے خبر دی ... وغیرہ وغیرہ۔ لہٰذا جب تم کسی آدمی کے پاس دین سیکھنے کے لئے بیٹھا کرو، تو اس سے اس کا، اس کے باپ کا اور اس کے قبیلہ کا نام پوچھ لیا کرو، اس لئے کہ جب وہ غائب ہو جائے گا تو تم اس کو تلاش کر سکو گے۔''

قطع نظر اس روایت کی سند کے اس کا نفس مضمون صحیح ہے۔ بہر حال اس روایت میں چند اہم باتوں کی طرف متوجہ فرمایا گیا ہے، مثلاً:

۱:...... مسلمانوں کو ہر ایرے غیرے اور مجہول انسان کے حلقہ درس میں نہیں بیٹھنا چاہئے بلکہ کسی سے علمی استفادہ کرنے سے قبل اس کی پوری تحقیق کر لینا ضروری ہے کہ یہ آدمی کون ہے؟ کیسا ہے؟ کس خاندان اور قبیلہ سے تعلق رکھتا ہے، اور اس کا خاندانی پس منظر کیا ہے؟

۲:...... اس کے اساتذہ کون سے ہیں؟ کس درس گاہ سے اس نے علم حاصل کیا ہے؟

۳:...... اس کا علم خودرو اور ذاتی مطالعہ کی پیداوار تو نہیں؟ کسی گمراہ، بے دین، ملحد اور مستشرق اساتذہ کا شاگرد تو نہیں؟

۴:...... اس شخص کے اعمال و اخلاق کیسے ہیں؟ اس کے ذاتی اور نجی معاملات کیسے ہیں؟ کہیں یہ شعبدہ باز اور دین کے نام پر دنیا کمانے والا تو نہیں؟

۵:...... اس کا سلسلہ سند کیا ہے؟ یہ جھوٹا اور مکار تو نہیں؟ یہ جھوٹی اور من گھڑت سندیں تو بیان نہیں کرتا؟ کیونکہ محض سندیں نقل کرنے اور ''اخبرنا'' و ''حدثنا'' کہنے سے کوئی آدمی صحیح عالم ربانی نہیں کہلا سکتا، اس لئے کہ بعض اوقات مسلمانوں کا اعتماد حاصل کرنے کے لئے کافر و ملحد بھی اس طرح کی اصطلاحات استعمال کیا کرتے ہیں۔

لہٰذا مسلمانوں کو چاہئے کہ ہر مقرر و مدرس، واعظ یا ''وسیع معلومات'' رکھنے والے ''اسکالر'' وڈاکٹر کی بات پر کان نہ دھریں، بلکہ اس کے بارہ میں پہلے مکمل تحقیق کر لیا کریں کہ یہ

صاحب کون ہیں؟ اور ان کے علم و تحقیق کا حدود اربعہ کیا ہے؟ کہیں یہ منکر حدیث، منکر دین، منکر صحابہ، منکر معجزات، مدعی نبوت یا ان کا چیلہ چانٹا تو نہیں؟

اب اس تمہید کی روشنی میں مرزا غلام احمد قادیانی ملعون کا جائزہ لیتے ہیں کہ وہ کیا تھا؟

حق تعالیٰ جل شانہ کی شان اقدس میں مرزا کی ہرزہ سرائی:

اللہ تبارک وتعالیٰ اس جہان کے خالق و مالک، حاکم مطلق ہیں، ہر قسم کے نقص وعیب سے پاک، خاندان، کنبہ برادری، عزیز واقارب، اولاد اور جملہ انسانی اوصاف وتعلقات سے مبرا ہیں، ان کی شانِ حمید خود ان کی نازل کردہ آخری کتاب قرآن مجید میں یہ بیان ہوئی: ’’لیس کمثلہ شیء‘‘

قرآن وحدیث کے علاوہ اکابر علمائے متقدمین ومتاخرین کی کتابیں حق تعالیٰ کی عظمت و جلالت کے موضوعات سے پُر ہیں، لیکن اتنا کچھ کہنے سننے کے بعد بھی اس کی عظمت وکبریائی اور اس کی حقیقت کا ادارک انسانی فہم سے ماوراء ہے، حتیٰ کہ پیغمبر اعظم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں، جس کا مفہوم ہے کہ: ’’ہم تیری معرفت کا حق ادا نہیں کرسکے۔‘‘

لیکن متنبی قادیان نے جس دیدہ دلیری سے مسلمہ عقائد کا مذاق اڑایا ہے اور گلی میں گلی ڈنڈا کھیلنے والے بچوں کے باہمی ذوق کے انداز میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا ہے اور اپنی خودساختہ نبوت کے ثبوت کے لئے اللہ تعالیٰ کے متعلق خرافات کا پلندہ گھڑا ہے وہ مرزا کی نامرادی کا سب سے بڑا ثبوت ہے... دل پر ہاتھ رکھ کر ان خرافات کو سُنیں:

مرزا قادیانی نے کہا کہ نبوت اور وحی کا دروازہ بند مانا جائے تو پھر لازم آئے گا کہ:

☆...... ’’کیا کوئی عقل منداس بات کو قبول کرسکتا ہے کہ اس زمانہ میں خدا سنتا تو ہے مگر بولتا نہیں (یعنی وحی نہیں بھیجتا) پھر بعد اس کے یہ سوال ہوگا کہ کیوں نہیں بولتا کیا زبان پر کوئی مرض لاحق ہوگئی ہے۔‘‘

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص:۱۴۴، روحانی خزائن، ج:۲۱ ص:۳۱۲)

☆...... ’’میں (مرزا قادیانی) نے خواب میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں، میں نے یقین کرلیا کہ میں وہی ہوں۔‘‘

(آئینہ کمالاتِ اسلام ص:۵۶۴، روحانی خزائن، ج:۵ ص:۵۶۴)

☆......''جو لوگ تجھ سے بیعت کرتے ہیں، وہ مجھ سے بیعت کرتے ہیں، یہ تیرا ہاتھ نہیں بلکہ میرا ہاتھ ہے۔''

(دافع البلاء، ص:٦، روحانی خزائن، ج:١٨، ص:٢٢٦)

آپ نے سماعت فرمایا، دیکھئے کیسے مرزا غلام احمد قادیانی کا کفر ننگا ناچ رہا ہے اور کس قدر رب کریم کی توہین کی ہے، اس مردودِ ازلی نے۔

حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور اس کی جملہ مخلوقات میں سب سے اعلیٰ، افضل اور رب العزت کے مقرب خاص ہیں:

''بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر''

آپ کے لئے کہا گیا اور سچ یہ ہے کہ اس سے بڑھ کر آپ کے مقامِ رفیع کا بیان ممکن نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری کلام قرآن مجید میں مختلف حوالوں سے اپنے اس ''عبدِ کامل'' اور ''رسول خاتم'' کا ذکر کیا اور اتنے پیار اور محبت سے کہ:

''کرشمہ دامن می کشد کہ جا اینجا است''

لیکن ایک مرزا غلام احمد قادیانی ہے جس کے بے لگام اور گستاخ قلم سے اس انسانِ اعظم، رسول اکرم اور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق وہ وہ دلخراش عبارتیں نکلیں کہ الامان والحفیظ۔ ایسی جسارت تو ابلیس اعظم علیہ ماعلیہ بھی نہ کر سکا، اس نے بھی محض اپنی بڑائی کے اظہار کے لئے ''انا خیر منہ'' کی بات کہی، لیکن تیرھویں صدی کے دمِ آخر انگریزی استبداد کے زیر سایہ نبوت کا ڈھونگ رچاتے والے اس ابلیس مجسم نے اس امام الانبیاء کا کس طرح ذکر کیا وہ بڑی ہی اندوہناک داستان ہے:

''افسوس کہ گوری اقلیت کے زیر سایہ یہ سب گند اچھالا جاتا رہا اور اب تک بعض بدقسمت اس مردود ازلی سے اپنی عقیدتوں کا رشتہ جوڑے بیٹھے ہیں۔''

میں اس کفر کو دل پر پتھر رکھ کر نقل کر رہا ہوں، آپ بھی ان ملعون و گستاخ تحریرات کو سُن کر مرزائی اور مرزائی نوازوں کو آئینہ دکھایئے۔

☆......"پس یہ بات بالکل روز روشن کی طرح ثابت ہے کہ آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بعد نبوت کا دروازہ کھلا ہے۔"

(حقیقت النبوۃ،ص:۲۲۸،حصہ اوّل)

☆......"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تین ہزار معجزات ہیں۔" (تحفہ گولڑویہ،ص:۶۷،روحانی خزائن،ج:۱۷،ص:۱۵۲)

☆......"میرے نشانات کی تعداد دس لاکھ ہے۔"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم،ص:۷۲،روحانی خزائن،ج:۲۱،ج:۷۲)

☆...... "یہ بالکل صحیح بات ہے کہ ہر شخص ترقی کرسکتا ہے اور بڑے سے بڑا درجہ پاسکتا ہے،حتیٰ کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی بڑھ سکتا ہے۔" (اخبار الفضل،۱۷/ جولائی ۱۹۲۲ء)

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں
اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شان میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیان میں

(اخبار بدر قادیان،۲۵/ اکتوبر ۱۹۰۶ء)

مرزا غلام احمد قادیانی کا دعویٰ ہے کہ وہ (نعوذ باللہ) محمد رسول اللہ ہے،چنانچہ ملاحظہ ہو:

☆......"محمد رسول اللّٰہ و الذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم۔"...اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی...۔ (ایک غلطی کا ازالہ،ص:۳،روحانی خزائن،ج:۱۸،ص:۲۰۷)

مرزا بعینہٖ محمد رسول اللہ:

چونکہ قادیانی عقیدہ کے مطابق محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے تمام کمالات کے ساتھ مرزا کی بروزی شکل میں قادیان میں دوبارہ مبعوث ہوئے ہیں،اس لئے مرزا قادیانی کا وجود (نعوذ باللہ) بعینہٖ محمد رسول اللہ کا وجود ہے،چنانچہ ملاحظہ ہو:

☆......"اور خدا نے مجھ پر اس رسول کریم کا فیض نازل فرمایا اور اس کو کامل بنایا اور اس نبی کریم کے لطف اور جود کو میری طرف کھینچا،یہاں

تک کہ میرا وجود اس کا وجود ہو گیا، پس وہ جو میری جماعت میں داخل ہوا، درحقیقت میرے سردار خیر المرسلین کے صحابہ میں داخل ہوا اور یہی معنی ''آخرین منھم'' کے لفظ کے بھی ہیں، جیسا کہ سوچنے والوں پر پوشیدہ نہیں اور جو شخص مجھ میں اور مصطفیٰ میں تفریق کرتا ہے، اس نے مجھ کو نہیں دیکھا ہے اور نہیں پہچانا ہے۔'' (خطبہ الہامیہ، ص: ۲۵۸، ۲۵۹)

محمد رسول اللہ کے تمام کمالات مرزا قادیانی میں:

جب یہ عقیدہ ٹھہرا کہ مرزا کا وجود بعینہٖ محمد رسول اللہ کا وجود ہے اور یہ کہ مرزے کے روپ میں خود محمد رسول اللہ ہی دوبارہ قادیان میں آئے ہیں، تو یہ عقیدہ بھی ضروری ہوا کہ محمد رسول اللہ کے تمام کمالات وامتیازات بھی مرزا کی طرف منتقل ہو گئے ہیں، چنانچہ ملاحظہ ہو:

☆...... ''جب کہ میں بروزی طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہوں اور بروزی رنگ میں تمام کمالات محمدی مع نبوت محمدیہ کے میرے آئینہ ظلیت میں منعکس ہیں تو پھر کون سا الگ انسان ہوا جس نے علیحدہ طور پر نبوت کا دعویٰ کیا؟۔'' (ایک غلطی کا ازالہ، ص: ۸، روحانی خزائن، ج: ۱۸، ص: ۲۱۲)

سامعین محترم! آپ نے توجہ فرمائی مرزا غلام احمد قادیانی کی تحریرات میں کس قدر کفر پایا جا رہا ہے۔ امام العصر حضرت علامہ سیّد محمد انور شاہ کشمیریؒ فرمایا کرتے تھے مرزا غلام احمد قادیانی کا کفر شیطان اور فرعون کے کفر سے بڑا کفر ہے اور یہ ایک کھلی حقیقت ہے جس سے انکار کرنا ممکن ہی نہیں۔

کیا محمد رسول اللہ ہونے کا دعویٰ کرنا کفر نہیں؟

کیا اپنے آپ کو محمد رسول اللہ سے افضل کہنا کفر نہیں؟

کیا اپنے ناپاک وجود کو محمد رسول اللہ کا وجود قرار دینا کفر نہیں؟

کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہ اپنی اتباع کو لازمی قرار دینا کفر نہیں؟

نہ جانے کتنے اور کفریہ عقائد ہیں جو قادیانی دجل وفریب کو آشکارا کرتے ہیں؟

اے مسلمانو! اب بھی نہیں جاگو گے تو کب ہوش میں آؤ گے؟ کیا ابھی بھی وقت نہیں آیا کہ تم فتنہ مرزائیت کو سمجھو اور اس کے خلاف امت مسلمہ کی رہنمائی کرو۔

مزید سماعت فرمائیں اور فتنہ قادیانیت کی سنگینی کا احساس کریں۔

حضرات انبیاء کرام علیہم السلام

اللہ کی رنگا رنگ مخلوقات میں انسان سب سے اعلیٰ واشرف ہے، جسے اشرف المخلوقات ہونے کا شرف حاصل ہے۔

گروہِ انسانیت میں وہ سعادت مند پھر بڑی عظمتوں کے حامل ہیں جنہیں وحی ربانی کی تسلیم واطاعت کا شرف حاصل ہوا اور اس گروہ مسلمین میں سے لاتعداد عظمتوں کے امین وحامل وہ ہیں، جنہیں نبوت ورسالت کا تاج پہنایا گیا، جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی سب سے بڑی امانت کا امین قرار دیا اور سب سے بڑی نعمت سے نوازا، یہ گروہ پاک باز انسان ہو کر بھی اتنا عظیم المرتبت ہے کہ معصومیت ان کے لوازم میں سے ہے، وہ معصوم اور اللہ تعالیٰ کی اس حفاظت میں ہوتے ہیں کہ گناہ ان کے گھر کا رخ نہیں کرسکتا۔ وہ اللہ تعالیٰ کی وحی کے حامل اور اس کے مبلغ ہوتے ہیں، اپنی جان جوکھوں میں ڈال کر اس کی تبلیغ کرتے اور اُف تک نہیں کرتے، چاہے اس راستہ میں ان کا جسم آرے سے چیرا جائے۔

لیکن قادیان کے اس شیطان مجسم نے اس گروہِ پاک باز کو جس طرح یاد کیا، ان کی توہین کی اور اپنے ناپاک وجود کو ان سے برتر قرار دیا وہ اس دھرتی کا سب سے گھناؤنا کاروبار ہے، ان شیطنت آمیز تحریرات کی نقل وسماعت کسی شریف انسان کے بس کا روگ نہیں، لیکن ضرورت و مجبوری سے انہیں نقل کیا جارہا ہے۔ جیسے ایک ڈاکٹر کینسر کے مریض کی چیر پھاڑ خوشی سے نہیں بلکہ اس کی زندگی بچانے کے لئے کرتا ہے ہم یہ کفریہ عقائد صرف آپ کے سامنے اپنے مسلمان بھائیوں کا ایمان بچانے کے لئے بیان کرتے ہیں۔ چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے:

> ☆......"خدا تعالیٰ نے مجھے تمام انبیاء علیہم السلام کا مظہر ٹھہرایا ہے اور تمام نبیوں کے نام میری طرف منسوب کئے گئے ہیں، میں آدم ہوں، میں شیث ہوں، میں نوح ہوں، میں ابراہیم ہوں، میں اسحاق ہوں، میں اسمٰعیل ہوں، میں یعقوب ہوں، میں یوسف ہوں، میں موسیٰ ہوں، میں داؤد ہوں، میں عیسیٰ ہوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کا میں مظہر ہوں، یعنی ظلی طور پر محمد اور احمد ہوں۔"

(حاشیہ حقیقۃ الوحی ص:۷۲، روحانی خزائن ج:۲۲ ص:۷۶)

معاذ اللہ استغفر اللہ، اللہ رب العزت مرزائیت اور قادیانیت کے کفریہ عقائد وعزائم سے امت مسلمہ کی حفاظت فرمائے، دیکھئے کس قدر حضرات انبیاء کی توہین کا مرتکب ہے، یہ شخص:

حضرت مسیح علیہ السلام

حضرات انبیاء کرام علیہم السلام میں سے سیدنا مسیح علیہ الصلوٰۃ والتسلیم اپنی بعض خصوصیات کے پیش نظر امتیازی مقام کے حامل ہیں۔اللہ تعالیٰ کی قدرتِ کاملہ سے بن باپ پیدا ہونا، ایک خاص موقع پر زندہ آسمان پر اٹھایا جانا اور قربِ قیامت میں دوبارہ دنیا میں واپسی، ایسی امتیازی خصوصیات ہیں جن میں ان کا کوئی دوسرا شریک نہیں۔

دنیا کی سب سے بڑی مغضوب و مردود قوم یہود نے سب سے بڑھ کر سیدنا مسیح علیہ الصلوٰۃ والتسلیم اور ان کی پاک دامن وعفت مآب والدہ محترمہ سیدتنا مریم صدیقہ طاہرہ سلام اللہ تعالیٰ علیہا ورضوانہ، پر طرح طرح کے الزامات لگائے... انہیں اذیت پہنچائی، سیدنا مسیح علیہ السلام کے قتل کے منصوبے بنائے اور تکلیف واذیت کے حوالہ سے جو ہو سکا انہوں نے کیا۔

صدیوں بعد اس روایت کو قادیانی دہقان مرزا غلام احمد نے دھرایا اور اپنے گستاخ وبے لگام قلم سے سیدنا مسیح علیہ السلام اور ان کی عظیم المرتبت والدہ کے خلاف وہ وہ بہتان طرازیاں کیں کہ یہود کی روح بھی شاید شرما اٹھی ہو۔

آئیں سماعت فرمائیں اس حوالہ سے کہ اس بدزبان، شقی القلب نے کیا لکھا:

☆......"آپ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زناکار اور کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔"

(ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ،ص:۷،روحانی خزائن،ج:۱۱،ص:۲۹۱)

☆......"مسیح (علیہ السلام) کا چال چلن کیا تھا؟ ایک کھاؤ، پیو، نہ زاہد، نہ عابد، نہ حق کا پرستار، متکبر، خود بین، خدائی کا دعویٰ کرنے والا۔"

(مکتوباتِ احمدیہ،ص:۲۱ تا ۲۴،ج:۳)

☆......"یورپ کے لوگوں کو جس قدر شراب نے نقصان پہنچایا ہے اس کا سبب تو یہ تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے، شاید کسی

بیماری کی وجہ سے یا پُرانی عادت کی وجہ سے۔"

(کشتی نوح حاشیہ،ص:۷۳،روحانی خزائن،ج:۱۹،ص:۷۱)

☆......"یہ بھی یاد رہے کہ آپ (عیسیٰ علیہ السلام) کو کسی قدر جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی۔"

(ضمیمہ انجام آتھم،ص:۵،روحانی خزائن،ج:۱۱،ص:۲۸۹)

☆......"عیسائیوں نے بہت سے آپ کے معجزات لکھے ہیں مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا۔"

(ضمیمہ انجام آتھم،ص:۶،حاشیہ،روحانی خزائن،ج:۱۱،ص:۲۹۰)

اللہ تعالیٰ کے سچے نبی کی شان میں ذرا سی گستاخی انسان کو دائرہ اسلام سے نکال دیتی ہے،کیا یہ دلخراش لغوبات،کفریہ باتیں کسی شریف انسان کو زیب دیتی ہیں؟ ہرگز نہیں!!

اسلام اور مرزا قادیانی

اسلام اللہ تعالیٰ کا آخری،سچا اور سدا بہار دین ہے جس کی تکمیل واتمام کا اعلان خود اللہ رب العزت نے اپنی آخری وحی میں حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا،ساتھ ہی قرآنِ عزیز میں خالقِ کائنات نے واضح کیا کہ اس اسلام سے روگردانی کر کے دوسرے طریقے اور دھرم کے رسیا لوگوں کے لئے ذلت ونقصان کے سوا کچھ نہیں۔

لیکن مرزا قادیانی کس دیدہ دلیری اور ڈھٹائی و بے حیائی سے اسلام کی نفی کرتا ہے،محض اس لئے کہ اصل اسلام میں ان کا حصہ نہیں اور دوسری طرف وہ اپنے لایعنی،لغو اور بے ہودہ طریق اور خرافات کو اسلام قرار دیتا ہے۔اسلام کی سچی،صحیح اور سدا بہار تصویر کے علی الرغم مرزا قادیانی کی خرافات کا ایک انبار ہے،چند ایک ساعت فرمائیں:

☆......"پس جس طرح حضرت موسیٰ کے وقت میں موسیٰ (علیہ السلام) کی آواز اسلام کی آواز تھی اور حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کے وقت میں عیسیٰ کی اور سیّدنا ومولنا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز اسلام کا صور تھا،اسی طرح آج قادیان سے بلند ہونے والی آواز اسلام کی آواز ہے۔"

(اخبار الفضل قادیان،ج:۷،ش:۹،مورخہ ۲۷/مئی ۱۹۲۰ء)

☆......''(مسلمان) خدا کے نزدیک مسلمان نہیں ہیں، بلکہ ضرورت ہے کہ ان کو نئے سرے سے مسلمان کیا جاوے۔''

(کلمۃ الفصل ص:۱۴۳ از بشیر احمد)

☆......''مسیح موعود (مرزا) کے منکروں کو مسلمان کہنا خبیث عقیدہ ہے، جو ایسا عقیدہ رکھے اس کے لئے رحمت ربی کا دروازہ بند ہے۔'' (کلمۃ الفصل ص:۱۲۵)

حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین

حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام جیسے پاک باز و پاک طینت گروہ کے بعد اس دھرتی پر انسانی آبادی میں جو طبقہ سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا مورد بنا، وہ حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین کا ہے۔ قرآن کریم اس گروہ پاک باز کو 'اللہ تعالیٰ کی جماعت'' قرار دیتا ہے۔ ایسی جماعت کہ کامیابی اس کا مقدر ہے اور وہ ہر حال میں کامیاب ہو کر رہے گی۔ اللہ تعالیٰ نے اس جماعت راشدہ صادقہ کو اپنی رضا کے سرٹیفکیٹ سے نوازا اور حضور نبی مکرم، رسولِ رحمت، خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جماعت راشدہ کو آسمانِ ہدایت کے ستارے قرار دیا اور فرمایا: خبردار! ان کو اذیت پہنچانا، مجھے اذیت پہنچانا ہے اور مجھے اذیت پہنچانا، اللہ رب العزت کے غضب کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔

حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس گروہ صفا پر طعن و تشنیع کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت کا مستحق قرار دیا، لیکن اس دنیا میں ایسے بدبختوں اور نامرادوں کی کمی نہیں جو درسگاہِ نبوت کے ان تربیت یافتہ رجال کار کے خلاف اپنی گز بھر لمبی زبانیں کھولتے ہیں، ایسے ہی نامرادوں میں ایک ''مرزا غلام احمد قادیانی'' ہے جس کی سوقیانہ زبان اور بدبختی کے چند نمونے پیش نظر ہیں:

☆......''پرانی خلافت کا جھگڑا چھوڑو، اب نئی خلافت لو، ایک زندہ علی تم میں موجود ہے، اُس کو چھوڑتے ہو اور مُردہ علی کی تلاش کرتے ہو۔''

(ملفوظات، ج:۲، ص:۱۴۲)

☆......''ابوبکر و عمر (رضی اللہ عنہ) کیا تھے وہ تو حضرت غلام احمد (ملعون) کی جوتیوں کے تسمے کھولنے کے بھی لائق نہ تھے۔''

(ماہنامہ المہدی بابت جنوری، فروری ۱۹۱۵ء ۲/۳ ص: ۵۷، احمدیہ انجمن اشاعت لاہور)

☆...... ''پس وہ جو میری جماعت میں داخل ہوا درحقیقت میرے سردار خیر المرسلین کے صحابہ میں داخل ہوگیا۔'' (خطبہ الہامیہ، ص: ۲۵۸)

قابل قدر سامعین محترم! آپ نے مرزا غلام احمد قادیانی کی حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی شان میں گستاخی کی ایک جھلک سماعت فرمائی، حالانکہ حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین تو کاملین کی جماعت تھی، چنانچہ شاعر کہتا ہے:

یا الٰہی آج تو صدیق سا ایمان پیدا کر　　عمر فاروق سا کوئی جری انسان پیدا کر
جہاں سے گم حیا ہو وہاں عثمان پیدا کر　　علی المرتضیٰ شیر خدا کی آن پیدا کر

پروانے کو شمع بلبل کو پھول بس　　صدیق کے لئے ہے خدا کا رسول بس
تڑپنے پھڑکنے کی توفیق دے　　دل مرتضیٰ کو سوز صدیق دے

قرآن وسنت

اللہ تعالیٰ نے انسانیت کی ہدایت کے لئے جہاں سلسلۂ نبوت قائم فرمایا اور اس کا اختتام حضرت محمد کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر کر دیا، وہاں مختلف اوقات میں کتابیں بھی نازل فرمائیں، اس سلسلۂ کتب کی آخری کڑی قرآن مجید، فرقان حمید ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے بندوں کے لئے رحمت، ہدایت اور شفا ہے۔

جس کی حفاظت وصیانت کا وعدہ خود حضرتِ جل وعلیٰ مجدہ نے کیا جس کی آیات کے سامنے بڑے بڑے زبان آور دم بخود رہ گئے اور اس کی ایک آیت کا مقابلہ کرنے کی تاب نہ لا سکے۔

یہ عظیم کتاب صدیوں سے اپنی عظمت کا لوہا منوا رہی ہے، مرزا قادیانی کی سرپرست (درحقیقت شرپرست: مرتب) برطانوی سرکار نے اسے مٹانے کی عجیب احمقانہ تدابیر کیں لیکن منہ کی کھائی۔

''عربی زبان مبین'' میں نازل ہونے والی اس کتاب کے بالمقابل قادیانی گنوار نے اپنی وحی والہام کا جس طرح ڈھونگ رچایا اور اسے قرآن سے برتر وبالا قرار دیا اور جابجا فخریہ اس کا اظہار کیا وہ ایسی ناروا جسارت ہے جس پر آسمان ٹوٹ پڑے اور زمین پھٹ جائے تو عجب نہیں۔

قرآن کے بالمقابل مرزا کی تحریرات گوش گزار کریں اور سوچیں کہ آیا یہ شخص صحیح الدماغ

ایسا حصہ جسے اللہ رب العزت نے خود اپنا دوست قرار دیا، انہیں ایمان وتقویٰ کا علمبردار بتلایا اور واضح فرمایا کہ دنیا وآخرت میں ہر قسم کی بشارتیں ان کے لئے ہیں۔ اہلِ علم کے لئے قرآن وسنت میں جا بجا تعریف آمیز کلمات ہیں اور کیوں نہ ہوں کہ علم نور ہے، اللہ تعالیٰ کی صفت ہے، اس سے کسی کو حصہ ملنا بڑی ہی سعادت ہے۔

علماء کی توہین وتذلیل کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بدترین جرم قرار دیا اور ایسے لوگوں کے متعلق واضح کیا کہ ان لوگوں کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔

لیکن صد ہزار حیف اس قادیانی مردود پر کہ اس نے قریب العہد اور قریب العصر نامور علماء اور صلحاء کا نام لے لے کر انہیں مغلظات سنائیں اور برا بھلا کہا۔ بھلا ایسا آدمی اس قابل ہے کہ اسے کوئی منہ لگائے؟

حیرت ہے ان لوگوں پر جو اس مرزا قادیانی کو نبی بنا کر بیٹھے ہیں:

کار شیطان می کند نامش ''نبی''
گر ''نبی'' ایں است لعنت بر ''نبی''

سیّدنا پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ کے متعلق لکھا:

''مجھے (مرزا) ایک کتاب کذاب کی طرف سے پہنچی ہے وہ خبیث کتاب اور بچھو کی طرح نیش زن ہے، پس میں نے کہا کہ اے گولڑہ کی زمین تجھ پر لعنت ہو تو ملعون (پیر صاحب) کے سبب سے ملعون ہو گی، پس تو قیامت کو ہلاکت میں پڑے گی۔''

(اعجاز احمدی ص:۷۵، روحانی خزائن، ج:۱۹ص:۱۸۸)

اہل حدیث رہنما مولانا محمد حسین بٹالوی کے متعلق لکھا کہ:

''کذاب، متکبر، سربراہ گمراہان، جاہل، شیخ احمقان، عقل کا دشمن، بدبخت، طالع منحوس، لاف زن، شیطان، گمراہ شیخ، مفتری۔''

(انجام آتھم ص:۲۴۱ تا ۲۴۴، روحانی خزائن، ج:۱۱ص:۲۴۱ تا ۲۴۴)

''مولانا ثناء اللہ امرتسری کو عورتوں کی عار کہا۔''

(اعجاز احمدی ص:۸۳، روحانی خزائن، ج:۱۹ص:۱۹۶)

رب العزت کی تجلیات کا مرکز ارضِ حرم ہے تو اس کی رحمتوں کے نزول کی جگہ ارضِ مدینہ، جہاں کائنات کا سب سے عظیم انسان محو استراحت ہے۔

حج بیت اللہ... اسلام کے ارکانِ خمسہ میں سے ایک ہے، جو عشق وجنون کا سفر ہے اور جس میں حق تعالیٰ شانہ کے بندے اپنی نیازمندی کا بھرپور مظاہرہ کرتے ہیں۔

محمد عربی علیہ الصلوٰۃ السلام کے سچے امتیوں کے لئے ارضِ مدینہ کی زیارت بھی گویا اس مبارک سفر کا ایک حصہ ہے۔

لیکن دیکھیں کہ مرزا جیسے شاطر، فریبی اور دولتِ انگلشیہ کے ایجنٹ نے کس طرح ان پاک شہروں کی توہین کی، اپنی جنم بھومی قادیان کا ان سے کس طرح جوڑ جوڑا بلکہ اسے قرآن میں مندرج قرار دے کر اسے مکہ و مدینہ سے بھی بہتر و افضل قرار دیا اور قادیان ہی کی زیارت کو حج سے تعبیر کر کے بیت اللہ اور مناسک حج کی توہین کی:

"آسماں راحق بود گر خوں بارد بر زمیں"

زمین قادیان اب محترم ہے
ہجومِ خلق سے ارضِ حرم ہے

(درثمین اردو کلام مرزا، ص:۵۲)

☆......"تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن شریف میں درج کیا گیا ہے، مکہ اور مدینہ اور قادیان۔"

(ازالہ اوہام ص:۷۷، روحانی خزائن، ج:۳، ص:۱۴۰)

☆......"میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بتادیا ہے کہ قادیان کی زمین بابرکت ہے، یہاں مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ والی برکات نازل ہوتی ہیں۔" (الفضل، ۱۱/ دسمبر ۱۹۳۲ء)

☆......"ومن دخلہ کان امنا۔"... قادیان کی مبارک مسجد جائے امن ہے... (تذکرہ، ص:۱۰۶ طبع چہارم)

علماء اور اولیاء امت

حضرات علماء کرام اور اولیاء عظام اللہ تعالیٰ کی انسانی مخلوق کا نہایت بیش قیمت حصہ ہے،

ایسا حصہ جسے اللہ رب العزت نے خود اپنا دوست قرار دیا، انہیں ایمان وتقویٰ کا علمبردار بتلایا اور واضح فرمایا کہ دنیا وآخرت میں ہر قسم کی بشارتیں ان کے لئے ہیں۔ اہلِ علم کے لئے قرآن وسنت میں جابجا تعریف آمیز کلمات ہیں اور کیوں نہ ہوں کہ علم نور ہے، اللہ تعالیٰ کی صفت ہے، اس سے کسی کو حصہ ملنا بڑی ہی سعادت ہے۔

علماء کی توہین وتذلیل کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بدترین جرم قرار دیا اور ایسے لوگوں کے متعلق واضح کیا کہ ان لوگوں کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔

لیکن صد ہزار حیف اس قادیانی مردود پر کہ اس نے قریب العہد اور قریب العصر نامور علماء اور صلحاء کا نام لے لے کر انہیں مغلظات سنائیں اور بُرا بھلا کہا۔ بھلا ایسا آدمی اس قابل ہے کہ اسے کوئی منہ لگائے؟

حیرت ہے ان لوگوں پر جو اس مرزا قادیانی کو نبی بنا کر بیٹھے ہیں:

کار شیطان می کند نامش ''نبی''
گر ''نبی'' ایں است لعنت بر ''نبی''

سیّدنا پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ کے متعلق لکھا:

''مجھے (مرزا) ایک کتاب کذاب کی طرف سے پہنچی ہے وہ خبیث کتاب اور بچھو کی طرح نیش زن ہے، پس میں نے کہا کہ اے گولڑہ کی زمین تجھ پر لعنت ہو تو ملعون (پیر صاحب) کے سبب سے ملعون ہوگی، پس تو قیامت کو ہلاکت میں پڑے گی۔''

(اعجاز احمدی ص:۷۵، روحانی خزائن، ج ۱۹، ص:۱۸۸)

اہل حدیث رہنما مولانا محمد حسین بٹالوی کے متعلق لکھا کہ:

''کذاب، متکبر، سربراہ گمراہان، جاہل، شیخ احمقان، عقل کا دشمن، بدبخت، طالع منحوس، لاف زن، شیطان، گمراہ شیخ، مفتری۔''

(انجام آتھم ص:۲۴۱ تا ۲۴۴، روحانی خزائن، ج:۱۱، ص:۲۴۱ تا ۲۴۴)

''مولانا ثناء اللہ امرتسری کو عورتوں کی عار کہا۔''

(اعجاز احمدی، ص:۸۳، روحانی خزائن، ج:۱۹، ص:۱۹۶)

مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کے متعلق لکھا ہے: اندھا شیطان، گمراہ دیو، شقی، ملعون۔ (انجام آتھم ص ۲۵۲، روحانی خزائن ج:۱۱، ص:۲۵۲)

حضرات سامعین ذی وقار توجہ فرمائیں! مرزا غلام احمد قادیانی نے کس قدر غلط زبان استعمال کی ہے، جو کوئی شریف آدمی کبھی بھی استعمال نہیں کرتا، اب آیئے مزید سماعت فرمائیں، مرزا غلام احمد قادیانی اور دیگر قادیانیوں کا تمام مسلمانوں کے متعلق کیا خیال اور جذبات تھے، چنانچہ:

تمام مسلمانوں کے لئے فتویٰ کفر:

☆...... ''کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود (مرزا) کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے، خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود (مرزا) کا نام بھی نہیں سنا وہ کافر ہیں اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔''

(آئینہ صداقت ص:۳۵، مصنفہ مرزا محمود احمد قادیانی)

☆...... ''ایسا شخص جو موسیٰ کو مانتا ہے، مگر عیسیٰ کو نہیں مانتا یا عیسیٰ کو مانتا ہے مگر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو نہیں مانتا یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو مانتا ہے مگر مسیح موعود (مرزا) کو نہیں مانتا وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔'' (کلمۃ الفصل ص:۱۱۰، مرزا بشیر احمد قادیانی)

☆...... ''میرے مخالف جنگلوں کے سور ہو گئے اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ گئیں۔'' (نجم الہدیٰ ص:۵۳، روحانی خزائن، ج:۱۴، ص:۵۳)

☆...... ''میری ان کتابوں کو ہر مسلمان محبت کی نظر سے دیکھتا ہے اور اس کے معارف سے فائدہ اٹھاتا ہے اور میری دعوت کی تصدیق کرتا ہے اور اسے قبول کرتا ہے مگر رنڈیوں (بدکار عورتوں) کی اولاد نے میری تصدیق نہیں کی۔'' (آئینہ کمالات اسلام ص:۵۴۷، روحانی خزائن، ج:۵، ص:۵۴۷)

☆...... ''خدا تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے۔'' (تذکرہ ص:۶۰۰، مارچ ۱۹۰۶ء)

کیا ان مرزائی عبارات کو سماعت فرمانے کے بعد بھی کوئی مسلمان قادیانیوں سے محبت

بھرے تعلقات رکھے گا؟ کیا ان کفریہ اور نازیبا نظریات کے حاملین کو اپنی خوشی غمی میں شریک کرے گا؟ کیا ان مفسدین اسلام کو اسلام کا حصہ شمار کرے گا؟

مسلمانوں سے معاشرتی بائیکاٹ

مرزائیوں کا عجیب معاملہ ہے کہ وہ ایک طرف تو مسلمانوں سے یہ تقاضا کرتے ہیں کہ مسلمان انہیں اپنا حصہ سمجھیں، انہیں برابر کے حقوق دیں اور مسلمان معاشرتی زندگی میں ان سے مل جل کر رہیں، اس کو آپ حقیقت کا نام دیں گے یا منافقت، کہ ان کی یہ جملہ خواہشیں اور جملہ تقاضے ان کے گرو اور ان کے پسماندگان کی تعلیمات کے خلاف ہے۔

مرزائی دنیا کی تحریرات میں شادی بیاہ سے لے کر جنازہ اور تدفین تک جملہ معاملات میں بائیکاٹ اور انقطاع کی تعلیم ہے اور اس پر بھرپور زور دیا گیا ہے کہ مسلمانوں سے کسی قسم کا معاملہ نہ رکھیں حتیٰ کہ ان کے معصوم بچوں کا جنازہ تک نہ پڑھیں۔

سوال یہ ہے کہ جب مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے نام نہاد ''خلفاء'' کی تعلیمات یہ ہیں تو پھر وہ مسلمانوں سے باہمی روابط کا کیوں مطالبہ اور تقاضا کرتے ہیں۔

اس دوغلے اور منافقانہ رول کا اندازہ کرنے کے لئے توجہ فرمائیں سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ:

☆...... ''حضرت مسیح موعود کا حکم اور زبردست حکم ہے کہ کوئی احمدی غیر احمدی کو اپنی لڑکی نہ دے، اس کی تعمیل کرنا بھی ہر احمدی کا فرض ہے۔'' (برکاتِ خلافت، مجموعہ تقاریر محمود ص:۷۵)

☆...... ''پانچویں بات جو کہ اس زمانہ میں ہماری جماعت کے لئے نہایت ضروری ہے وہ غیر احمدی کو رشتہ دینا ہے، جو شخص غیر احمدی کو رشتہ دیتا ہے وہ یقیناً حضرت مسیح موعود کو نہیں سمجھتا اور نہ یہ جانتا ہے کہ احمدیت کیا چیز ہے؟ کیا کوئی غیر احمدیوں میں ایسا بے دین ہے جو کسی ہندو یا عیسائی کو اپنی لڑکی دے دے، ان لوگوں کو تم کافر سمجھتے ہو مگر اس معاملہ میں وہ تم سے اچھے رہے کہ کافر ہو کر بھی کسی کافر کو لڑکی نہیں دیتے مگر احمدی کہلا کر کافر کو دے دیتے ہو۔'' (ملائکۃ اللہ ص:۴۶، مصنفہ محمود)

☆...... ''صبر کرو اور اپنی جماعت کے غیر کے پیچھے نماز مت

پڑھو۔" (قول مرزا غلام احمد مندرجہ اخبار "الحکم" قادیان ۱۰/ اگست ۱۹۰۱ء)

☆......"خدا نے مجھے اطلاع دی ہے، تمہارے پر حرام اور قطعی حرام، اس لئے ہے کہ کسی مکفر اور مکذب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو، بلکہ چاہئے کہ تمہارا امام وہی ہو جو تم میں ہو۔"

(ضمیمہ تحفۂ گولڑویہ، ص:۲۸، روحانی خزائن، ج:۱۷، ص:۶۴)

☆......"ہمارا یہ فرض ہے کہ غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں اور نہ ان کے پیچھے نماز پڑھیں، کیونکہ ہمارے نزدیک وہ خدا تعالیٰ کے ایک نبی کے منکر ہیں۔" (انوار خلافت ص:۹۰، از مرزا محمود بن مرزا قادیانی)

☆......"غیر احمدی مسلمانوں کا جنازہ پڑھنا جائز نہیں، حتیٰ کہ غیر احمدی معصوم بچے کا بھی جائز نہیں۔"

(انوار خلافت ۹۳، از مرزا محمود، نیز الفضل مورخہ ۲۱/ اگست ۱۹۱۷ء الفضل ۳۰/ جولائی ۱۹۳۱ء)

نیز یہ عام بات ہے کہ چودھری ظفر اللہ خان وزیر خارجہ پاکستان، قائد اعظم محمد علی جناح کی نماز جنازہ میں شریک نہیں ہوا اور الگ بیٹھا رہا۔

جب اسلامی اخبارات اور مسلمان اس چیز کو منظر عام پر لائے تو جماعتِ احمدیہ کی طرف سے جواب دیا گیا کہ:

"جناب چودھری محمد ظفر اللہ خان صاحب پر ایک اعتراض یہ کیا جاتا ہے کہ آپ نے قائد اعظم کا جنازہ نہیں پڑھا، تمام دنیا جانتی ہے کہ قائد اعظم احمدی نہ تھے، لہٰذا جماعت احمدیہ کے کسی فرد کا ان کا جنازہ نہ پڑھنا کوئی قابل اعتراض بات نہیں۔"

(ٹریکٹ: ۲۲، عنوان احراری علماء کی راست گوئی کا نمونہ، الناشر مہتمم نشر و اشاعت نظارت دعوت و تبلیغ، صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ)

"الگ دین، الگ امت"

مرزا غلام احمد قادیانی کے سلسلہ کے تمام لوازم اور مناسبات کو دیکھتے ہوئے اس امر کا فیصلہ کرنے میں کوئی دقت نہیں ہوگی کہ وہ اپنے پیروؤں کو تمام مسلمانوں سے ایک الگ امت

بنانے میں کس درجہ ساعی وکوشاں ہیں، سنیئے :

☆ ...... ''حضرت مسیح موعود (مرزا) کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ میرے کانوں میں گونج رہے ہیں آپ نے فرمایا ہے کہ یہ غلط ہے کہ دوسرے لوگوں سے ہمارا اختلاف صرف وفات مسیح اور چند مسائل میں ہے۔ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی ذات، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم، قرآن، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ غرض یہ کہ آپ نے تفصیل سے بتایا کہ ایک ایک چیز میں ان سے اختلاف ہے۔

(خطبہ مرزا محمود احمد الفضل، قادیانی، ج:۱۹، ص:۱۳)

وضاحت:

عام قادیانی مسلمانوں کو دھوکا دینے کے لئے اس بات کا اظہار کرتے ہیں کہ ہمارا مسلمانوں سے کوئی اختلاف نہیں ہے، صرف اور صرف امام مہدی سے متعلق بات ہے ہم کہتے ہیں کہ امام مہدی آ گیا ہے اور مسلمان کہتے ہیں ابھی نہیں آئے، بس مگر اس مذکورہ حوالہ سے آپ سمجھ سکتے ہیں کہ قادیانی کس قدر بڑے دجال اور فریبی ہیں۔

☆ ...... ''مگر جس دن سے کہ تم احمدی ہوئے، تمہاری قوم تو احمدیت ہوگئی، شناخت اور امتیاز کے لئے اگر کوئی پوچھے تو اپنی ذات یا قوم بتا سکتے ہو، ورنہ اب تو تمہاری گوت، تمہاری ذات احمدی ہی ہے، پھر احمدیوں کو چھوڑ کر غیر احمدیوں میں کیوں قوم تلاش کرتے ہو؟''

(ملائکۃ اللہ ص:۴۶/۴۷، از مرزا محمود قادیانی)

مرزائیوں کے قبرستان میں مسلمانوں کا بچہ بھی دفن نہیں ہوسکتا

☆ ...... ''کیونکہ غیر احمدی جب بلا استثناء کافر ہیں تو ان کے چھ ماہ کے بچے بھی کافر ہوئے اور جب وہ کافر ہوئے تو احمدی قبرستان میں ان کو کیسے دفن کیا جا سکتا ہے۔''

(اخبار پیغام صلح، ج:۲۴، نمبر ۴۹، مورخہ ۳/ اگست ۱۹۳۶ء)

☆ ...... ''کیا کوئی شیعہ راضی ہوسکتا ہے کہ اس کی پاک دامن

ماں ایک زانیہ کنجری کے ساتھ دفن کر دی جائے اور کافر تو زنا کار سے بھی بدتر ہے (مسلمان چونکہ مرزائیوں کے نزدیک کافر ہیں، اس لئے وہ مرزائیوں کے قبرستان میں دفن نہیں ہو سکتے: مرتب)۔"

(نزول المسیح ص:۴۷، روحانی خزائن، ج:۱۸ص:۴۲۵)

مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے بعض نہایت معتمد اور جماعت کے ذمہ دار لوگ از قسم مرزا بشیر الدین محمود (فرزند مرزا غلام احمد اور جماعت کے دوسرے کرتا دھرتا) کی تحریرات جو بالکل بنیادی مسائل سے تعلق رکھتی ہیں۔ بندہ نے نہایت درجہ دیانت داری کے ساتھ ان کی اصل کتابوں سے آپ کے سامنے نقل کی ہیں، اس طرح میرے آج کے بیان کی مثال یہ ہے کہ:

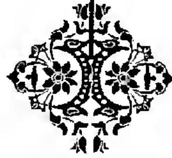
"زبان میری ہے بات اُن کی"

اور اس پورے بیان میں محض چند باتیں ہماری جو متفرق موضوعات کی ابتدا میں بطور تمہید کہی گئیں تاکہ برادرانِ دینی کو بات سمجھنے میں آسانی ہو۔ ہمارے بس میں ہوتا تو ہم اپنے طور پر اتنا بھی نہ کہتے لیکن اتنی جسارت محض ناگزیر ضرورت کی بنا پر کی گئی۔ اس بیان سے مقصد کسی کی دل آزاری نہیں، دل آزاری تب ہوتی ہے جب کسی پر الزام یا بہتان باندھا جائے، ہم نے تو مرزائی جماعت کے بانی اور ذمہ دار حضرات کی تحریرات کی روشنی میں یہ تمام گفتگو کی ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ دل آزاری کے ضمن میں نہیں آتیں بلکہ اس سے دل آزاری تو خود ہماری اور ہم جیسے کروڑوں غلامانِ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے نقل کے وقت بھی ہمارے دل کی حالت ناگفتہ بہ تھی۔

بہرکیف آپ تمام مسلمانوں سے درخواست ہے کہ فتنہ قادیانیت سے خود بھی بچیں اور اہل علاقہ کے دین و ایمان کی حفاظت کریں۔ روزِ قیامت شفاعت محمدی کے حصول کے لئے ضروری ہے کہ آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا تحفظ کیا جائے۔ بات بہت لمبی ہوگئی۔ اللہ پاک ہم سب کو عمل صالح کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

”عقیدہ ختم نبوت کے بیان
میں مرزائیوں سے ڈرنا، ختم نبوت پر
ایمان نہ لانے کے مترادف ہے۔“
(امیر شریعت سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ)



سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق موجود نظریات اور ان کی تنقیح

قادیانی اور تعمیر مسجد

سوال: کیا قادیانی گروہ اپنے عبادت خانہ کو مسجد کا نام دے سکتا ہے؟ نیز یہ بھی بتائیں کہ کیا کسی قادیانی کی کمائی مسجد کی تعمیر میں لگائی جا سکتی ہے یا نہیں؟ کیا قادیانیوں کو مسجد تعمیر کرنے کا حق ہے یا نہیں؟

(سائل: ابوعمیرہ خان، کراچی)

جواب:...... مسجد کی معروف ترین علامت یہ ہے کہ اس میں قبلہ رخ محراب ہو، منبر ہو، مینار ہو، وہاں اذان ہوتی ہو، اس لئے کسی غیر مسلم کی عبادت گاہ میں ان چیزوں کا پایا جانا اسلامی شعار کی توہین ہے۔ اس لئے ان کی عبادت گاہ کو مسجد کہنا صحیح نہیں اور جب قادیانیوں کو آئینی طور پر غیر مسلم تسلیم کیا جا چکا ہے اور ان کے اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرنے پر پابندی عائد کر دی گئی ہے تو انہیں مسجد یا مسجد نما عبادت گاہ بنانے اور وہاں اذان و اقامت کہنے کی اجازت دینا قطعاً جائز نہیں۔

(بحوالہ آپ کے مسائل اور ان کا حل، ج:۲، ص:۱۳۳)

مسجد کی تعمیر میں رقم لگانا باعث اجر و ثواب ہے اور قادیانی مرتد و زندیق اس کے اہل نہیں، کیونکہ ان کے تمام اعمال عنداللہ غارت ہیں، اس لئے کسی قادیانی کی رقم تعمیر مسجد میں استعمال کرنا درست نہیں۔

نظر ثانی
مفتی ابوبکر سعید الرحمٰن
دارالافتاء جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن

کتبہ
محمد زکریا
دارالافتاء ختم نبوت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ نَوَّرَ قُلُوْبَ الْعَارِفِیْنَ بِنُوْرِ الْاِیْمَانِ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِیْکَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ، اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُبِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

"فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِیْثَاقَهُمْ وَکُفْرِهِمْ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ وَقَتْلِهِمُ الْاَنْبِیَاءَ بِغَیْرِ حَقٍّ وَّقَوْلِهِمْ قُلُوْبُنَا غُلْفٌ، بَلْ طَبَعَ اللّٰهُ عَلَیْهَا بِکُفْرِهِمْ فَلَا یُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِیْلًا ○ وَّبِکُفْرِهِمْ وَقَوْلِهِمْ عَلٰی مَرْیَمَ بُهْتَانًا عَظِیْمًا ○ وَقَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِیْحَ عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰکِنْ شُبِّهَ لَهُمْ، وَاِنَّ الَّذِیْنَ اخْتَلَفُوْا فِیْهِ لَفِیْ شَکٍّ مِّنْهُ، مَالَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ، وَمَا قَتَلُوْهُ یَقِیْنًا ○ بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَیْهِ ، وَکَانَ اللّٰهُ عَزِیْزاً حَکِیْمًا ○ وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْکِتٰبِ اِلَّا لَیُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ وَیَوْمَ الْقِیٰمَةِ یَکُوْنُ عَلَیْهِمْ شَهِیْدًا ○ (النساء:۱۵۵تا۱۵۹)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ .وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَیُوْشِکَنَّ اَنْ یَّنْزِلَ فِیْکُمْ اِبْنُ مَرْیَمَ حَکَماً عَدْلًا فَیَکْسِرُ الصَّلِیْبَ وَیَقْتُلُ الْخِنْزِیْرَ وَیَضَعُ الْجِزْیَةَ وَیَفِیْضُ الْمَالَ حَتّٰی لَا یَقْبَلَهٗ اَحَدٌ حَتّٰی تَکُوْنَ

السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَيْراً مِّنَ الدُّنْيَا وَمَافِيهَا ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ فَاقْرَؤُوا إِنْ شِئْتُمْ: وَإِنْ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ الاية: متفق عليه۔ (مشکوۃ ص:۴۷۹، باب نزول عیسیٰ علیہ السلام)

صدق الله العظيم وصدق رسوله النبي الكريم

کچھ اہل ستم کچھ اہل حشم اسلام کو ڈھانے آئے تھے
دہلیز کو چوم کے چھوڑ گئے سوچا کہ یہ پتھر بھاری ہے
زخموں سے بدن چور سہی تم اپنے شکستہ تیر گنو
خود ترکش والے کہہ دیں گے یہ بازی کس نے ہاری ہے

اربابِ علم و دانش، بزرگان ملت، نوجوانانِ اسلام آپ کی خدمت میں اس وقت سورۂ نساء کی چند آیات مبارکہ اور پاک پیغمبر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات گرامی میں سے ایک حدیث پاک تلاوت کی ہے، آج کی تقریر کا عنوان سیدنا عیسیٰ علیہ السلام سے متعلق پائے جانے والے نظریات کی وضاحت اور اسلامی نقطہ نظر کی تشریح کرنا ہے، آیت مبارکہ کا ترجمہ اور مختصری تشریح سماعت فرمائیں۔

ترجمہ آیت: ''ان کو (یہود و نصاریٰ) جو سزا ملی سو ان کی عہد شکنی پر اور منکر ہونے پر اللہ کی آیات سے اور خون کرنے پر پیغمبروں کا ناحق اور اس کہنے پر کہ ہمارے دل پر غلاف ہے سو یہ نہیں بلکہ اللہ نے مہر کر دی ان کے دل پر کفر کے سبب سو ایمان نہیں لائے مگر کم اور ان کے کفر پر اور مریم پر بڑا طوفان باندھنے پر، اور ان کے اس کہنے پر کہ ہم نے قتل کیا مسیح عیسیٰ مریم کے بیٹے کو جو رسول تھا اللہ کا اور انہوں نے نہ اس کو مارا اور نہ سولی پر چڑھایا لیکن وہی صورت بن گئی اور ان کے آگے اور جو لوگ اس میں مختلف باتیں کرتے ہیں تو وہ لوگ اس جگہ شبہ میں پڑے ہوئے ہیں کچھ نہیں ان کو اس کی خبر صرف اٹکل پر چل رہے ہیں اور اس کو قتل نہیں کیا بے شک بلکہ اس کو اٹھالیا اللہ نے اپنی طرف اور اللہ ہے زبردست حکمت والا۔''

اور جتنے فرقے ہیں اہل کتاب کے سو عیسیٰ پر یقین لاویں گے اس کی موت سے پہلے اور

قیامت کے دن ہوگا ان پر گواہ۔

یعنی یہود نے اس عہد کو توڑ دیا تو حق تعالیٰ نے ان کو اس عہد شکنی پر اور آیاتِ الٰہی سے منکر ہونے پر اور انبیاء علیہم السلام کے ناحق قتل کرنے پر اور ان کے اس کہنے پر کہ ہمارے دل تو غلاف میں ہیں، ان پر سخت سے سخت عذاب مسلط فرمائے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں کو ہدایت کی تو کہنے لگے ہمارے دل پردہ میں ہیں تمہاری بات وہاں تک پہنچ نہیں سکتی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ بات نہیں بلکہ کفر کے سبب ان کے دلوں پر اللہ نے مہر لگا دی ہے جس کے باعث ان کو ایمان نصیب نہیں ہوسکتا مگر تھوڑے لوگ اس سے مستثنیٰ ہیں، جیسے حضرت عبداللہ بن سلام اور ان کے ساتھی۔

نیز اس وجہ سے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے منکر ہوکر دوسرا کفر کمایا اور حضرت مریم پر طوفان عظیم باندھا اور ان کے اس قول پر کہ فخر سے کہتے تھے ہم نے مار ڈالا عیسیٰ مریم کے بیٹے کو جو رسول اللہ تھا، ان تمام وجوہ سے یہود پر عذاب اور مصیبتیں نازل ہوئیں۔

اللہ تعالیٰ ان کے قول کی تکذیب فرماتا ہے کہ یہودیوں نے نہ عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کیا نہ سولی پر چڑھایا، یہود جو مختلف باتیں اس بارہ میں کہتے ہیں، اپنی اپنی اٹکل سے کہتے ہیں، اللہ نے ان کو شبہ میں ڈال دیا، خبر کسی کو بھی نہیں، واقعی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سب چیزوں پر قادر ہے اور اس کے ہر کام میں حکمت ہے۔

قصہ یہ ہوا کہ جب یہودیوں نے حضرت مسیح کے قتل کا عزم کیا تو پہلے ایک آدمی ان کے گھر میں داخل ہوا، حق تعالیٰ نے ان کو تو آسمان پر اٹھالیا اور اس شخص کی صورت حضرت مسیح علیہ السلام کی صورت کے مشابہ کردی، جب باقی لوگ گھر میں گھسے تو اس کو مسیح سمجھ کر قتل کردیا، پھر خیال آیا تو کہنے لگے کہ اس کا چہرہ تو مسیح کے چہرہ کے مشابہ ہے اور باقی بدن ہمارے ساتھی کا معلوم ہوتا ہے، کسی نے کہا یہ مقتول مسیح ہے تو ہمارا آدمی کہاں گیا اور ہمارا آدمی ہے تو مسیح کہاں ہے، اب صرف اٹکل سے کسی نے کچھ کہا، کسی نے کچھ کہا۔ علم کسی کو بھی نہیں، حق یہی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہرگز مقتول نہیں ہوئے، بلکہ آسمان پر اللہ نے اٹھالیا اور یہود کو شبہ میں ڈال دیا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ موجود ہیں آسمان پر، جب دجال پیدا ہوگا تب اس جہان میں تشریف لاکر اسے قتل کریں گے اور یہود و نصاریٰ ان پر ایمان لائیں گے کہ بے شک عیسیٰ زندہ

ہیں، مرے نہ تھے اور قیامت کے دن حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کے حالات اور اعمال کو ظاہر کریں گے کہ یہود نے میری تکذیب اور مخالفت کی اور نصاریٰ نے مجھ کو خدا کا بیٹا کہا۔

آیت کی مختصر تشریح سماعت فرمانے کے بعد حدیث پاک کا ترجمہ سنئے، جناب سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں، حضور سرور کائنات خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قسم ہے مجھے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ بے شک عنقریب تم میں عیسیٰ بن مریم نازل ہوں گے، اس حال میں کہ وہ فیصلہ کرنے والے اور انصاف کرنے والے ہوں گے، صلیب کو توڑیں گے اور خنزیر کو قتل کریں گے اور جزیہ کو ختم کردیں گے، مال کو بہادیں گے، یہاں تک کہ مال کو قبول کرنے والا کوئی نہ ملے گا اور ایک سجدہ دنیا اور مافیہا سے بہتر ہوگا، پھر حضرت ابو ہریرہؓ یہ فرماتے ہیں کہ اگر تم چاہو تو اس حدیث کی تصدیق کے لئے یہ آیت پڑھو:

"وان من اهل الكتاب الا ليومنن به قبل موته ويوم القيامة يكون عليهم شهيدا۔"

تم ایسا کرنا کوئی جگنو کوئی ستارہ سنبھال کر رکھنا
میرے اندھیروں کی فکر چھوڑو بس اپنے گھر کا خیال رکھنا

سامعین محترم! آیات واحادیث کا ترجمہ اور مختصر تشریح سماعت فرمانے کے بعد عرض ہے کہ جیسے ایک مسلمان کے لئے باری تعالیٰ کی توحید پر ایمان لانا، اسلام کے بنیادی اور اساسی عقائد میں سے ہے، اسی طرح عقیدۂ ختم نبوت اور باقی وہ تمام عقائد جو ضروریات دین کے زمرہ میں آتے ہیں، ان سب کو جاننا، ماننا قلب و جان سے تسلیم کرنا ضروری ہے، اسی طرح حیات عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے رفع ونزول کا عقیدہ بھی اسلام کے بنیادی عقائد اور ضروریات دین میں شامل ہے جو قرآن کریم کی نصوص قطعیہ، احادیث متواترہ اور اجماع امت سے ثابت ہے اور جس کو علماء امت نے کتب تفسیر، شروح احادیث اور کتب علم کلام میں مکمل توضیحات وتشریحات کے ساتھ منقح فرمادیا ہے۔ آج کی اس نشست میں جناب سیدنا عیسیٰ علیہ السلام سے متعلق اس وقت کتنے قسم کے نظریات پائے جاتے ہیں، وہ عرض کرکے اسلام کا نقطہ نظر جو قرآن وسنت اور اجماع امت کے اعتبار سے مکمل طور پر درست ہے، وہ عرض کرنا ہے، چنانچہ:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں اسلامی عقیدہ:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق اسلامی عقیدہ یہ ہے کہ وہ حضرت مریم سلام اللہ علیہا کے بطن مبارک سے محض نفخہ جبرائیل سے پیدا ہوئے، پھر بنی اسرائیل کے آخری نبی بن کر مبعوث ہوئے، یہود نے ان سے بغض و عداوت کا معاملہ کیا، آخر کار جب ایک موقع پر ان کے قتل کی مذموم کوشش کی تو بحکم خداوندی، فرشتے ان کو اٹھا کر زندہ سلامت آسمان پر لے گئے اور اللہ تعالیٰ نے ان کو طویل عمر عطا فرمادی اور قرب قیامت میں جب دجال کا ظہور ہوگا اور وہ دنیا میں فتنہ وفساد پھیلائے گا، تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ قیامت کی ایک بڑی علامت کے طور پر نازل ہوں گے اور دجال کو قتل کریں گے۔ دنیا میں آپ کا نزول ایک امام عادل کی حیثیت سے ہوگا اور اس امت میں آپ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ ہوں گے، اور قرآن وحدیث (اسلامی شریعت) پر خود بھی عمل کریں گے اور لوگوں کو بھی اس پر چلائیں گے۔ ان کے زمانہ میں (جو اس امت کا آخری دور ہوگا) اسلام کے سوا دنیا کے تمام مذاہب مٹ جائیں گے اور دنیا میں کوئی کافر نہیں رہے گا، اس لئے جہاد کا حکم موقوف ہوجائے گا، نہ خراج وصول کیا جائے گا اور نہ جزیہ، مال وزر اتنا عام ہوگا کہ کوئی دوسرے سے قبول نہیں کرے گا۔ نزول کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام نکاح بھی فرمائیں گے اور ان کی اولاد بھی ہوگی' پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ہوجائے گی اور مسلمان آپ کی نماز جنازہ پڑھ کر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ اقدس میں دفن کردیں گے۔ یہ تمام امور احادیث صحیحہ متواترہ میں پوری وضاحت کے ساتھ بیان کئے گئے ہیں، جن کی تعداد ایک سو سے متجاوز ہے۔ اگر آپ علمی اور مناظرانہ ذوق رکھتے ہوں تو مزید تفصیلات دیکھنے کے لئے حضرت مولانا سیّد محمد انور شاہ کشمیریؒ کی کتاب ''التصریح بما تواتر فی نزول المسیح '' کا مطالعہ فرمائیں انشاء اللہ نفع ہوگا۔

اسلامی عقیدہ کے اہم اجزاء یہ ہیں:

۱:...... حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور وہی مسیح ہدایت ہیں، جن کی بشارت کتب سابقہ میں دی گئی ہے، وہ سچے نبی کی حیثیت سے ایک مرتبہ دنیا میں مبعوث ہوچکے ہیں۔

۲:...... یہود بے بہبود کے ناپاک اور گندے ہاتھوں سے ہر طرح محفوظ رہے۔

۳:......زندہ بجسد عنصری آسمان پر اٹھا لئے گئے۔

۴:......وہاں بقید حیات موجود ہیں۔

۵:...... قیامت سے پہلے اس کی ایک بڑی علامت کے طور پر بعینہٖ وہی مسیح ہدایت (حضرت عیسیٰ بن مریمؑ) نزول فرما کر مسیح ضلالت (دجال) کو قتل کریں گے، ان سے الگ کوئی اور شخص ان کی جگہ مسیح کے نام سے دنیا میں نہیں آئے گا۔ اسلامی نقطۂ نظر سماعت فرمانے کے بعد اب آئیے دیکھتے ہیں کہ:

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق یہودیوں کا نقطہ نظر کیا ہے؟:

یہودیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ مسیح ہدایت ابھی نہیں آیا، اور عیسیٰ بن مریمؑ نامی جس شخص نے اپنے آپ کو مسیح اور رسول اللہ کہا ہے (نعوذ باللہ) وہ جادوگر اور جھوٹا دعویٰ نبوت کرنے والا تھا، اسی لئے یہودیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بغض و عداوت کا معاملہ کیا اور ان کو قتل کرنے اور سولی پر چڑھانے کا منصوبہ بنایا، بلکہ ان کے بقول یہ منصوبہ پایہ تکمیل کو پہنچا دیا، جیسا کہ ارشاد ہے:

"وَقَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ"

(النساء:۱۵۷)

ترجمہ:"اور ان کے اس کہنے پر کہ ہم نے قتل کیا مسیح عیسیٰ مریم کے بیٹے کو جو رسول تھا اللہ کا۔" (ترجمہ شیخ الہندؒ)

توجہ فرمایئے! دعویٰ قتل عیسیٰ بن مریم میں تو تمام یہود متفق ہیں، البتہ ان میں ایک فرقہ یہ کہتا ہے کہ قتل کئے جانے کے بعد اہانت اور تشہیر کے لئے عیسیٰ علیہ السلام کو سولی پر لٹکایا گیا، اور دوسرا فریق کہتا ہے کہ سولی پر چار میخ کئے جانے کے بعد عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کیا گیا۔

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق مسیحی نقطۂ نظر کیا ہے سماعت فرمائیں:

اور نصاریٰ کا متفقہ عقیدہ ہے کہ مسیح ہدایت آچکے ہیں اور وہ حضرت عیسیٰ بن مریمؑ ہیں، اس کے بعد ان میں دو فرقے بن گئے:

ا:......ایک بڑا فرقہ یہ کہتا ہے کہ ان کو یہود نے قتل کیا، سولی پر چڑھایا، پھر اللہ تعالیٰ نے زندہ کرکے ان کو آسمان پر اٹھا لیا، اور سولی پر چڑھایا جانا عیسائیوں کے گناہوں کا کفارہ ہو گیا، اسی لئے

عیسائی صلیب کی پوجا کرتے ہیں۔

۲:......دوسرا فرقہ یہ کہتا ہے کہ بغیر قتل و صلب کے اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر اٹھالیا۔

پھر یہ دونوں فرقے بالاتفاق اس بات کے قائل ہیں کہ مسیح ہدایت عین قیامت کے دن جسم ناسوتی یا جسم لاہوتی میں، خدا بن کر آئیں گے، اور مخلوق کا حساب لیں گے۔

حاصل یہ کہ تمام یہود اور نصاریٰ کی بڑی اکثریت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت الصلیب کی قائل ہے، اور یہود و تمام نصاریٰ کو ایک مسیح ہدایت کا انتظار ہے، یہود کو تو اس وجہ سے کہ ابھی یہ پیشنگوئی پوری نہیں ہوئی، اور نصاریٰ کو اس لئے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت کے دن برائے فیصلہ خلائق خدا کی شکل میں آنے والے ہیں۔ (محاضرہ علمیہ نمبر ۴ ص ۴)

اب میں آپ کے سامنے امت مسلمہ کے اجماعی اور اتفاقی عقیدہ میں بگاڑ ڈالنے والے اور امت مسلمہ کو سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام سے متعلق شکوک وشبہات میں مبتلا کرنے والے مرزا غلام احمد قادیانی کا نظریہ بتانا چاہوں گا کہ اس نے چودہ صدیوں کے اکابر، مجددین ملت کو چھوڑ کر ایک نیا اور من گھڑت نظریہ ایجاد کیا اور امت کو راہ استقامت سے راہ ضلالت پر ڈال دیا، چنانچہ:

حضرت عیسیٰؑ کے متعلق قادیانی عقائد:

مرزا قادیانی نے کتب ''ازالہ اوہام، تحفہ گولڑویہ، نزول مسیح اور حقیقت الوحی'' وغیرہ میں جو کچھ لکھا ہے، اس کا خلاصہ مرزا بشیر احمد ایم اے قادیانی نے اپنی کتاب ''حقیقی اسلام'' میں تحریر کیا ہے، چنانچہ وہ لکھتا ہے کہ:

> ''اس بحث کے دوران میں (مرزا قادیانی) نے مندرجہ ذیل اہم مسائل پر نہایت زبردست روشنی ڈالی۔
>
> ۱:...... یہ کہ حضرت مسیح ناصری دوسرے انسانوں کی طرح ایک انسان تھے جو دشمنوں کی شرارت سے صلیب پر ضرور چڑھائے گئے مگر اللہ تعالیٰ نے ان کو اس لعنتی موت سے بچالیا، اس کے بعد وہ خفیہ خفیہ اپنے ملک سے ہجرت کر گئے۔
>
> ۲:...... اپنے ملک سے نکل کر حضرت مسیح آہستہ آہستہ سفر کرتے

ہوئے کشمیر میں پہنچے اور وہیں ان کی وفات ہوئی (۸۷ برس کے بعد) اور وہیں ان کی قبر (سری نگر کے محلہ خانیار میں، ناقل) موجود ہے۔

۳:...... کوئی فرد بشر اس جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر نہیں جا سکتا، اس لئے مسیح کے زندہ آسمان پر چلے جانے کا خیال بھی باطل ہے۔

۴:...... بے شک مسیح کی آمدِ ثانی کا وعدہ تھا مگر اس سے مراد ایک مثیل مسیح کا آنا تھا نہ کہ خود مسیح کا۔

۵:...... یہ کہ مثیل مسیح کی بعثت کا وعدہ خود آپ (مرزا قادیانی) کے وجود میں پورا کیا گیا، اور آپ ہی وہ مسیح موعود ہیں جس کے ہاتھ پر دنیا میں حق صداقت کی آخری فتح مقدر ہے، خود مرزا غلام احمد قادیانی نے قسم کھا کر لکھا ہے:

"میں وہی مسیح موعود ہوں جس کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان احادیث صحیحہ میں خبر دی ہے جو صحیح بخاری اور مسلم اور دوسری صحاح میں درج ہیں۔ و کفیٰ باللہ شہیداً۔" (حقیقی اسلام ص: ۳۰،۲۹)

حاصل گفتگو اور خلاصۂ کلام یہ ہے کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام سے متعلق پائے جانے والے چار نظریات میں سے تین نظریات یہودی نظریہ، عیسائی نظریہ، قادیانی نظریہ، قرآن وسنت اور اجماع امت کے آئینہ میں بالکل غلط، باطل اور کفر پر مبنی ہیں، صرف اور صرف اسلام کا نقطۂ نظر اور عقیدہ کامل طور پر حقائق اور دلائل وبراہین پر مبنی ہے۔

رب کریم ہم سب مسلمانوں کی فتنہ قادیانیت سے حفاظت فرمائے اور عقائد اسلامی پر مضبوطی سے کاربند ہونے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین۔

حق پر رہ ثابت قدم باطل کا شیدائی نہ بن
گر تجھے ایمان پیارا ہے تو مرزائی نہ بن

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین



حضرت مہدی

علیہ الرضوان

کی شناخت

قادیانیوں کے ساتھ تعلق رکھنا اور ان کے ساتھ کھانا پینا کیوں ناجائز ہے؟

س:...... مجھے قادیانیوں کے بارے میں پتا نہیں ہے' اس لئے میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ ایسی کون سی بات ہے' جس کی وجہ سے آپ نے انہیں غیرمسلموں سے زیادہ بُرا قرار دیا ہے؟ کیونکہ میں نے جہاں تک سنا ہے کہ قادیانی کلمہ گو ہوتے ہیں' آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دور میں غیرمسلموں کے ساتھ آپؐ اچھے طریقے سے برتاؤ کرتے تھے' ان کے مسائل حل کرتے تھے' پھر یہ فرق کیسا؟

ج:...... میری بیٹی! آپ نے بہت اچھا سوال کیا ہے' اور اچھا کیا کہ قادیانیوں کے بارہ میں پوچھ لیا۔ میری بیٹی! قادیانی اور دوسرے کافروں میں فرق ہے اور اسی فرق کی بنا پر دوسرے کافروں کے ساتھ میل ملاپ اور ضروری تعلقات کی اجازت ہے اور قادیانیوں کے ساتھ ایسے کسی تعلق کی اجازت نہیں ہے۔ میری بیٹی! قادیانی کلمہ گو نہیں ہیں' بلکہ یہ مرتد و زندیق ہیں' مرتد وہ ہوتا ہے جو اسلام کو ترک کرکے کوئی دوسرا مذہب اختیار کرلے اور زندیق وہ ہوتا ہے جو اپنے کفریہ عقائد کو اسلام کا نام دے' لہٰذا یہ لوگ اسلام کے باغی ہیں' اور جس طرح کسی ملک کا باغی کسی رو رعایت کا مستحق نہیں ہوتا بلکہ جو لوگ ان باغیوں کے ساتھ میل جول رکھیں وہ بھی قابل گرفت ہوتے ہیں' ٹھیک اسی طرح چونکہ قادیانی بھی زندیق و مرتد ہیں تو اسلامی تعلیمات کی رو سے کسی رو رعایت اور میل ملاپ کے مستحق نہیں' چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہود و نصاریٰ کے ساتھ تعلق رکھا اور معاہدہ بھی کیا' مگر مدعیانِ نبوت اسود عنسی اور مسیلمہ کذاب کے ساتھ نہ صرف تعلقات کو ناجائز قرار دیا' بلکہ حضرت فیروز دیلمیؓ کے ذریعہ اسود عنسی کا کام تمام کرایا اور مسیلمہ کذاب کو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ٹھکانے لگایا۔ اس لئے کہ دوسرے کافر اپنے کفر کا اعتراف کرتے ہیں اور اپنے آپ کو غیرمسلم اور مسلمانوں سے الگ قرار دیتے ہیں' جبکہ قادیانی اپنے عقائد پر ملمع سازی کرکے مسلمانوں کو دھوکا دیتے ہیں اور ان ہر دو کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص خنزیر کا گوشت سور کا گوشت کہہ کر بیچتا ہے اور دوسرا خنزیر کے گوشت کو بکری کا گوشت کہہ کر بیچتا ہے' تو آپ ہی بتلائیں کہ خنزیر کے گوشت کو بکری کا گوشت کہہ کر بیچنے والا دھوکا باز ہے؟ اس سے مسلمان متاثر ہوں گے' لہٰذا اگر قادیانی بھی اپنے آپ کو یہودیوں اور عیسائیوں کی طرح مسلمانوں سے الگ کاسٹ کیا کریں تو مسلمان ان سے تعرض نہیں کریں گے' لیکن جب تک وہ مسلمانوں کو دھوکا دیتے رہیں گے' مسلمان ان کی منافقت کو طشت ازبام کرتے رہیں گے۔

مولانا سعید احمد جلال پوری شہیدؒ

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ کَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی خُصُوْصاً عَلٰی سَیِّدِ الرُّسُلِ وَخَاتَمِ الْاَنْبِیَاءِ الَّذِیْ لَا رَسُوْلَ بَعْدَہٗ وَلَا نَبِیَّ وَمَنْ ادَّعٰی فَقَدْ شَقٰی وَغَوٰی اَمَّابَعْدُ

اَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالیٰ:

"یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَطِیْعُوْا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوْا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِمِنْکُمْ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْہُ اِلَی اللّٰہِ وَالرَّسُوْلِ" (النساء:۵۹)

"عَنْ عَلِیٍّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَمْ یَبْقَ مِنَ الدَّھْرِ اِلَّا یَوْمٌ لَبَعَثَ اللّٰہُ رَجُلاً مِّنْ اَھْلِ بَیْتِیْ یَمْلَأُ ھَا عَدَلاً کَمَا مُلِئَتْ جَوْراً." (ابوداؤد،ص:۲۳۲،ج:۲ کتاب المہدی)

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

"فَاعْقِلُوْا اَیُّھَا النَّاسُ قَوْلِیْ فَاِنِّیْ قَدْ بَلَّغْتُ وَقَدْ تَرَکْتُ فِیْکُمْ، اَیُّھَا النَّاسُ! مَا اِنْ اعْتَصَمْتُمْ بِہٖ فَلَنْ تَضِلُّوْا اَبَداً کِتَابُ اللّٰہِ وَسُنَّۃُ نَبِیِّہٖ." (کتاب السنۃ لمحمد بن نصر المروزی،ص:۲۱)

صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْمُ وَصَدَقَ رَسُوْلُہٗ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ

حاضرین مجلس، قابل صد عزو شرف، سامعین گرامی! آج کی تقریر کا عنوان امام مہدی علیہ الرضوان کے متعلق اسلامی نقطہ نظر کی وضاحت کرنا ہے۔

حضرت مہدی علیہ الرضوان کے ظہور کا عقیدہ اسلامی عقائد ونظریات میں سے ایک اہم

اور بنیادی عقیدہ ہے، جس پر ایمان اور یقین رکھنا ایک مسلمان کے لئے لازمی اور ضروری ہے، چنانچہ اللہ تبارک وتعالیٰ کلام مجید فرقان حمید میں ارشاد فرماتے ہیں:

”یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَی اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ“

ترجمہ: ”اے ایمان والو! حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا اور حاکموں کا جو تم میں سے ہوں، پھر اگر جھگڑ پڑو کسی چیز میں تو اس کو رجوع کرو طرف اللہ کے اور رسول کے۔“ (شیخ الہندؒ)

جو احادیث تلاوت کی گئی ہیں، ان میں سے ایک حدیث پاک میں آقا دو جہاں امام الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: اگر زمانہ کا ایک دن بھی باقی ہوگا تو اللہ تعالیٰ ایک آدمی میرے اہل بیت سے پیدا فرمائیں گے جو زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا، جس طرح کہ وہ پہلے ظلم سے بھر چکی ہوگی۔

دوسری حدیث پاک میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اے لوگو! میری بات کو سمجھو میں نے تمہیں دین کی باتیں پہنچادی ہیں اور ایسی چیزیں تمہارے اندر چھوڑی ہیں کہ اگر تم ان کو مضبوطی سے پکڑو گے تو گمراہ نہیں ہوگے۔ ایک کتاب اللہ اور دوسری اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت۔“

حضرات گرامی قدر! قرآن کریم کی اس آیت اور حدیث پاک کی روشنی میں یہ بات واضح ہوتی ہے کہ کامیابی وکامرانی اور بارگاہ الٰہی میں سرخ رو ہونے کے لئے قرآن کریم اور سنت رسول کو مضبوطی سے تھامنا ضروری ہے، اس کے بغیر بات نہیں بنے گی، چنانچہ اگر کسی مسئلہ میں حدود شرعیہ میں رہتے ہوئے اختلاف رائے ہو جائے تو قرآن کریم اور سنت رسول سے اس مسئلہ میں رائے اور مدد لی جائے، نہ یہ کہ اپنی ذاتی رائے کو حکم اور دلیل بنایا جائے، قرآن کریم اور سنت نبوی دونوں سرچشمے راہِ ہدایت پر گامزن کریں گے۔

حاصل کلام یہ ہوا کہ حضرت مہدی علیہ الرضوان کے تعارف کے لئے احادیث طیبہ کی روشنی میں جو معلومات حاصل ہوں گی وہ صحیح اور اسلامی ہوں گی۔ چنانچہ احادیث کی روشنی میں سیدنا مہدی علیہ الرضوان کے ظہور کی مندرجہ ذیل شناخت اور علامات بیان کی گئی ہیں:

ا:...... حضرت فاطمہؓ کی اولاد سے ہوں گے، ۲:...... مدینہ طیبہ کے اندر پیدا ہوں گے، ۳:...... والد کا نام عبداللہ ہوگا، ۴:...... ان کا اپنا نام محمد ہوگا اور لقب مہدی، ۵:...... چالیس سال کی عمر میں ان کو مکہ مکرمہ حرم کعبہ میں شام کے چالیس ابدالوں کی جماعت پہچانے گی، ۶:...... وہ کئی لڑائیوں میں مسلمان فوجوں کی قیادت کریں گے، ۷:...... شام جامع مسجد دمشق میں پہنچیں گے، تو وہاں سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہوگا، ۸:...... حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول کے بعد پہلی نماز حضرت مہدی علیہ الرضوان کے پیچھے ادا کریں گے، ۹:...... حضرت مہدی علیہ الرضوان کی کل عمر ۴۹ سال ہوگی، ۱۰:...... چالیس سال کی عمر کے بعد خلیفہ بنیں گے، ۱۱:...... سات سال خلیفہ رہیں گے، ۱۲:...... دو سال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نیابت میں رہیں گے، ۴۹ سال کی عمر میں وفات پائیں گے، ۱۳:...... ثم یموت ویصلی علیه المسلمون (مشکوٰۃ: ۴۱۷) پھر ان کی وفات ہوگی اور مسلمان ان کی نماز جنازہ ادا کریں گے۔ تدفین کے مقام کے متعلق احادیث میں صراحت نہیں، البتہ بعض حضرات نے بیت المقدس میں تدفین لکھی ہے۔

تفصیلات کے لئے شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کا رسالہ ''الخلیفة المهدی فی الاحادیث الصحیحه'' اور محدث کبیر مولانا بدر عالم میرٹھیؒ کا رسالہ ''الامام المہدی'' ترجمان السنۃ ج ۴ مشمولہ احتساب قادیانیت جلد چہارم، اسی طرح حضرت مولانا مفتی نظام الدین شامزئیؒ کی کتاب عقیدہ ظہور مہدی علیہ الرضوان قابل دید ہیں۔

امام مہدی علیہ الرضوان سے متعلق مختصر سی بات آپ کے سامنے آ چکی ہے، احادیث ذکر کرنے سے پہلے آپ کی توجہ ایک اور اہم مسئلہ کی طرف بھی مبذول کرانا ضروری ہے اور وہ ہے ''فتنۂ دجال۔''

جیسے علامات قیامت میں حضرت سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے دوبارہ نازل ہونا، امام مہدی علیہ الرضوان کا ظہور یہ علامتیں ہیں، اسی طرح دجال کے فتنہ کا خروج بھی قیامت کی بڑی علامتوں میں سے ایک علامت ہے، اس لئے فتنہ دجال سے متعلق بھی آپ کو معلومات ہونا

ضروری ہیں، اس لئے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے احادیث طیبہ میں جہاں اور دعائیں سکھانے کا اہتمام کیا، وہاں پر دجال کے فتنے سے پناہ مانگنے کی بھی واضح الفاظ میں تاکید کی ہے، لہٰذا حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "اللھم انی اعوذبک من فتنة المسیح الدجال"... رب کریم میں آپ سے دجال کے فتنۂ عظمیٰ سے پناہ مانگتا ہوں، مجھے اس فتنے سے محفوظ فرما...

دجال کا خروج:

۱:...... اسلامی تعلیمات اور احادیث کی روشنی میں دجال ایک شخص (متعین) کا نام ہے، جس کی فتنہ پردازیوں سے تمام انبیأ علیہم السلام اپنی امتوں کو ڈراتے آئے ہیں۔ گویا دجال ایک ایسا خطرناک فتنہ پرور ہوگا جس کی خوفناک خدا دشمنی پر تمام انبیأ علیہم السلام کا اجماع ہے۔

۲:...... وہ عراق وشام کے درمیانی راستہ سے خروج کرے گا۔

۳:...... تمام دنیا کو فتنہ وفساد میں مبتلا کردے گا۔

۴:...... خدائی کا دعویٰ کرے گا۔

۵:...... ممسوح العین ہوگا، یعنی ایک آنکھ چٹیل ہوگی (کانا ہوگا)۔

۶:...... مکہ مدینہ جانے کا ارادہ کرے گا، حرمین کی حفاظت پر مامور اللہ تعالیٰ کے فرشتے اس کا منہ موڑ دیں گے، وہ مکہ، مدینہ میں داخل نہیں ہو سکے گا۔

۷:...... اس کے متبعین زیادہ تر یہودی ہوں گے۔

۸:...... ستر ہزار یہودیوں کی جماعت اس کی فوج میں شامل ہوگی۔

۹:...... مقام لد پر سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں قتل ہوگا۔

۱۰:...... وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حربہ (ہتھیار) سے قتل ہوگا۔

اسلامی نقطۂ نظر سے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت مہدی علیہ الرضوان کی قریباً ایک سواسی

علامات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور مہدی علیہ الرضوان کی تشریف آوری تواتر سے ثابت ہے۔ چنانچہ علامہ شوکانی لکھتے ہیں جس کا مفہوم یہ ہے کہ:

''یہ بات ثابت ہوگئی ہے کہ مہدی منتظر کے بارے میں وارد شدہ احادیث بھی متواتر ہیں اور حضرت عیسیٰ بن مریم کے بارے میں وارد شدہ احادیث بھی متواتر ہیں۔'' (الاذاعہ ص ۷۷)

اور اسی طرح حافظ عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''ابوالحسن خسعی ابدیؒ نے مناقب شافعی میں لکھا ہے کہ احادیث اس بارے میں متواتر ہیں کہ مہدی اسی امت میں سے ہوں گے اور یہ کہ عیسیٰ علیہ السلام مہدی کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔'' (فتح الباری ص ۳۵۸ ج ۶)

چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِيْ يُقَاتِلُوْنَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ فَيَنْزِلُ عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ فَيَقُوْلُ اَمِيْرُهُمْ تَعَالَ صَلِّ لَنَا فَيَقُوْلُ لَا: اِنَّ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ اُمَرَاءُ تَكْرِمَةَ اللّٰهِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ.''

(مسلم ج ۱ ص ۸۷ باب نزول عیسیٰ ابن مریم واحمد ص ۳۴۵ ج ۳)

ترجمہ: ''حضرت جابر بن عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میری امت میں ایک جماعت ہمیشہ حق کے مقابلہ میں جنگ کرتی رہے گی، دشمنوں پر غالب رہے گی، اس کے بعد آپ نے فرمایا آخر میں عیسیٰ ابن مریم اتریں گے (نماز کا وقت ہوگا) مسلمانوں کا امیر ان (عیسیٰ علیہ السلام) سے عرض کرے گا تشریف لایئے اور نماز پڑھا دیجئے وہ فرمائیں گے: یہ نہیں ہوسکتا، اس امت کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ اکرام و اعزاز ہے کہ تم خود ہی ایک دوسرے کے امام و امیر ہو۔''

اس حدیث سے جہاں ایک جانب یہ ثابت ہوا کہ حضرت امام مہدی علیہ الرضوان اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام الگ الگ مقدس ہستیاں ہیں۔

امت محمدیہ کی فضیلت:

دوسری جانب اس سے امت محمدیہ کی کرامت وشرافت عظمیٰ بھی ثابت ہوتی ہے کہ قرب قیامت تک اس امت میں ایسے برگزیدہ افراد موجود رہیں گے کہ اسرائیلی سلسلہ کے ایک مقدس رسول آ کر بھی اس کی امامت کی حیثیت کو برقرار رکھ کر ان کے پیچھے نماز ادا فرمائیں گے جو اس بات کا صاف اعلان ہے کہ جس شرافت اور کرامت کے مقام پر تم پہلے فائز تھے آج بھی ہو۔ یہ واقعہ بالکل اس قسم کا ہے جیسا کہ مرض الوفات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک وقت کی نماز حضرت ابوبکر صدیقؓ کی اقتداء میں ادا فرما کر امت کو گویا صریح ہدایت دے دی کہ میرے بعد امامت واقتداء کی پوری صلاحیت ابوبکر صدیقؓ میں موجود ہے۔

حضرت مسیح علیہ السلام، حضرت مہدی علیہ الرضوان اور دجال لعین کے متعلق مرزا قادیانی خود تسلیم کرتا ہے کہ یہ تین شخصیات ہیں:

> ''اس لئے ماننا پڑا کہ مسیح موعود اور مہدی اور دجال تینوں مشرق میں ہی ظاہر ہوں گے۔'' (تحفہ گولڑویہ ص ۴۷، خزائن ص ۱۶۷ ج ۱۷)

تینوں مشرق میں ہوں گے، یہ تو قادیانی دجل کا شاہکار ہے، البتہ اتنی بات مرزا قادیانی کے اس حوالہ سے ثابت ہے کہ یہ تین شخصیات علیحدہ علیحدہ ہیں۔

قادیانی مؤقف:

لیکن قادیانی جماعت کی بدنصیبی اور ایمان سے محرومی دیکھئے' ان کا مؤقف ہے کہ مسیح علیہ السلام اور مہدی ایک ہی شخصیت ہے، اور وہ مرزا قادیانی ہے۔ حالانکہ مسیح علیہ السلام اور مہدی علیہ الرضوان دو علیحدہ علیحدہ شخصیات ہیں، ان کے نام، کام، جائے پیدائش، جائے نزول، وقت ظہور، مدت قیام، عمر سب کچھ علیحدہ تفصیلات کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں۔ لیکن قادیانی دجال اور اس کی جماعت کے دجل کو دیکھو سینکڑوں احادیث صحیحہ ومتواترہ کو چھوڑ کر ایک جھوٹی اور وضعی روایت سے اپنا باطل عقیدہ ثابت کرنے کے لئے ہاتھ پاؤں مارتے ہیں۔ دیکھئے مرزا نے کہا:

"ایھا الناس انی انا المسیح المحمدی وانی انا احمد المھدی."
(خطبہ الہامیہ خزائن ص ۶۱ ج ۱۶)

ترجمہ: "اے لوگو! میں وہ مسیح ہوں کہ جو محمدی سلسلہ میں ہے اور میں احمد مہدی ہوں۔"

قاضی محمد نذیر قادیانی یہ قادیانیوں کا نام نہاد مربی اور شریر قسم کا مناظر بھی شمار ہوتا تھا، لکھتا ہے:

"امام مہدی اور مسیح موعود ایک ہی شخص ہے۔"
(امام مہدی کا ظہور ص ۱۶)

قادیانی مغالطہ:

قادیانیوں نے یہ باطل نظریہ کہاں سے لیا؟ اس کے ثبوت کے لئے وہ کیا دجل کرتے ہیں؟ قادیانی گروہ دلیل میں ابن ماجہ کی روایت پیش کرتا ہے کہ:

"لا المھدی الا عیسیٰ بن مریم"۔
(ابن ماجہ ص ۲۹۲ باب شدۃ الزمان)

یہی قاضی محمد نذیر اس حدیث کے متعلق لکھتا ہے:

"اس حدیث نے ناطق فیصلہ دے دیا ہے کہ عیسیٰ بن مریم ہی المہدی ہے اور اس کے علاوہ کوئی "المہدی" نہیں ہے۔"

آپ کو یہ معلوم ہونا چاہئے کہ باطل عقیدہ اور نظریہ رکھنے والا میرے آپ کے سامنے جو کہہ دے ہم اس کو مان لیں، نہیں میرے اور آپ کے ذمہ اس کی تحقیق کرنا ہے کہ واقعہ کیا ہے؟ صحیح کیا ہے؟ اور غلط کیا ہے، چنانچہ یہ حدیث جو قادیانی اپنے استدلال میں پیش کرتے ہیں، اولاً تو ضعیف ہے، قابل استدلال نہیں۔ اس لئے اس ضعیف و نا قابل استدلال حدیث سے عقیدہ اور نظریہ ثابت نہیں کیا جا سکتا، ثانیاً اس کا مطلب وہ نہیں جو قادیانی سمجھاتے ہیں۔ ملا علی قاریؒ اس حدیث کے متعلق فرماتے ہیں:

"حدیث لا مھدی الا عیسی بن مریم ضعیف باتفاق المحدثین کما صرح به الجزری علی انه من باب لافتیٰ الا علیؓ"
(مرقاۃ ص ۱۸۳ ج ۱۰)

ترجمہ: ''حدیث لا مہدی الا عیسیٰ بن مریم باتفاق محدثین ضعیف ہے جیسا کہ ابن جزریؒ نے اس کی صراحت کی ہے، علاوہ ازیں یہ ''لافتیٰ الا علیؓ'' کے قبیل سے ہے''۔

مطلب یہ ہے کہ اگر کسی درجہ میں حدیث کو صحیح مان لیا جائے تو اس کا وہی مطلب ہے جو لافتیٰ الا علیؓ کا ہے۔ یعنی مہدی صفت کا صیغہ ہے اور اس کے لغوی معنی مراد ہیں اور یہ بتایا گیا ہے کہ اعلیٰ درجہ کے ہدایت یافتہ عیسیٰ بن مریم ہی ہیں۔ بطور حصر اضافی جیسے ''لافتیٰ الا علیؓ'' کے معنی اعلیٰ درجہ کے جوان اور بہادر حضرت علیؓ ہی ہیں، لہٰذا معلوم ہوا کہ قادیانیوں کا اس حدیث سے مراد لینا کہ عیسیٰ اور مہدی ایک ہی ہیں، یہ سرے سے غلط اور دجل پر مبنی ہے۔

اب آئیے حضرت امام مہدی علیہ الرضوان کے بارے میں چند احادیث سماعت فرمائیں۔

چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

۱:...... عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ'' سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: اَلْمَهْدِیُّ مِنْ عِتْرَتِیْ مِنْ وُّلْدِ فَاطِمَةَ۔'' (ابوداؤد ص ۱۳۱ ج ۲ کتاب المھدی)

ترجمہ: ''حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مہدی میری عترت سے ہوگا یعنی حضرت فاطمہؓ کی اولاد سے۔''

۲:...... ''یُوَاطِیُ اِسْمُهٗ اِسْمِیْ وَاِسْمُ اَبِیْهِ اِسْمُ اَبِیْ۔''

(ابوداؤد: ص ۱۳۱ ج ۲ کتاب المہدی)

ترجمہ: ''جو میرا نام ہے وہی اس کا نام ہوگا، جو میرے باپ کا نام ہے، وہی اس کے باپ کا نام ہوگا۔''

اور حدیث مندرجہ ذیل نے معاملہ بالکل منقح کر دیا ہے۔

۳:...... ''کَیْفَ تَهْلِکُ اُمَّةٌ اَنَا اَوَّلُهَا وَالْمَهْدِیُّ وَسْطُهَا وَالْمَسِیْحُ اٰخِرُهَا۔'' (مشکوٰۃ ص ۵۸۳ باب ثواب ھذہ الامۃ)

ترجمہ: ''وہ امت کیسے ہلاک ہوسکتی ہے جس کی ابتداء میں،

میں (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) ہوں، درمیان میں مہدی، اور آخر میں
مسیح علیہ السلام ہیں۔"

یہ حدیث اس مسئلہ میں ببانگ دہل اعلان کر رہی ہے کہ مرزا قادیانی کا موقف صراحتاً دجل وکذب کا شاہکار ہے لیکن بے بصیرت و بے بصارت قادیانی گروہ کو یہ صاف صاف روایتیں بھی نظر نہیں آتیں اور پوری بے شرمی کے ساتھ مسیح ومہدی کے ایک ہونے کی رٹ لگاتا رہتا ہے۔ حالانکہ دونوں کے بارے میں روایات الگ الگ اور متواتر آئی ہیں۔

دجال:

۱:...... رہا دجال کے متعلق قادیانی مؤقف، تو وہ گرگٹ کی طرح رنگ بدلتا رہتا ہے۔ پہلے کہا کہ اس سے مراد پادری ہیں۔ اس پر سوال ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، میں رو رہی تھی، آپ نے رونے کی وجہ دریافت فرمائی، میں نے عرض کیا کہ دجال کے بارہ میں آپ نے تفصیلات بیان فرمائی: میں سن کر پریشان ہوگئی، اب خیال آتے ہی فوراً رونا آ گیا، آپ نے فرمایا کہ: میں موجود ہوا اور وہ آ گیا تو تمہاری طرف سے میں کافی ہوں۔ اگر میری زندگی میں نہ آیا تو جو شخص سورۂ کہف کی پہلی دس آیات پڑھتا رہے وہ اس سے محفوظ رہے گا۔ اگر پادری ہی دجال تھے، وہ تو حضور علیہ السلام کے زمانہ میں بھی موجود تھے۔ پھر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کا کیا مطلب ہوا؟

۲:...... پھر مرزا نے کہا کہ اس سے مراد انگریز قوم ہے۔ اس سے کہا گیا کہ اگر انگریز ہیں تو دجال کو حضرت مسیح علیہ السلام قتل کریں گے تم تو "انگریز کے خود کاشتہ پودا" ہو۔

۳:...... پھر مرزا نے کہا کہ اس سے مراد روس ہے، تو اس سے کہا گیا کہ دجال تو شخص واحد ہے، قوم مراد نہیں، اس نے کہا کہ دجال نہیں حدیث میں "رجال" ہے۔ یہ اس کی جہالت کی دلیل ہے۔ اس کی تردید کے لئے اتنی بات کافی ہے کہ ابن صیاد کے مسئلہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت عمرؓ نے اجازت مانگی کہ میں اسے قتل کردوں؟ تو آپ نے فرمایا کہ اگر یہ وہی (دجال) ہے تو "لست صاحبه" تم اس کو قتل نہیں کر سکتے، اس کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی قتل کریں گے۔

ابن صیاد کی بابت کتب احادیث میں تفصیل سے روایات موجود ہیں۔ نیز اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ دجال تلوار سے قتل ہوگا، نہ کہ قلم سے جیسا کہ قادیانیوں کا مؤقف ہے۔

خلاصہ:

یہ کہ مرزا قادیانی اور اس کی ذریت کا مؤقف اسلام کے چودہ سو سالہ مؤقف کے خلاف ہے۔ لہٰذا اس وقت ضرورت اس امر کی ہے کہ سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام، مہدی علیہ الرضوان اور دجال کے متعلق ہماری نوجوان نسل قادیانیوں کے ان باطل نظریات اور گمراہ کن عقائد سے اپنے آپ کو بچائے اور وہ احباب جو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی صحیح ترجمانی اور اس کا حق ادا کر رہے ہیں ان سے اپنا تعلق قائم کریں، خصوصاً عقیدۂ ختم نبوت، رفع و نزول مسیح علیہ السلام، ظہور مہدی جیسے اہم عقائد کا دفاع کرنے والی بین الاقوامی جماعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جو شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم کی امارت باسعادت میں یہ فرائض انجام دے رہی ہے، اس سے منسلک ہوں، اپنے ایمان کی حفاظت کریں، اپنے اہل و عیال اور اہلیانِ ملت اسلامیہ کے ایمان کی حفاظت کا فریضہ سرانجام دیں۔ اللہ رب العزت ہمیں عمل کی توفیق نصیب فرمائے اور سعادت دارین نصیب فرمائے۔ آمین۔

و آخر دعوانا ان الحمدللّٰہ رب العالمین





منکرینِ ختم نبوت سے بغض، ایمان کا حصہ

قادیانی رشتہ داروں سے تعلقات رکھنے والے کا معاملہ مشکوک ہے

سوال:...... کیا فرماتے ہیں کہ مفتیان کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ عام طور سے دیکھنے میں آیا ہے کہ ایک قادیانی لڑکا مسلمان لڑکی سے شادی کرنے کے لئے مسلمان ہوتا ہے یا اس کے برعکس ایک قادیانی لڑکی مسلمان لڑکے سے شادی کرنے کے لئے مسلمان ہوتی ہے۔ اس صورت حال میں یہ بتائیں کہ ان کے اسلام کا کیا حکم ہے؟ فرض کریں کہ ہم ان کے اسلام کو درست تسلیم کرلیں تو ان جیسے لوگوں سے متعلق کیا حکمت عملی اختیار کی جائے، کیا ان کو آپس میں نکاح کرنے کا مشورہ دیں یا قادیانیت سے تائب ہونے والے لڑکے یا لڑکی کو یہ کہیں کہ وہ اپنے خاندان سے کسی اور کو مسلمان کرے تو ہم ان کا نکاح کروادیں گے؟

(سائل: ابوطلحہ جالندھری، کراچی)

جواب:...... کسی قادیانی کا مسلمان ہوجانے میں تو کوئی حرج نہیں، مگر اسلام کسی لالچ، غرض یا ذاتی مفاد کے لئے نہیں لایا جاتا بلکہ حق کو اپنانے اور آخرت کی کامیابی کے لئے ہونا چاہئے۔ اگر کوئی واقعی قادیانیت سے تائب ہوکر اسلام لے آتا ہے اور اپنی پچھلی زندگی سے تائب ہوجاتا ہے اور پھر مسلمان ہونے کے بعد اپنے قادیانی عزیز واقارب سے قطع تعلق کرلیتا ہے اور مسلمانوں کی سی زندگی گزارتا ہے تو اس کو صحیح مسلمان سمجھا جائے گا اور اس کے ساتھ رشتہ ناتہ کرنا بھی صحیح ہوگا اور اگر کوئی ایسا نہیں کرتا بلکہ اسلام لانے کے بعد بھی اپنے قادیانی رشتہ داروں سے تعلق جوڑے رکھتا ہے اور ان کے ہاں آتا جاتا ہے، میل ملاقات رکھتا ہے تو ایسے آدمی کا معاملہ مشکوک ہے، اس سے اجتناب کیا جائے۔

نظر ثانی	کتبہ
مفتی ابوبکر سعید الرحمٰن	محمد زکریا
دارالافتاء جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن	دارالافتاء ختم نبوت

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ الْاَنْبِيَاءِ
وَالْمُرْسَلِيْنَ مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ
الَّذِیْ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْقُرْآنَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلٰی آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ اِلٰی
يَوْمِ الدِّيْنِ اَمَّابَعْدُ
اَعُوْذُبِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْم
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم
قَالَ اللّٰهُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی:
لَاتَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَادُّوْنَ مَنْ
حَادَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْا آبَائَهُمْ اَوْاَبْنَائَهُمْ اَوْاِخْوَانَهُمْ اَوْ
عَشِيْرَتَهُمْ.... (مجادلہ:۲۲)

ترجمہ:... ”تو نہ پائے گا کسی قوم کو جو یقین رکھتے ہوں اللہ پر اور پچھلے دن پر کہ دوستی کریں ایسوں سے جو مخالف ہوئے اللہ کے اور اس کے رسول کے، خواہ وہ اپنے باپ ہوں یا اپنے بیٹے یا اپنے بھائی یا اپنے گھرانے کے۔“ (ترجمہ شیخ الہندؒ)

وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
”اَحَبُّ الْاَعْمَالِ اِلَی اللّٰهِ: اَلْحُبُّ فِی اللّٰهِ وَالْبُغْضُ فِی اللّٰهِ...اَوْكَمَا قَالَ.

ترجمہ: ”حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے محبوب عمل اللہ کے نزدیک اللہ کی رضا جوئی کے لئے کسی سے محبت کرنا اور کسی

سے بغض رکھنا"

محبت ہے عین راحت اگر ہو عاشق صادق
کوئی پروانے سے پوچھے جلنے میں مزا کیا ہے
درد دل کی مختصر سی داستان سن لیجئے
خود تڑپتا ہوں زمانے بھر کو تڑپاتا ہوں میں

حاضرین محترم! آج کے بیان کا عنوان منکرینِ ختم نبوت سے بغض رکھنا ایمان کا حصہ ہے، اس موقع پر آپ کی خدمت میں چند ضروری باتیں عرض کرنی ہیں، پہلے آیت اور حدیث کا ترجمہ سماعت فرمائیں:

حق تعالیٰ شانہ سورۂ مجادلہ کی اس آیت میں ارشاد فرماتے ہیں جس کا مفہوم اور ترجمہ یہ ہے کہ:

"تم نہ پاؤ گے کسی قوم کو جو یقین رکھتے ہوں اللہ پر اور آخرت پر کہ دوستی کریں ایسوں سے جو مخالف ہیں اللہ اور اس کے رسول کے خواہ ان کے باپ ہوں، بیٹے ہوں، بھائی ہوں یا خاندان والے ہوں۔"

حاصل یہ ہے کہ ایسا ہونا ناممکن ہے کہ اللہ اور اس کے رسول پر کامل ایمان ہو اور اس کے باوجود دشمنانِ رب اور رسول سے دوستی ہو، یہ نہیں ہوسکتا، اگر دوستی ہے تو ایمان کی جانچ پڑتال کر لینا ضروری ہے۔

حدیث پاک میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یعنی رب کریم کو سب سے محبوب عمل اللہ تعالیٰ کی خاطر کسی سے محبت کرنا اور اللہ ہی کی خاطر کسی سے بغض رکھنا ہے۔

انسان میں پسند و ناپسند کا جذبہ:

انسان میں اللہ تعالیٰ نے دو جذبے رکھے ہیں، ایک پسند کا، اور ایک نفرت و ناپسندیدگی کا۔ پسند کے جذبہ کے ذریعہ اُسے جو چیز پسند آئے وہ اس کی چاہت کرتا ہے، آپ میں سے بھی ہر ایک آدمی اپنی پسندیدہ چیز کی چاہت رکھتا ہوگا۔ اور اس کے بالمقابل اللہ تعالیٰ نے انسان میں ایک جذبہ ایسا پیدا فرمایا ہے کہ جس چیز سے اسے نفرت ہو، وہ اس سے بھاگتا ہے، اور اس سے ایک درجہ کی عداوت رکھتا ہے، یہ انسان کی فطرت ہے، جس انسان میں یہ دو جذبے نہ ہوں، آپ

اس کے بارے میں بے تکلف کہہ سکتے ہیں کہ وہ حقیقت میں انسان ہی نہیں ہے۔

پسندیدہ سے محبت اور ناپسندیدہ سے نفرت:

اسی کے ساتھ یہ بھی کہ جس درجے کی جو چیز ناپسندیدہ ہو، آدمی کو اس سے اتنی ہی نفرت ہوتی ہے، ہماری شریعت کی زبان میں اسی جذبہ کا نام ہے:

"اَلْحُبُّ فِي اللّٰهِ وَالْبُغْضُ فِي اللّٰه"

ترجمہ:... "اللہ کی خاطر کسی سے محبت رکھنا، اور اللہ کی خاطر کسی سے بغض رکھنا۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی:

"اَحَبُّ الْاَعْمَالِ اِلَى اللّٰهِ: اَلْحُبُّ فِي اللّٰهِ وَالْبُغْضُ فِي اللّٰه"

یعنی اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب عمل، اللہ کی خاطر کسی سے محبت رکھنا اور اللہ کی خاطر کسی سے بغض رکھنا ہے۔

اللہ کے لئے محبت کرنے والوں کا اعزاز:

حدیث شریف میں آتا ہے کہ ایک منادی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ندا دے گا اور اعلان کرے گا: "أين المتحابّون فيّ؟" یعنی وہ لوگ کہاں ہیں؟ کھڑے ہو جائیں وہ لوگ جو صرف میری خاطر ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: اعلان سن کر کچھ لوگ کھڑے ہو جائیں گے ان کے بارے میں حکم ہوگا کہ جنت میں چلے جاؤ، اس کے بعد باقیوں کا حساب و کتاب ہوگا۔

کسی سے اللہ کی خاطر محبت رکھنے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "أحب الأعمال" فرماتے ہیں، یعنی سب سے محبوب ترین عمل، اس سے بڑھ کر کوئی دوسرا عمل نہیں۔

دُشمنانِ خدا سے بغض کی تلقین:

اور اسی کا دوسرا پہلو ہوگا اللہ کی خاطر کسی سے بغض رکھنا، چنانچہ فرمایا:

"قَدْ كَانَتْ لَكُمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِيْٓ اِبْرَاهِيْمَ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ، اِذْ قَالُوْا لِقَوْمِهِمْ اِنَّا بُرَآٰؤُا مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ

اللّٰہِ کَفَرْنَا بِکُمْ وَبَدَا بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمُ الْعَدَاوَۃُ وَالْبَغْضَآءُ أَبَدًا حَتّٰی تُؤْمِنُوْا بِاللّٰہِ وَحْدَہٗ ....." (الممتحنہ:۴)

ترجمہ:... "تم کو چال چلنی چاہئے اچھی ابراہیم کی، اور جو اس کے ساتھ تھے، جب انہوں نے کہا اپنی قوم کو: ہم الگ ہیں تم سے اور ان سے کہ جن کو تم پوجتے ہو اللہ کے سوا، ہم منکر ہوئے تم سے اور کھل پڑی ہم میں تم میں دُشمنی اور بیر ہمیشہ کو، یہاں تک کہ تم یقین (ایمان) لاؤ اللہ اکیلے پر۔" (ترجمہ حضرت شیخ الہندؒ)

یعنی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تمہارے لئے بہت اچھا نمونہ ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ذات میں اور ان کے ساتھ ایمان والوں میں کہ انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ بے شک ہم بری ہیں تم سے اور ان چیزوں سے جن کی تم پوجا کرتے ہو اللہ کے سوا، ہم تمہارے ساتھ کفر کرتے ہیں، یعنی انکار کرتے ہیں، اور ہمارے درمیان اور تمہارے درمیان دُشمنی اور بغض کا مظاہرہ ہوگا، اور یہ دُشمنی جب تک رہے گی؟ جب تک کہ تم ایک اللہ پر ایمان نہیں لاؤ گے...! ایسا ہی ارشاد اس آیت میں ہے جو خطبہ میں تلاوت کی گئی کہ ایمان والوں کی نشانی یہ ہے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کی محبت میں سب کچھ کرسکتے ہیں، اگرچہ بغض وعداوت رکھنے میں ان کے باپ ہوں یا بیٹے ہوں یا بھائی ہوں یا خاندان کے دیگر اقربا ہوں ایمان والے ان سب رشتوں کی قربانی اللہ اور اس کے رسول کی محبت میں دے دیں گے۔

کسی کو برا نہ کہنے کا نظریہ غلط ہے!

تو یہ نظریہ کہ کسی کو بُرا نہ کہو، نہایت غلط ہے، اور یہ حقیقت میں سچ اور جھوٹ، حق اور باطل، اسلام اور کفر اِن کی لکیروں کو مٹادینے کا نام ہے کہ کفر و اسلام میں امتیاز تک نہ رہے، گویا نہ اسلام، اسلام رہے، نہ کفر، کفر رہے، نہ حق، حق رہے، اور نہ باطل، باطل رہے۔

ذاتِ نبوی سے محبت وعداوت ہمارے تعلق کی بنیاد:

جس شخص کو جتنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلق ہوگا، ہماری اس کے ساتھ اتنی ہی محبت ہوگی، اور جس شخص کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جتنا دُشمنی ہوگی یا اس کے دِل میں آپ کی جتنا مخالفت ہوگی، ہمیں بھی اس کے ساتھ اتنی ہی دُشمنی ہوگی، یہ ہے صحیح بات۔

صحابہ کرامؓ سے محبت و تعلق بھی ذاتِ نبوی کی وجہ سے:

حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر، حضرت عثمان اور حضرت علی اور دیگر اکابر صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے ہمارا تعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت سے ہے، اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی نہ ہوتی تو نہ ہم ابوبکرؓ کو جانتے، نہ عمرؓ کو جانتے، نہ عثمانؓ کو جانتے، نہ علیؓ کو جانتے، نہ طلحہؓ، زبیرؓ کو اور نہ کسی دوسرے صحابی کو۔

کفار سے عداوت کی وجہ بھی ذاتِ نبوی:

دوسری طرف ہمیں ابوجہل، ابولہب، عتبہ، شیبہ اور بڑے اور موٹے موٹے کافروں کے ساتھ بغض و عداوت اور دُشمنی ہے صرف اس لئے کہ ان کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دُشمنی تھی۔

ذاتِ نبوی سے ادنیٰ بغض بھی زندقہ ہے:

یہاں اس سلسلہ کے دو واقعات ذکر کردیتا ہوں، ایک یہ کہ ایک صاحب اکثر نماز میں سورۃ "تَبَّتْ یَدَا أَبِیْ لَهَبٍ وَّتَبَّ" پڑھا کرتے تھے، ایک بزرگ نے فتویٰ دیا کہ یہ زندیق ہے، اور فرمایا کہ: دراصل اس کے اس سورۃ پڑھنے کا منشا یہ ہے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ابولہب کی برائی بیان کرنا چاہتا ہے، اور ابولہب کی برائی اس لئے نہیں کرنا چاہتا کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دُشمن تھا، بلکہ اس لئے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چچا تھا۔ اس واقعہ سے یہ واضح ہوگیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی عزیز کی محض اس لئے برائی کرنا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عزیز ہے، یہ درحقیقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دُشمنی ہے، اس لئے اس نظریہ سے "تَبَّتْ یَدَا أَبِیْ لَهَبٍ" پڑھنے والا زندیق ہے، کیونکہ اس کا مقصد اور اس کا منشا... نعوذ باللہ... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ عالی پر عیب لگانا ہے۔

ذاتِ نبوی سے عداوت کی وجہ سے ابولہب سے عداوت عین ایمان ہے:

اسی طرح ایک ایوب صاحب ہیں، ان کے نعتیہ کلام کا مجموعہ مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کے پاس آیا، اس کے دیباچے میں لکھتے ہیں کہ یوں تو مجھے اللہ تعالیٰ کا سارا کلام ہی محبوب ہے، مگر سب سے زیادہ مجھے "تَبَّتْ یَدَا أَبِیْ لَهَبٍ" محبوب ہے، اس لئے کہ اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دُشمن کی برائی ہے۔ دیکھئے! یہاں بھی وہی بات ہے، مگر یہ بات خالص ایمان کی ہے، کیونکہ "تَبَّتْ یَدَا أَبِیْ لَهَبٍ" میں کسی کافر کا تذکرہ نہیں کیا گیا، صرف ابولہب کا

تذکرہ کیا گیا ہے، اس لئے کہ یہ اور اس کی بیوی اُمِّ جمیل، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حد سے زیادہ ایذا پہنچاتے تھے، باوجود اس کے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قریب ترین عزیز اور سگا چچا تھا، مگر جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دعوت کے لئے پہنچتے، یہ بدبخت بھی وہاں پیچھے چلا جاتا اور کہتا: یہ میرا بھتیجا ہے، اور پاگل ہوگیا ہے... نعوذ باللہ... اور اس کی بیوی اُمِّ جمیل، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے راستے میں کانٹے بچھایا کرتی تھی۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ عالی سے عداوت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ابولہب کی اور اس کی بیوی کی مذمت بیان فرمائی اور پوری سورۃ، سورۂ لہب کو نازل کیا۔

ایمان کی علامت!

تو ایمان کی علامت یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دوستوں سے دوستی رکھنا، اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دُشمنوں سے دُشمنی رکھنا۔

اچھے کو اچھا اور بُرے کو بُرا کہو!

بس میں نے ساری بات کا اتنا خلاصہ نکالا ہے کہ یہ نظریہ غلط ہے کہ کسی کو بُرا نہ کہو، یہ نظریہ صحیح نہیں۔ صحیح نظریہ یہ ہے کہ اچھے کو اچھا کہو، اور بُرے کو بُرا کہو، اور جس درجے کا بُرا ہو اس کو اس درجے کا بُرا سمجھو۔

اب کسی کو نبوت نہیں دی جائے گی:

دوسری بات یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں، یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو نبوت عطا نہیں کی جائے گی، جب کسی نبی کی ضرورت پڑے گی تو پہلے نبیوں میں سے کسی کو لایا جائے گا، جیسا کہ سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام قربِ قیامت میں دوبارہ نازل ہوں گے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اب عالمِ انسانیت میں ایسی کوئی شخصیت باقی نہیں رہی، جس کے سر پر تاجِ نبوت رکھا جائے۔

قتلِ دجال کے لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے:

چنانچہ جب دجال کے مقابلے کے لئے ایک نبی کی ضرورت پیش آئے گی تو اللہ تعالیٰ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کے ایک نبی یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دجال کے قتل کرنے کے واسطے آسمان سے نازل فرمائیں گے، کیوں بھائی! ٹھیک ہے ناں! یہ تو آپ سب لوگوں کو معلوم ہی

ہے کہ قربِ قیامت میں دجال نکلے گا، اور اس کو قتل کرنے اور تہ تیغ کرنے کے لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے، یہ مسلمانوں کا عقیدہ ہے، اور اس عقیدہ نزول عیسیٰ اور حیات عیسیٰ علیہ السلام کو پکا کرو۔

دجال کے خروج سے پہلے ....

ایک حدیث میں آتا ہے کہ دجال کا خروج اس وقت ہوگا جب منبر پر علماً دجال کا تذکرہ کرنا چھوڑ دیں گے، اور میں دیکھ رہا ہوں کہ ابھی علماً نے تو خروجِ دجال کا انکار نہیں کیا، لیکن عوام میں بہت بڑی تعداد ایسے پڑھے لکھے جاہلوں کی پیدا ہوچکی ہے، جو دجال کے آنے اور عیسیٰ علیہ السلام کے نازل ہونے کا انکار کرتی ہے، بلکہ یوں کہتے ہیں کہ کانا دجال تو افسانہ ہے۔

نزولِ عیسیٰ ختم نبوت کے منافی نہیں:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کے نبی ہیں، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دوبارہ آنے سے ختم نبوت کی خلاف ورزی نہیں ہوتی، بلکہ ختم نبوت اور پکی ہوجاتی ہے کہ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم ''خاتم النبیین'' اور آخری نبی نہ ہوتے تو اللہ تعالیٰ آپ کے بعد کسی کو نبی بنا دیتا، آسمان سے پہلے والے نبی کے اُتارنے کی ضرورت پیش نہ آتی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دعویٰ نبوت کرنے والا دجال ہے:

جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اِنَّہٗ سَیَکُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ کَذَّابُوْنَ ثَلَاثُوْنَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ دَجَّالُوْنَ کُلُّھُمْ یَزْعَمُ اَنَّہٗ نَبِیٌّ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ۔'' (ابوداؤد، ج:۲،ص:۲۲۸)

ترجمہ: ''آقادو جہاں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں عنقریب میری امت میں تیس کذاب اور ایک روایت میں فرمایا: دجال پیدا ہوں گے ان میں سے ہر ایک دعویٰ نبوت کرے گا، میں اللہ کا آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔''

ختم نبوت کا اعلان میدانِ عرفات میں!

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں عرفات کے میدان میں فرمایا تھا:

"اَنَا اٰخِرُ الْاَنْبِیَاءِ وَاَنْتُمْ اٰخِرُ الْاُمَمِ." (ابنِ ماجہ ص:۲۹۷)

ترجمہ:... "میں آخری نبی ہوں، اور تم آخری اُمت ہو۔"

اور "مجمع الزوائد" میں ہے:

"یَا اَیُّهَا النَّاسُ! اِنَّهٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ وَلَا اُمَّةَ بَعْدَكُمْ ....." (ج:۸ ص:۲۶۳)

ترجمہ:... "اے لوگو! بے شک میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے اور تمہارے بعد کوئی اُمت نہیں ہے۔"

مدعیٔ نبوت سے بڑا جھوٹا کوئی نہیں:

میرے بعد کوئی نبی نہیں اور تمہارے بعد کوئی اُمت نہیں، لہٰذا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو شخص منصبِ نبوت کا دعویٰ کرتا ہے اور کہتا ہے کہ مجھے اللہ نے نبی بنایا ہے، وہ دُنیا کا سب سے بڑا جھوٹا، سب سے بڑا دجال و کذّاب ہے۔

منصبِ نبوت سے بڑا کوئی منصب نہیں:

اس لئے کہ عالمِ اِمکان میں نبوت سے بڑھ کر کوئی منصب نہیں ہے، سب سے بڑا منصب نبوت ہے، نبوت سے بڑھ کر کوئی مقام نہیں، اور جو شخص جھوٹے طور پر نبوت کا دعویٰ کرتا ہے، وہ سب سے بڑا جھوٹا ہے، دُنیا میں اس سے بڑا کوئی جھوٹا نہیں ہوسکتا۔ اسی بنا پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو "کذّابون" فرمایا۔

مدعیٔ نبوت منصب چھیننا چاہتا ہے:

جو شخص نبوت کا دعویٰ کرتا ہے، وہ حقیقت میں یہ کہنا چاہتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت تمہارے لئے کافی نہیں، میرے پاس آؤ! گویا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منصب کو چھیننا چاہتا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا تاجِ رسالت اپنے سر پر رکھنا چاہتا ہے، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مسندِ نبوت پر وہ خود بیٹھنا چاہتا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کوئی محبوب نہیں:

آپ حضرات جانتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کوئی محبوب شخص نہیں ہے، حتیٰ کہ ماں باپ، بہن بھائی، اعزہ واقربا اور دُنیا کا کوئی رشتہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ محبوب نہیں، جیسا کہ حدیث شریف میں ہے:

"لَا یُؤْمِنُ أَحَدُکُمْ حَتّٰی أَکُوْنَ أَحَبَّ إِلَیْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ أَجْمَعِیْنَ."
(صحیح بخاری، ج:۱،ص:۷)

ترجمہ:..... "کوئی شخص مؤمن نہیں ہوسکتا جب تک کہ میں اس کے نزدیک محبوب نہ بن جاؤں، اس کے والد سے، اس کی اولاد سے اور تمام انسانوں سے۔"

عشقِ رسول کا ایک عجیب واقعہ:

ہمارے بزرگ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما تھے، حضرت مولانا تاج محمودؒ ان کے استاد محترم تھے، مولانا مفتی محمد یونسؒ یہ حج پر تشریف لے گئے، یہ اس زمانہ کی بات ہے جب سعودی عرب میں تیل نہ نکلا تھا اور وہاں کے پہاڑوں نے ابھی سونا چاندی نہ اُگلا تھا، غربت وافلاس کے بھیانک سائے دنیا عرب پر چھائے ہوئے تھے، یہ واقعہ حضرت مفتی صاحب نے خود بیان کیا اور فرمایا ایک روز ہم کھانا کھارہے تھے جونہی ہم نے ہڈی پھینکی ایک معصوم عربی بچے نے آگے بڑھ کر اس ہڈی کو اٹھالیا اور کھانا شروع کردیا۔ مفتی صاحب کا دل بہت دکھا، جی بھر آیا، آنکھوں میں آنسو تیرنے لگے، فرمایا: بیٹا! تم کون ہو؟ اس بچے نے کہا: میں یتیم ہوں، مفتی صاحب خداترس انسان تھے، ان کی طبیعت پر اور زیادہ اثر ہوا، حضرت مفتی صاحب نے بچے سے کہا: بیٹا تم ہمارے ساتھ پاکستان چلو، پاکستان بہت اچھا ملک ہے، وہاں ہم ہر طرح سے تمہاری خاطر مدارت کریں گے، اچھے کپڑے پہننے کو دیں گے، جب تم جوان ہوجاؤ گے تمہاری شادی کرائیں گے، عربی بچہ پاکستان آنے کے لئے تیار ہوگیا، اگلے روز بچہ آیا، اس نے عربی زبان میں گنبد خضریٰ کی طرف اشارہ کرکے مفتی صاحب سے پوچھا چچا جی کیا یہ روضہ رسول پاکستان میں بھی ہے؟ سوال سن کر مفتی صاحب کی ہچکیاں بندھ گئیں، فرمایا: بیٹا! یہ دولت تو صرف اسی شہر کو نصیب ہے، بچے نے کہا مجھے آپ لوگوں (حجاج) کے کھانے کی بچی ہوئی ہڈیاں منظور ہیں، لیکن مجھے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا روضہ چھوڑنا منظور نہیں۔

محبتِ نبوی کے مقابلہ میں سب محبتیں ہیچ ہیں، ایک قصہ:

ہمارے حضرت حکیم الاُمتؒ کی خدمت میں ایک آدمی آیا، کہنے لگا کہ: حدیث میں تو یہ آتا ہے کہ تم میں سے کوئی مؤمن نہیں ہوگا جب تک کہ میری محبت سب سے بڑھ کر نہ ہو، لیکن مجھے

جتنی اپنے والد سے محبت ہے اتنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں ہے۔ حضرتؒ نے فرمایا: خان صاحب! تمہیں غلط فہمی ہے، اپنے باپ سے تمہیں محبت ہوگی! اور ہوتی ہے، اپنے والد سے کس کو محبت نہیں ہوتی؟ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے سامنے یہ سب ہیچ ہے اور کچھ نہیں۔ خان صاحب اصرار کرنے لگے کہ نہیں مجھے جتنی اپنے باپ سے محبت ہے، اتنی کسی سے نہیں۔ حضرتؒ خاموش ہوگئے، اب اس سے کیا مناظرہ کریں، اب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکرِ خیر ہونے لگا، یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں سن کر خان صاحب جھوم رہے ہیں اور عش عش کر رہے ہیں اور خان صاحب کا دِل اس جمال کے تذکرہ سے اُڑا جا رہا تھا، حضرتؒ نے اچانک رُک کر فرمایا کہ: خیر! اس بات کو تو چھوڑیئے، آپ کے والد بہت اچھے تھے۔ خان صاحب کہنے لگے: حضرت! یہ آپ نے کیا غضب ڈھایا؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہو رہا تھا، آپ میرے باپ کا تذکرہ لے بیٹھے! حضرتؒ نے فرمایا: کیوں خان صاحب؟ آپ تو کہتے تھے کہ باپ کی محبت حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ ہے، جس سے زیادہ محبت ہوتی ہے، اس کا تذکرہ بھی دِل کو محبوب ہوتا ہے، اور جی چاہتا ہے کہ ذکر چلتا رہے۔

گناہ گار سے گناہ گار مسلمان کا دِل محبتِ نبوی سے لبریز!

تو مجھے آپ کو یہ بات سنانا تھی کہ ادنیٰ سے ادنیٰ مسلمان، بلکہ میرا یہ عقیدہ ہے کہ کتنا ہی گناہگار سے گناہگار مسلمان کیوں نہ ہو، لیکن اگر اس کے قلب کو اور اس کے دِل کے دریچہ کو کھول کر دیکھو، تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے بھرا ہوا ہوگا۔

محبتِ نبویؐ کا ایک عجیب قصہ!

اب اس پر بھی ایک اور بات سنادوں! شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے اُستاذ شیخ ابوطاہر مکی رحمہ اللہ کی اپنے ایک ہم عصر یعنی ہم زمانہ بزرگ سے مخالفت چل رہی تھی، اس دوران شیخ ابوطاہرؒ کو ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی، تو ایسا لگا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رنجیدہ ہیں اور التفات نہیں فرمایا، انہوں نے ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ: حضور! میری غلطی معلوم ہو جائے تو میں اس کی اصلاح کرلوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بزرگ کا نام لے کر ارشاد فرمایا: تم اس سے دُشمنی کیوں رکھتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ فلاں بزرگ کو... جو کہ فوت ہو چکے ہیں... بُرا بھلا کہتے ہیں۔

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کی حضرت مدنیؒ سے دِلی محبت کا قصہ!

جیسے کوئی آدمی ہمارے حضرت شیخ الاسلام مولانا سیّد حسین احمد مدنی قدس سرہٗ کو بُرا بھلا کہے... اور ہمیں بُرا لگتا ہے، اسی طرح شیخ ابوطاہر مکیؒ کو بھی یہ بات بُری لگتی تھی، اس لئے وہ ان سے دُشمنی رکھتے تھے۔

حضرت شہیدؒ فرماتے ہیں کہ: میرے سامنے میرے والد کا انتقال ہوا، اور میرے مشائخ کا بھی انتقال ہوا، لیکن میں جتنا دو بزرگوں کی وفات پر رویا ہوں، مجھے زندگی میں یاد نہیں ہے کہ کسی کی وفات پر اتنا رویا ہوں، ایک شیخ الاسلام حضرت مولانا سیّد حسین احمد مدنی قدس سرہٗ... جس وقت حضرتؒ کے وصال کی خبر مجھے ملی ہے، آپ یقین جانیں مجھے بالکل ایسا معلوم ہوتا تھا، جیسے جہان تاریک ہوگیا، اور میں بے اختیار روتا تھا، حالانکہ صرف ایک دفعہ زیارت کی تھی، میں کوئی ان کا شاگرد بھی نہیں تھا، ان کا مرید بھی نہیں تھا، کوئی خاص تعلق بھی نہیں تھا، لیکن بس وہ قلبی تعلق جو شروع سے تھا، اس کی وجہ سے بے اختیار روتا تھا، اور دوسرے حضرت جی مولانا محمد یوسف دہلوی رحمۃ اللہ علیہ، تبلیغی جماعت والے، ان کے وصال پر بھی میں جتنا رویا ہوں، اتنا کبھی نہیں رویا۔

خیر! تو شیخ ابوطاہرؒ نے کہا کہ: حضور! میں اس شخص سے دُشمنی اس لئے رکھتا ہوں کہ فلاں بزرگ جو فوت ہو چکے ہیں، یہ آدمی اس سے عداوت رکھتا ہے، اس کو بُرا بھلا کہتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھا! وہ مجھ سے محبت رکھتا ہے یا نہیں؟ یعنی جس کو تم بُرا سمجھتے ہو، وہ مجھ سے محبت رکھتا ہے یا نہیں؟ انہوں نے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ: حضور! آپ کے کسی اُمتی کے بارے میں میں کیسے کہہ سکتا ہوں کہ اُسے حضور سے محبت نہیں ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھا! تو اس کے معنی ہوئے کہ میری محبت کی وجہ سے تم نے محبت نہیں رکھی، بلکہ فلاں بزرگ کی دُشمنی کی وجہ سے تم نے اس سے دُشمنی رکھی؟ شیخ ابوطاہرؒ نے کہا کہ: حضور! میں توبہ کرتا ہوں، آج سے دُشمنی ختم، آپ کی محبت کی وجہ سے محبت کرتا ہوں۔ صبح ہوئی تو ایک طباق میں دراہم سمجھ لو روپے... رکھے اور اس کے اُوپر ایک نفیس جوڑا رکھا، اور خود لے کر اس بزرگ کے پاس پہنچے، جس کو بُرا بھلا کہا کرتے تھے، وہ طنزیہ انداز میں کہنے لگے کہ: آج کیسے آنا ہوگیا؟ شیخ ابوطاہرؒ نے خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا ذکر کیا، اور کہا کہ: میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ عالی میں توبہ کرلی ہے، آئندہ آپ سے میری دُشمنی ختم۔ وہ بزرگ فرمانے

لگے: آپ مجھ سے دُشمنی رکھتے کیوں تھے؟ فرمایا: بس اس کو چھوڑ دیں! فرمایا: پھر بھی! کہا: اس کی وجہ یہ ہے کہ فلاں بزرگ تھے جن کو میں جانتا ہوں کہ وہ اللہ کے مقبول بندے تھے، اور تم اس کو بُرا بھلا کہتے تھے، اور مجھ سے یہ برداشت نہیں ہوتا تھا۔ وہ بزرگ کہنے لگے: اچھا! اگر وہ اللہ کے مقبول بندے تھے تو میں بھی آئندہ ان کو بُرا بھلا کہنے سے توبہ کرتا ہوں، مجھے غلط فہمی ہوئی تھی۔

تو غرضیکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی وجہ سے محبت رکھنا، اور بغض کی وجہ سے بغض رکھنا، یہ ایمان کا حصہ ہے۔

پھر سب سے بدتر شخص وہ ہے جو دعویٰ نبوت کرے، اس لئے مدعیٔ نبوت سے عداوت رکھنا بھی اللہ اور رسول سے محبت کی وجہ سے ہونی چاہئے، اور یہ بھی ایمان کا حصہ ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مسیلمہ کو "کذّاب" لکھوانا:

مسیلمہ کذّاب نے جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں خط بھیجا تو اس خبیث نے لکھا:

"مِنْ مُسَيْلَمَةَ رَسُوْلِ اللهِ اِلٰى مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللهِ."

یعنی مسیلمہ رسول اللہ کی طرف سے یہ خط محمد رسول اللہ کے نام ہے۔ گویا وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو "محمد رسول اللہ" مانتا تھا، اور وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا منکر بھی نہیں تھا، لیکن رسالت کو اپنے لئے بھی ثابت کرتا تھا، اس لئے جواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھوایا:

"مِنْ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللهِ اِلٰى مُسَيْلَمَةَ الْكَذَّابِ"

(محمد رسول اللہ کی جانب سے مسیلمہ کذّاب کے نام)

سب سے بڑا جھوٹا، چنانچہ وہ دن اور آج کا دن ہے کہ مسلمان جب بھی مسیلمہ کا نام لیتے ہیں "مسیلمہ کذّاب" کہتے ہیں۔

غلام احمد قادیانی، مسیلمہ کذّاب سے ایک قدم آگے:

مسیلمہ کذّاب نے یہ دعویٰ کیا تھا کہ: "آپ بھی رسول اللہ ہیں اور میں بھی اللہ کا رسول ہوں" لیکن غلام احمد قادیانی نے ایک قدم آگے بڑھ کر یہ دعویٰ کیا کہ میں ہی "محمد رسول اللہ" ہوں۔

اب میں اس مسئلہ کی زیادہ تفصیل نہیں کرتا، وقت زیادہ ہوگیا۔

ہماری دُشمنی کا سب سے بڑا مظہر مرزا قادیانی:

تو دنیا میں ہماری دُشمنی کا سب سے بڑا مظہر اگر ہوسکتا ہے تو وہ غلام احمد قادیانی ملعون دجال ہے، تو جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جتنی محبت ہوگی، اس کو غلام احمد سے اتنا ہی بغض ہوگا۔

مرزا قادیانی کے مقابلہ میں کام کرنے والے حضور ﷺ کے محبوب ہیں:

آخر میں اب ایک اور بات کہہ کر اپنی گزارشات ختم کرتا ہوں، وہ یہ کہ: جو لوگ اس ملعون و دجال کے مقابلے میں کام کررہے ہیں، خواہ کسی درجے میں بھی کام کرنے والے ہوں، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب ہیں، تمہیں معلوم ہوگا کہ امیرِ شریعت حضرت مولانا سیّد عطاء اللہ شاہ بخاری نوّر اللہ مرقدہٗ جن کے ہاتھ پر امام العصر حضرت مولانا محمد انور شاہ کشمیری قدس سرہٗ نے قادیانی مسئلہ پر کام کرنے کی بنا پر بیعت کی تھی، انجمن خدام الدین کے جلسے میں پانچ ہزار کا مجمع تھا، اور حضرت شاہ صاحبؒ کی وجہ سے ہندوستان کے چیدہ چیدہ علماء جمع تھے، شاہ صاحبؒ نے اُٹھ کر اعلان فرمایا کہ قادیانی فتنہ کا مقابلہ کرنے کے لئے ایک امیر منتخب کرنا چاہئے، اور عطاء اللہ شاہ بخاری نوجوان ہیں، صالح ہیں، کیونکہ حضرت شاہ صاحبؒ اس وقت نوجوان تھے۔ لہٰذا میں اس مسئلے کے لئے ان کو امیر مقرر کرتا ہوں اور ان کے ہاتھ پر بیعت کرتا ہوں، پھر بھرے جلسے میں آپؒ نے امیرِ شریعتؒ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی، اور حضرت کشمیریؒ کتنے اُونچے درجے کے آدمی تھے؟ دیکھنے والے ہی اس کا اندازہ لگاسکتے ہیں۔ میرے اُستاذ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحبؒ بیان فرماتے تھے کہ اس وقت امیرِ شریعت حضرت مولانا سیّد عطاء اللہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ پر کپکپی طاری تھی، اتنا بڑا خطیب اور ہندوستان کا خطیبِ اعظم، صرف اتنے الفاظ بول سکا کہ: بھائیو! یہ نہ سمجھو کہ حضرت شاہ صاحبؒ میرے ہاتھ پر بیعت فرمارہے ہیں، بلکہ میری بیعت کو قبول فرمارہے ہیں۔ لاہور میں علماء کرام نے آپؒ کے ہاتھ پر بیعت کی اور پھر گورداسپور ایک اجتماع میں عید کے روز آپ کو امیرِ شریعت مقرر کیا گیا۔

امیرِ شریعتؒ کو بارگاہِ نبوی ﷺ سے سلام:

حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی حج پر گئے، وہاں ان کو مکاشفہ ہوا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی، یہ وہاں ٹھہرنے کی نیت سے گئے تھے، فرمایا: ٹھہرو نہیں، واپس جاؤ! اور

میرے بیٹے سید عطاء اللہ شاہ بخاری کو میرا سلام کہہ دو۔ چنانچہ حضرت درخواستی، خانپور اترنے کی بجائے سیدھے ملتان امیر شریعت کے گھر آئے اور ان کو جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے سلام پیش کیا، تو حضرت شاہ صاحبؒ، حضرت درخواستی صاحبؒ سے کہتے تھے کہ حضرت سائیں یعنی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نام لے کر سلام دیا ہے؟ یہ تھا ختم نبوت کے تحفظ کرنے والوں کا انعام خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سلام آتے تھے۔

حاجی مانکؒ کو روزانہ زیارتِ نبوی ﷺ کا اعزاز:

سندھ میں ہوتے تھے حاجی مانکؒ، انہوں نے ایک خنزیر قادیانی کو قتل کیا، اس لئے کہ اس ملعون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں ایسی کوئی بات کی جو حاجی مانکؒ سے برداشت نہ ہوئی، تو کلہاڑی لے کر ماردی، اور قتل کر کے بمع کلہاڑی کے تھانے پہنچ گئے، اور کہا کہ: میں اس خنزیر کو مار کے آیا ہوں، مجھے گرفتار کرو۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر سوم ہمارے حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ اس کے مقدمہ کی پیروی کے لئے جماعت کی طرف سے ہمیشہ تشریف لاتے تھے، کیونکہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے ہی حاجی مانکؒ کا مقدمہ لڑا تھا، اور اللہ نے اپنے فضل سے ان کو رہائی عطا فرمائی تھی، چند سال کی سزا ہوئی تھی، حالانکہ وہ خود اقرار کر رہے تھے کہ میں نے مارا ہے، وکلاء نے کہا بھی کہ: حاجی صاحب! آپ کے اس کیس کا کوئی گواہ نہیں ہے کہ آپ نے مارا ہے... حالانکہ تھانہ میں خود کلہاڑی پہنچائی تھی... آپ یہ کہہ دیں کہ یہ تھانے والے غلط کہتے ہیں، میں نے نہیں مارا، بس عدالت میں مکر جائیں۔ اس پر حاجی صاحبؒ فرمانے لگے: تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہے کہ مجھے یہ مشورہ دیتے ہو؟ فرمانے لگے: جس دن سے مجھے جیل میں بند کیا گیا ہے، اس دن سے روزانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوتی ہے، جبکہ زندگی میں کبھی بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی باوجود تمنا کے خواب میں زیارت نہیں ہوئی تھی، کیا میں مکر کر اس نعمت سے محروم ہو جاؤں؟

جج کا محبتِ نبوی ﷺ سے مجبور ہونا:

اسی کا ایک جزو اور بھی رہ گیا ہے، وہ یہ کہ قاتل خود اقرار کرتا ہے اور قانون اس کو پھانسی کی سزا دیتا ہے، لیکن جج نے فیصلہ لکھا کہ: مجھے معلوم نہیں کہ کون سی طاقت ہے جو مجھے حاجی صاحب کو سزائے موت دینے سے منع کرتی ہے، بہر حال قانون کا احترام ضروری ہے، اس لئے

میں اتنے سال کی سزا ان کو دیتا ہوں۔اس لئے کہ حاجی مانک نے جس غیرت میں آ کر اس مردار اور خنزیر کو قتل کیا ہے،کوئی مسلمان ایسا نہیں جو اس کی بنیاد پر کسی کو قتل نہیں کرتا، میں چونکہ جج ہوں عدالت کی کرسی پر ہوں، قانون کا احترام میرا فرض ہے، اس لئے میں اتنے عرصہ کی علامتی سزا حاجی مانک کو دیتا ہوں، اگر میرے بس میں ہوتا تو میں ان کو بری کر دیتا۔

اسی طرح کے اور بھی بے شمار واقعات تاریخ کے اوراق میں محفوظ ہیں، اس وقت صرف یہ دو باتیں میں نے آپ کی خدمت میں عرض کر دیں۔مزید عشق رسول اور محبت نبوی سے لبریز ہونے کے لئے تذکرہ مجاہدین ختم نبوت، تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء، قومی تاریخی دستاویز، محبت نبوی کے تقاضے کا مطالعہ کریں۔ختم نبوت کے لئے کام کرو گے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب بن جاؤ گے، اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے لئے کام کرنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں اور بدترین دشمن غلام احمد قادیانی سے بغض کی علامت ہے۔اللہ پاک عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔

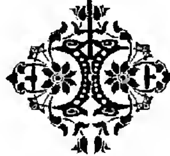
ہم نے تو دل جلا کے سرِ راہ رکھ دیا
اب جس کے جی میں آئے، پائے روشنی

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین



"میرے ذہن میں کوئی
شک وشبہ نہیں کہ قادیانی اسلام اور
ملک دونوں کے غدار ہیں۔"

(علامہ ڈاکٹر محمد اقبالؒ)



فتنہ ارتداد کا مقابلہ اور اس دور میں اس کا مصداق

قادیانیوں کودعوتِ اسلام

سوال:...... کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ کوئی عالم یا مبلغ یا کوئی عام آدمی کسی قادیانی کو اسلام کی تبلیغ کر سکتا ہے، حالانکہ دعوت عام وخاص سب قادیانیوں کو پہنچ چکی ہے، برائے مہربانی شریعت کی روشنی میں بتائیں کہ اس تبلیغ کا کیا حکم ہے اور قادیانیوں کو دعوتِ اسلام دینے کا کیا معیار ہے؟ (سائل: ابوہارون جالندھری، کراچی)

جواب:...... دین اسلام کی دعوت وتبلیغ غیر مسلموں کو بھی کی جاسکتی ہے، اگر دعوت وتبلیغ سے قادیانیوں کے راہِ راست پر آنے کی امید ہو تو انہیں اسلام کی دعوت ضرور دی جائے۔

نظر ثانی
مفتی ابوبکر سعید الرحمٰن
دارالافتاء جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن

کتبہ
محمد زکریا
دارالافتاء ختم نبوت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ!

اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم، بسم اللہ الرحمن الرحیم

"یَـآ اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَنْ یَّرْتَدَّ مِنْکُمْ عَنْ دِیْنِهٖ فَسَوْفَ یَـاْتِی اللّٰهُ بِقَوْمٍ یُّحِبُّهُمْ وَیُحِبُّوْنَهٗ اَذِلَّةٍ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اَعِزَّةٍ عَلَی الْـکٰـفِـرِیْـنَ یُـجَـاهِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَلَا یَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ، ذَالِکَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ."

(المائدہ:۵۴)

ترجمہ:... "اے ایمان والو! جو کوئی تم میں سے پھرے گا اپنے دین سے، تو اللہ تعالیٰ عنقریب لاوے گا ایسی قوم کو کہ اللہ تعالیٰ ان کو چاہتا ہے اور وہ اس کو چاہتے ہیں، نرم دل ہیں مسلمانوں پر، زبردست ہیں کافروں پر، لڑتے ہیں اللہ کی راہ میں اور ڈرتے نہیں کسی کے الزام سے، یہ فضل ہے اللہ کا دے گا جس کو چاہے اور اللہ کشائش والا ہے خبردار۔"

(ترجمہ حضرت شیخ الہندؒ)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"مَنْ بَدَّلَ دِیْنَهٗ فَاقْتُلُوْهُ۔"

ترجمہ:...... "(اے حکام) جو دین اسلام سے پھر جائے اس کو قتل کردو۔"

پیش گوئی اور وعدہ:

یہ آیت شریفہ سورۃ المائدہ کی ہے، جس میں اللہ تعالیٰ نے ایک پیش گوئی فرمائی ہے اس اُمت میں فتنۂ ارتداد کے ظاہر ہونے کی۔ صرف پیش گوئی ہی نہیں فرمائی بلکہ حق تعالیٰ شانہ نے ان مرتدین کے مقابلہ میں ایک جماعت کو لانے کا وعدہ بھی کیا ہے۔

گویا ایک پیش گوئی ہے کہ اس اُمت میں مرتدین ظاہر ہوں گے، اور دوسری پیش گوئی اور وعدہ ہے کہ ان مرتدین کی سرکوبی اور ان کے مقابلے کے لئے اللہ تعالیٰ ایک جماعت کو کھڑا کرے گا۔ پھر مرتدین کا مقابلہ کرنے والی اس جماعت کے اوصاف بیان فرمائے، چنانچہ حق تعالیٰ شانہ نے اس جماعت کی چھ صفات ذکر فرمائی ہیں:

مرتدین کا مقابلہ کرنے والی جماعت کے اوصاف

اول:... ان کی پہلی صفت یہ ہے کہ: "یُحِبُّهُمْ" اللہ تعالیٰ ان سے محبت فرماتے ہوں گے۔ یعنی وہ اللہ تعالیٰ کے محبوب بندے ہوں گے۔

دوم:... ان کی دوسری صفت یہ ذکر فرمائی کہ: "وَیُحِبُّوْنَهٗ" کہ وہ لوگ اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہوں گے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے محبّ اور عاشق ہوں گے۔

سوم:... ان کی تیسری صفت یہ ہوگی کہ: "اَذِلَّةٍ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ"، مؤمنوں کے مقابلے میں اپنا سر نیچا کرکے رہیں گے۔ یعنی مؤمنوں کے مقابلے میں ذلیل (نرم، رقیق القلب) بن کر رہیں گے۔

چہارم:... ان کی چوتھی صفت یہ ہوگی کہ: "اَعِزَّةٍ عَلَی الْکَافِرِیْنَ"، کافروں کے مقابلے میں معزز اور سربلند ہوکر رہیں گے۔ یعنی ان کا سر نیچے کریں گے۔

پنجم:... ان کی پانچویں صفت یہ ہوگی کہ: "یُجَاهِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ"، وہ اللہ کے راستے میں جہاد کریں گے۔

ششم:... ان کی چھٹی صفت یہ ہے کہ: "وَلَا یَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ"، وہ کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہیں کریں گے۔

سب سے آخر میں فرمایا: "ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ." یہ اللہ کا فضل ہے، وہ یہ فضل عطا فرمادیتا ہے جس کو چاہتا ہے، اللہ تعالیٰ بڑی وسعت والا

ہے کہ اس کے لئے عطا کرنا مشکل نہیں، اور ساتھ ہی ساتھ علیم ہے، وہ جانتا ہے کہ کس کو کون سی چیز دی جائے؟ یہ خلاصہ ہے اس آیت کا۔

حضرت علیؓ کی فضیلت:

یہاں پہلے ایک بات اور بھی سمجھ لیجئے! وہ یہ کہ جنگِ خیبر کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا:

"لَاُعْطِيَنَّ هٰذِهِ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يَّفْتَحُ اللّٰهُ عَلٰى يَدَيْهِ، يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ، وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ، فَلَمَّا اَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ يَرْجُوْنَ .... الخ۔" (مشکوٰۃ ص:۵٦۳، باب مناقب علی بن ابی طالب)

یعنی میں کل جھنڈا ایک ایسے آدمی کے ہاتھ میں دوں گا جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھتا ہوگا، اور اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول اس سے محبت رکھتے ہوں گے، للہ تعالیٰ اس کے ہاتھ پر قلعہ کو فتح کرے گا۔

چنانچہ اگلے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یکا یک فرمایا: "علیؓ کہاں ہیں؟" عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! وہ اپنے ڈیرے یعنی اپنے خیمے میں ہیں، ان کی آنکھوں میں آشوب ہے، ان کی آنکھیں دکھتی ہیں، پھولی ہوئی ہیں۔ گویا ان کی آنکھیں بند ہیں اور انہیں کچھ نظر نہیں آرہا۔ فرمایا کہ: ان کو بلاؤ! جس طرح نابینا کا ہاتھ پکڑ کر لایا جاتا ہے، اس طرح حضرت علیؓ کا ہاتھ پکڑ کر لایا گیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بٹھا دیا گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا لعابِ مبارک ان کی آنکھوں پر لگایا، تو اسی وقت ان کی ساری تکلیف دور ہوگئی۔ چنانچہ بعد میں حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ: اللہ کی قسم! اس کے بعد مجھے کبھی بھی آنکھوں کی تکلیف نہیں ہوئی۔ جب ان کی آنکھوں کو لعاب لگا دیا گیا اور وہ ٹھیک ہوگئیں، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جھنڈا ان کے ہاتھ میں دیا اور فرمایا: جاؤ اللہ کے نام سے جہاد کرو! اور اللہ تعالیٰ کے دشمنوں سے مقابلہ کرو! حضرت علیؓ تعمیلِ حکم میں چل پڑے، معلوم ہوا اس حدیث پاک کا مصداق پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ نبوت نے حضرت علیؓ کو بنایا۔

حضرت صدیق اکبرؓ کا اعزاز:

تو جس طرح حضرت علیؓ کے ہاتھوں میں جب تک جھنڈا نہیں دے دیا گیا، اس وقت تک کسی کو معلوم نہیں تھا کہ اس ارشادِ نبویؐ: "یُحِبُّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ، وَیُحِبُّہُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ" (وہ اللہ سے اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہے، اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت رکھتے ہیں) کے مصداق کا اعزاز وفضیلت کس کے حصے میں آتی ہے؟ بلکہ ہر ایک منتظر تھا کہ شاید مجھے مل جائے، لیکن جب آپ ﷺ نے حضرت علیؓ کے ہاتھ میں جھنڈا دے دیا تو معلوم ہوا کہ آیتِ مذکورہ کا مصداق حضرت علیؓ ہیں۔ ٹھیک اسی طرح جس وقت آیتِ شریفہ: "یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَنْ یَّرْتَدَّ مِنْکُمْ عَنْ دِیْنِہٖ فَسَوْفَ یَاْتِی اللّٰہُ بِقَوْمٍ یُّحِبُّھُمْ وَیُحِبُّوْنَہٗ" نازل ہوئی، تو اس وقت بھی کسی کو معلوم نہیں تھا کہ یہ فضیلت اور یہ سعادت کس کے حصے میں آنے والی ہے؟ یہ تاج کس کے سر پر سجایا جائے گا؟ اور محبت اور محبوبیت کا تمغہ کس کو عطا کیا جائے گا؟ لیکن جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد فتنۂ ارتداد پھیلا، لوگ مرتد ہوئے اور انہی مرتدوں میں جھوٹے مدعیانِ نبوت بھی تھے، جن میں سرِفہرست مسیلمہ کذاب تھا، جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام خط لکھا تھا کہ:

> "مِنْ مُسَیْلَمَۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اِلٰی مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰہِ، سَلَامٌ عَلَیْکَ، اَمَّا بَعْدُ! فَاِنِّیْ قَدْ اُشْرِکْتُ فِی الْاَمْرِ وَاِنَّ لَنَا نِصْفُ الْاَمْرِ وَلِقُرَیْشٍ نِصْفُ الْاَمْرِ، لٰکِنْ قُرَیْشٌ قَوْمٌ یَّعْتَدُوْنَ." (دلائل النبوۃ ج:۵،ص:۳۳۱)
>
> ترجمہ:... "یہ خط ہے مسیلمہ رسول اللہ کی طرف سے محمد رسول اللہ کے نام، بعد اس کے اللہ تعالیٰ نے تمہاری نبوت میں مجھے بھی شریک کردیا، اس لئے آدھی زمین تمہاری آدھی میری (مل کر کھائیں گے)، لیکن قریش زیادتی کرتے ہیں (کہ مجھے اس میں شریک نہیں کرتے)۔"

مسیلمہ کے خط کے جواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا:

> "مِنْ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰہِ اِلٰی مُسَیْلَمَۃَ الْکَذَّابِ، سَلَامٌ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی، اَمَّا بَعْدُ! فَاِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰہِ یُوْرِثُھَا مَنْ یَّشَاءُ

مِنْ عِبَادِهٖ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ."

(دلائل النبوۃ ج:۵ ص:۳۳۱، کنزالعمال ج:۱۴ ص:۲۰۱ حدیث:۳۸۳۸۶)

ترجمہ:... "محمد رسول اللہ ﷺ کی جانب سے مسیلمہ کذاب کے نام، امابعد! زمین اللہ کی ہے، اللہ جس کو چاہتا ہے، اس کا وارث بنادیتا ہے، اور اچھا انجام متقیوں کے لئے ہے۔"

دراصل مسیلمہ کذاب نے دعویٰ نبوت تو کیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں، مگر اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوگیا، نجد اور یمامہ پورا علاقہ مسیلمہ کذاب کے قبضے میں تھا، اسی طرح سجاح نام کی ایک خاتون تھی، اس نے بھی دعویٰ نبوت کیا تھا، جس نے بعد میں مسیلمہ کے ساتھ شادی کرلی تھی، مسیلمہ نے اس سے پوچھا کہ: تمہیں مہر کیا دیں؟ تو کہنے لگی: دو نمازیں معاف کردو! چنانچہ مسیلمہ کذاب نے دو نمازیں معاف کردیں۔

مسیلمہ کے مقابلہ میں لشکرِ اسلام:

مختصر یہ کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں سب سے پہلے جو لشکر بھیجا گیا، وہ مسیلمہ کذاب کے مقابلے میں تھا، حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ (اللہ کی تلواروں میں سے ایک) اس لشکر کے سپہ سالار تھے، جب مسیلمہ سے مقابلہ ہوا تو بڑے بڑے قرأ صحابہ کرامؓ اس جہاد میں شہید ہوئے، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بھائی حضرت زید بن خطابؓ بھی شہید ہوئے۔

مسیلمہ کذاب اور اس کی قوم نے مسلمانوں کا اس طرح ڈٹ کر مقابلہ کیا کہ ایک دفعہ تو مسلمانوں کے پاؤں اُکھڑ گئے، حضرت خالد بن ولیدؓ نے صحابہ کرامؓ کو پھر سے جمع اور مرتب کیا اور ان پر دوبارہ حملہ کیا، حضرت سالمؓ، حضرت علیؓ، حضرت حذیفہؓ اور ایک دوسرے صحابی نے لوگوں سے کہا کہ: لوگو! ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اس طرح نہیں لڑا کرتے تھے۔ پھر انہوں نے اپنے آپ کو سنگلوں سے باندھ لیا تاکہ پیچھے نہ ہٹ پائیں، مختصر یہ کہ مسلمانوں کی فوج نے بے جگری سے ان کا مقابلہ کیا، چنانچہ مسلمان، مسیلمہ کذاب اور ان کے ایک لاکھ کے لشکر کو پیچھے دھکیلتے ہوئے ایک باغ میں لے گئے۔ تو مسیلمہ کذاب اور اس کی جماعت نے اپنے آپ کو ایک بہت بڑے باغ میں، جس کی چاردیواری اور دروازہ تھا، قلعہ بند کرلیا اور محفوظ ہوگئے۔

قلعہ حدیقۃ الموت کا دروازہ کھولنے کی انوکھی ترکیب!

ایک صحابیؓ نے کہا: اندر سے تو دروازہ اور کنڈا بند ہے، میں تمہیں اس کی تدبیر بتا دیتا ہوں، اگر تم اس پر عمل کرو تو یہ مشکل حل ہو سکتی ہے، وہ یہ ہے کہ مجھے نیزوں پر اُٹھا کر دیوار کے اُوپر سے اندر پھینک دو تو میں کنڈا کھول دوں گا، اگر انہوں نے مجھے شہید بھی کر دیا تو کوئی بات نہیں، اور اگر میں شہید ہونے سے پہلے دروازہ کھولنے میں کامیاب ہو گیا تو تم اندر داخل ہو جانا، اور اگر میں شہید ہو جاؤں تو میری جگہ ایک اور آدمی کو اندر پھینک دو، ایک اور کو پھینک دو، ایک اور کو پھینک دو، یہاں تک کہ مسلمان اس قلعہ کا دروازہ کھولنے میں کامیاب ہو جائیں۔

صحابہ کرامؓ نے ان کی رائے سے اتفاق کیا اور ان کو اندر قلعہ میں پھینک دیا، چونکہ ان کا نیزہ اور تلوار ان کے ساتھ تھی اس لئے وہ ان سے لڑتے بھڑتے دروازہ تک پہنچ گئے اور دروازہ کھول دیا، تو مسلمان یلغار کر کے اس کے اندر داخل ہو گئے اور مسیلمہ کے لشکر کو ٹھکانے لگانے میں کامیاب ہو گئے، مسیلمہ کذاب کو حضرت وحشی بن حربؓ... جو حضرت حمزہؓ کے قاتل تھے... نے قتل کیا تھا، جس کی صورت یہ ہوئی کہ ان کے پاس ایک حربہ یعنی چھوٹا سا نیزہ تھا، اس کو انہوں نے اس طرح پھینک کر مارا کہ مسیلمہ کذاب کے جا کر لگا اور وہ وہیں مردار ہو گیا، اس جنگ میں مسیلمہ کذاب کے بیس ہزار آدمی قتل ہوئے، تو بارہ سو کے قریب حضراتِ صحابہ کرامؓ نے بھی جامِ شہادت نوش کیا۔

جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور ان کے بھیجے ہوئے لشکر نے ان مرتدین سے مقابلہ کیا تب پتہ چلا کہ یہ جھنڈا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں دیا جانا تھا، اور ارشادِ الٰہی: "یُحِبُّهُمْ وَیُحِبُّوْنَهٗ اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِیْنَ یُجَاهِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَلَا یَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَائِمٍ" میں جو چھ صفات ذکر کی گئی تھیں، اس کا مصداق حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھی ہیں۔ اسی طرح یہ تمغہ جو اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا، یہ بھی انہیں کے حصہ میں آیا۔

ایک نکتہ:

یہاں ایک نکتہ ذکر کرتا ہوں، وہ یہ کہ میں نے حضرت علیؓ کے بارے میں غزوۂ خیبر کی حدیث ذکر کی تھی، اس میں یہ فرمایا گیا تھا کہ: "یُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ، وَیُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ" یعنی جس شخص کو میں جھنڈا دوں گا، وہ اللہ تعالیٰ سے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت

رکھتا ہوگا، اور اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ، اس سے محبت رکھتے ہوں گے۔ مگر یہاں مرتدین سے مقابلہ کرنے والے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور ان کی جماعت کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "یُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ" اللہ ان سے محبت رکھے گا اور وہ اللہ سے محبت رکھیں گے۔

کیا آپ حضرات کو ان دونوں کا فرق سمجھ میں آیا؟ اگر نہیں آیا تو میں سمجھاتا ہوں، وہ یہ کہ:

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا تھا کہ: "يُحِبُّ اللهَ وَرَسُوْلَهٗ" کہ وہ آدمی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھتا ہوگا، اور اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس سے محبت رکھتے ہوں گے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی فضیلت:

دوسری طرف مرتدوں کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ نے جس قوم کو لانے کا وعدہ فرمایا، اس کے بارے میں فرمایا: "يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ" یعنی اللہ کو ان سے محبت ہے، اور ان کو اللہ سے محبت ہے۔ یہاں رسول اللہ کا ذکر نہیں کیا، بلکہ صرف اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا، اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت بھی اللہ ہی کی محبت ہے، اور جس کو اللہ سے محبت ہوگی اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی محبت ہوگی، یہ لازم وملزوم ہیں، اور کبھی ایسا بھی کردیا جاتا ہے کہ دونوں میں سے کسی ایک کو ذکر کردیا جاتا ہے۔

دوسرا فرق یہ ہے کہ حدیث میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اللہ تعالیٰ سے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کو پہلے ذکر فرمایا اور فرمایا کہ: وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھتا ہوگا، اس کے بعد فرمایا گیا کہ: "وَيُحِبُّهُ اللهُ وَرَسُوْلُهٗ" لیکن یہاں ترتیب الٹی ہے، یہاں اللہ کا ان سے محبت رکھنا پہلے ذکر کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ ان سے محبت رکھتا ہے، گویا یہ اللہ تعالیٰ کے محبوب ہیں: "وَيُحِبُّوْنَهٗ" اور وہ لوگ بھی اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے عاشق اور محبِ صادق بھی ہیں۔

ایک اور نکتہ:

مرتدین کے مقابلہ میں آنے والی جماعت کی تیسری اور چوتھی صفت یہ ذکر فرمائی گئی تھی کہ: "اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ، اَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِيْنَ" اہل علم اور ارباب مدارس علماً جانتے ہیں کہ "عزیز" کا لفظ اُوپر کے لئے آتا ہے اور "ذلیل" کا لفظ نیچے کے لئے آتا ہے، چنانچہ ان کی

صفت یہ ہوئی کہ "وہ مومنوں کے لئے ذلیل ہوں گے" ظاہر ہے کہ ذلیل اوپر تو نہیں ہوتا نیچے ہی ہوتا ہے، مطلب یہ ہے کہ وہ اُوپر ہونے کے باوجود مومنوں کے سامنے سر جھکا کر رہیں گے، یعنی ان کی تواضع کا یہ عالم ہوگا کہ سب کچھ ہونے کے باوجود، علم و فضل کے باوجود، اپنی محبوبیت اور محبت کے باوجود وہ ادنیٰ سے ادنیٰ مسلمان کے ساتھ بھی نیچا ہو کر یعنی تواضع کر کے رہیں گے اور اپنے آپ کو اُونچا نہیں کہیں گے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا پہلا خطبہ:

سیدنا ابوبکر صدیقؓ نے خلیفۂ رسول بننے کے بعد جو پہلا خطبہ دیا تھا، اس میں انہوں نے فرمایا تھا: لوگو! مجھے تمہارے معاملات کا والی بنا دیا گیا ہے، میں تم سے اچھا نہیں ہوں، میں تم سے اچھا نہیں ہوں، اگر میں سیدھا چلوں تو میری مدد کرو اور اگر میں ٹیڑھا چلوں تو مجھے سیدھا کرو۔

اور یہ بھی پہلے خطبے میں فرمایا تھا: سنو! تم میں سے جو زیادہ طاقتور ہے وہ میرے نزدیک کمزور ہے، جب تک کہ میں اس سے کمزور کا حق وصول نہ کرلوں اور جو تم میں سے کمزور ہے وہ میرے نزدیک طاقتور ہے جب تک کہ اس کا حق ادا نہ کردوں۔

بلاشبہ یہ حضرات مومنوں کے سامنے اپنے آپ کو اتنا نیچا کرنے والے اور اتنا پست کرنے والے تھے، ایسا لگتا تھا کہ ان کا اپنا کوئی وجود ہی نہیں ہے، ان کی پوری زندگیوں میں ایسا کوئی ایک واقعہ بھی پیش نہیں آیا کہ کبھی حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ، حضرت عثمانؓ یا سیدنا امیر المومنین حضرت علیؓ نے کسی مسلمان کے سامنے اپنی بڑائی کا اظہار کیا ہو، اور اپنے آپ کو بڑا ظاہر کیا ہو، مومنوں کے لئے تو اتنا متواضع تھے، لیکن: "اَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِيْنَ" کافروں کے مقابلہ میں عزیز و سربلند ہو کر رہے، کبھی سر نیچا نہیں کیا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دبدبہ اور رومی قاصد:

حضرت رومیؒ نے ایک واقعہ لکھا ہے کہ امیر المومنین حضرت عمر ابن الخطابؓ کی خدمت میں شاہِ روم کا قاصد اور سفیر آیا، مدینے میں آ کر پوچھنے لگا کہ مسلمانوں کے خلیفہ کا محل کونسا ہے؟ یعنی "قصرِ خلافت" کون سا ہے؟ تو لوگوں نے کہا کہ: امیر المومنین کا کوئی محل نہیں، آپ مسجد میں رہتے ہیں، وہیں جا کر دیکھ لو، وہ مسجد میں گیا وہاں نہیں ملے، وہاں کوئی آدمی موجود تھا اس سے پوچھا کہ: امیر المومنین کہاں ہیں؟ کہنے لگا کہ: صدقے کا اونٹ گم ہو گیا ہے، اس کو تلاش کرنے

کے لئے جنگل کی طرف گئے ہیں۔

ہیبتِ فاروقیؓ:

حضرت عمرؓ صدقہ کا اُونٹ ڈھونڈ تے ڈھونڈ تے تھک گئے، مگر اُونٹ نہیں ملا، دوپہر کا وقت ہوگیا، تو ایک درخت کے سائے میں پتھر سر کے نیچے رکھ کر سو گئے، رومی سفیر بھی انہیں ڈھونڈ تا ڈھونڈ تا وہاں پہنچا، دیکھا تو امیر المؤمنین اس وقت سو رہے ہیں، نہ کوئی ہتھیار پاس ہے اور نہ کوئی پہرے دار! مگر جیسے ہی سفیر وہاں پہنچا اور آپؓ پر نظر پڑی تو تھر تھر کانپنے لگا، مولانا رومیؒ اس مقام پر فرماتے ہیں:

''ہیبتِ حق است ایں از خلق نیست''

یہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے، بندۂ مخلوق کی طرف سے نہیں، گودڑی پہنا فقیر جو ایک درخت کے نیچے بغیر کسی چادر کے لیٹا ہوا ہے، یہ اس کی ہیبت نہیں بلکہ یہ ہیبتِ ربانی ہے!

کافروں کے مقابلے میں ایسے سخت اور ایسے سربلند کہ کبھی کسی کافر کے مقابلے میں سر نیچا کرنا سیکھا ہی نہیں، سَر کٹ سکتا ہے مگر جھک نہیں سکتا۔ چنانچہ فتنہ قادیانیت اور مرزائیت سے متعلق ہمارے اکابرینِ امت نے یک جان ہو کر محنت کی اور قادیانیت کا مقابلہ کیا۔

تحریک ۱۹۵۳ء کے اغراض و مقاصد:

حیف! صد حیف ہے! اُن لوگوں پر جو یہ کہتے ہیں کہ ۱۹۵۳ء کی تحریک سیاسی اغراض کے لئے چلائی گئی تھی، اللہ تعالیٰ کی قسم! یہ تحریک ان لوگوں نے چلائی تھی جن کی شکل دیکھنا جنت میں داخل ہونے کی ضمانت تھی، یعنی جن کی شکل دیکھنے سے جنت ملتی تھی، ایسے اللہ کے مخلص بندوں نے یہ تحریک چلائی تھی۔ یہ اللہ کے وہ مخلص بندے تھے جنھوں نے اپنے نام، نمود، نمائش اور تمام چیزوں کا پتہ کاٹ دیا تھا، ان کے ہاں یہ چیزیں تھیں ہی نہیں، تم جانتے ہو! امیرِ شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، مجاہدِ ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ اور اس سطح کے دوسرے ان اکابرؒ نے یہ تحریک چلائی تھی کہ خدا کی قسم! اگر ان کی جوتیاں سر پر رکھ لیں تو ہمیں جنت نصیب ہو جائے۔ تم کہتے ہو کہ یہ سیاسی اغراض کے لئے تھی، میں واشگاف الفاظ میں کہنا چاہتا ہوں کہ مرزائیوں نے تمہیں لقمہ دیا ہے، اور تم نے ان کی بولی بولنا شروع کر دی ہے، عقل و دماغ اللہ نے تمہیں بھی دیا ہے، ذرا بتلاؤ کون سا سیاسی مقصد تھا؟ جس کے لئے یہ تحریک چلائی گئی تھی؟ مجھے ذرا بتاؤ تو سہی؟ میرے سوال کا جواب دو!

سیاسی تجزیہ کر کے بتلاؤ کہ کیا اغراض تھیں؟

میں یہ کہنا چاہ رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: "یجاھدون فی سبیل اللہ" وہ جہاد کریں گے اللہ کے راستے میں: "ولا یخافون لومة لائم" اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہیں کریں گے، چاہے نذیر ناجی ہو یا جاوید اقبال ہو یا کوئی اور، شوکت حیات ہو یا دولتانہ، ناظم الدین ہو یا صدر محمد اسحٰق خان، نواز شریف ہو یا بے نظیر، امریکہ بہادر ہو یا ملکہ برطانیہ، الحمد للہ! ہمیں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پروا نہیں ہے، صرف ایک ذات پر نگاہ ہے، اور وہ ہے اللہ تعالیٰ کی ذات! صرف اور صرف یہی غرض ہے کہ وہ راضی ہو جائے اور بس! تم نے سمجھا ہی نہیں، تم نے جانا ہی نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے بندے کیسے ہوتے ہیں؟ ارے تم نے اللہ کے بندے دیکھے ہی نہیں:

گل کو ناز ہے اپنی نزاکت پر چمن میں اے ذوق
اس نے دیکھے ہی نہیں ناز و نزاکت والے!

تم نے آدمی دیکھے ہی نہیں، تمہیں معلوم ہی نہیں کہ آدمی کون ہوتے ہیں؟ تم نے تو اس بھیڑ کو جو بازاروں میں پھر رہی ہے اور یہ جو اسمبلیوں میں بیٹھتی ہے، جو امریکہ اور برطانیہ کے طواف کرتی ہے، اس بھیڑ کو انسان سمجھ لیا ہے۔ میرے بھائی! یہ آدمی نہیں ہیں، یہ آدمیوں کی شکلیں ہیں بلکہ گستاخی معاف! یہ بھیڑیئے ہیں جو انسانوں کے لباس میں ہیں۔

تم نے آدمی نہیں دیکھے، کبھی آؤ اور آ کر آدمیوں کے پاس بیٹھو، لیکن تمہیں اپنی انا چھوڑ کر مسجد کی چٹائی پہ آنا ہوگا، چٹائی پر بیٹھنا ہوگا، پھر تمہیں پتہ چلے گا کہ آدمی کون ہیں؟ اور سکونِ قلب کی دولت کس کے پاس سے ملتی ہے؟:

تمنا دردِ دل کی ہے تو کر خدمت فقیروں کی
نہیں ملتا یہ گوہر بادشاہوں کے خزینوں میں
جلا سکتی ہے شمع کشتہ کو موج نفس ان کی
الٰہی کیا چھپا ہوتا ہے اہلِ دل کے سینوں میں

خیر بات دوسری طرف چلی گئی، میں یہ کہنا چاہ رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں وہ اللہ

کے راستے میں جہاد کریں گے۔

جہاد کی قسمیں:

یاد رکھو! جہاد تین قسم کا ہوتا ہے:

اول:... مال کے ساتھ جہاد ہوتا ہے، جیسا کہ ارشاد ہے: "وَجَاهِدُوْا بِأَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ." قرآن کریم میں بار بار آتا ہے کہ مال کے ساتھ جہاد ہوتا ہے اور صحابہ کرامؓ نے مالی قربانیوں کے ایسے ریکارڈ قائم کئے اور ایسی مثالیں پیش کیں کہ کوئی ان کو نہیں دُہرا سکتا، میں یہاں ان تفصیلات کو ذکر نہیں کرنا چاہتا۔

دوم:... زبان و قلم سے جہاد ہوتا ہے، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"يُوْزَنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِدَادُ الْعُلَمَاءِ بِدَمِ الشُّهَدَاءِ!".

(احیاء العلوم ج:۱ ص:۶ طبع بیروت)

ترجمہ:... "قیامت کے دن علماء کے قلم کی سیاہی شہداء کے خون سے تولی جائے گی۔"

یعنی علماء کے قلم کی روشنائی شہیدوں کے خون سے تولی جائے گی، باطل کے مقابلہ میں قلم اور زبان کے ساتھ جہاد کرنا اور کبھی باطل کے ساتھ مصالحت نہ کرنا۔

سوم:... تیسرا درجہ یہ ہے کہ اگر ضرورت ہو تو بارگاہِ الٰہی میں نذرانۂ سر پیش کر دینا اور جان کی قربانی پیش کر دینا۔

اللہ کا شکر ہے کہ اللہ کے بندے تینوں قسم کے جہاد کے لئے تیار ہیں، اور ملامت کرنے والوں کی ملامت کی پروا نہیں کرتے۔ اگرچہ انہیں کوئی: سرپھرا کہے، کوئی: مذہبی جنونی کہے، اور کوئی: سیاسی اغراض و مقاصد کا طعنہ دے، کوئی کچھ کہے، کوئی کچھ کہے، بلکہ جس کے منہ میں جو آئے کہے، مگر وہ: "وَلَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ" کے مصداق کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پروا نہیں کرتے، اور یہ ان کا کمال نہیں بلکہ: "ذٰلِكَ فَضْلُ اللهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ" یہ اللہ کا فضل ہے دیتے ہیں جس کو چاہتے ہیں۔ ہاں! یہ ہر ایک کو نہیں ملتا، یہ دولتِ عظمیٰ ہر ایک کو تھوڑی دیتے ہیں؟ "وَاللهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ." "اللہ بڑی وسعت والا اور بڑے علم والا ہے۔"

اس آیت کریمہ کے سب سے پہلے مصداق حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور ان کی

جماعت کے حضرات تھے، اس لئے کہ جب پورے عرب میں ارتداد کی آگ پھیل گئی تھی اور گیارہ قسم کے قبائل مرتد ہوگئے تھے تو اس وقت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی فراست اور حضرت خالد رضی اللہ عنہ کی تلوار کے ذریعہ اس ارتداد کا قلع قمع کیا گیا، دو سال بعد جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جا کر ملتے ہیں اور ان کی بارگاہ میں سلام کرتے ہیں، تو گویا دو سال کے بعد غلام اپنے آقا کی خدمت میں اس طرح سرخرو ہوکر حاضر ہوتا ہے کہ پورا عرب دوبارہ اسلام کے زیر نگیں تھا اور صدیقی فوجیں فارس اور روم کا مقابلہ کر رہی تھیں۔

خلاصہ یہ کہ آپ ہی پہلے مصداق تھے اور وہ چھ کی چھ صفات اللہ تعالیٰ نے آپ کی ذات میں جمع کردی تھیں۔

اس کے بعد بھی مختلف زمانوں میں ارتداد کے فتنے ظاہر ہوتے رہے، اللہ تعالیٰ اپنے اس وعدے اور پیش گوئی کے مطابق ان مرتدین کے مقابلے میں بھی ایک ایک قوم کو لاتا رہا، مگر ان سب کے پہلے قائد، پیشوا اور امام حضرت ابوبکر صدیقؓ تھے، بعد میں آنے والے سب کے سب ان کے پیچھے نیت باندھ کر کے کھڑے نظر آتے ہیں۔

اس دور میں اس آیت کا مصداق:

حضرت امیرِ شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کا جلسہ تھا اور شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانیؒ کی تقریر تھی، مولانا شبیر احمد عثمانیؒ نے یہی آیتِ کریمہ پڑھی اور بھرے جلسے میں اعلان کیا کہ: ''میں گواہی دیتا ہوں کہ آج اس آیت کا مصداق عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی جماعت ہے...!''

زندہ ہیں زمانہ میں ثنا خوانانِ محمد
تابندہ ہی رہے گا یونہی گلستانِ محمد

زندگی کے دو میدان:

ایک بات کہنا چاہتا ہوں توجہ سے سنو! وہ یہ کہ زندگی کے دو میدان ہیں، یا یوں کہو کہ آدمی اپنی زندگی میں جو محنت کرتا ہے، اس کے دو میدان ہیں۔

اول:... دنیا میں دنیا کے لئے محنت کرنا، مثلاً: کسی کی پچاس، ساٹھ سال کی عمر تھی یا جتنی بھی مقدر تھی، وہ اس پوری کی پوری عمر میں دنیا کے لئے محنت کرتا رہا، لیکن جب وہ اس دنیا سے گیا تو سب کچھ یہاں چھوڑ گیا، اور خود خالی ہاتھ چلا گیا، ملازمتیں حاصل کیں، بڑے بڑے

عہدے حاصل کئے، اُونچے اُونچے منصب حاصل کئے، اور اُونچی اُونچی پروازیں کیں، لیکن جاتے ہوئے کوئی چیز بھی ساتھ نہیں گئی، یہ ہے دنیا کی محبت دنیا کے لئے، جس کو قرآن کریم نے خسارہ کی محنت اور گھاٹے کا عمل قرار دیتے ہوئے فرمایا: "قُلْ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا" (میں تمہیں بتاؤں کہ سب سے زیادہ خسارے کے عمل والے کون سے ہیں؟ "اَلَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا." وہ لوگ جن کی ساری محنت دنیا میں برباد ہوگئی اور وہ شریف آدمی یہ سمجھتے ہیں کہ ہم بڑا اچھا کام کر رہے ہیں۔ تو زندگی کا ایک رُخ تو یہ ہے کہ دنیا کی زندگی میں دنیا کے لئے محنت کی جائے، چونکہ یہ نقد ہے اور ادھار نہیں ہے، اور چونکہ یہ آنکھوں سے نظر آنے والی ہے کوئی غیب کی چیز نہیں، اس لئے میں اور آپ بلکہ ساری دنیا کا رُخ اس طرف ہے، اس لئے اس کو بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔

دوم:... دوسری محنت اور محنت کا میدان یہ ہے کہ دنیا میں آخرت کے لئے محنت کی جائے، پھر آخرت میں بہت سی چیزیں ہیں، لیکن سب سے بڑی چیز یہی ہے کہ: "يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ" کا اعزاز حاصل ہو جائے، یعنی اللہ راضی ہو جائے اور ہم اللہ سے راضی ہو جائیں، جیسا کہ صحابہ کرام کے بارہ میں فرمایا: "رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ" اللہ ان سے راضی، اور وہ اللہ سے راضی، محنت کے لئے اللہ نے بہت سے راستے رکھے ہیں، یعنی دنیا کی محنت کے لئے بہت سے راستے ہیں، مثلاً: محنت کا راستہ تجارت بھی ہے، اگرچہ ناجائز اور غلط ہے مگر پھر بھی تعلیم بھی ہے، اور فلاں اور فلاں بھی ہے، حد تو یہ ہے کہ ہیروئن کی خرید و فروخت بھی ایک راستہ ہے، چاہے پکڑے ہی کیوں نہ جائیں۔

اسی طرح آخرت کی محنت کے لئے بھی اللہ تعالیٰ نے بہت سے شعبے رکھے ہیں اور میں یہ سمجھتا ہوں اور میری بات کو یاد رکھو، دین کے جس شعبے میں جو آدمی کام کر رہا ہے، وہ اللہ تعالیٰ کے لشکر کا سپاہی ہے اور قابلِ احترام ہے۔ یہ معمولی سپاہی اور کانسٹیبل جو سرکاری وردی میں ہوتا ہے، اگر کوئی اس کی یا اس کی وردی کی توہین کرے، اس وردی کی توہین کرنے والا سرکاری مجرم کہلائے گا۔ اس لئے جتنے بھی اہل ایمان ہیں اور دین کے کسی بھی شعبے میں کام کر رہے ہوں ان کو لائق احترام سمجھو۔ یہ بات دوسری ہے کہ جس طرح تجارت کے بعض شعبے زیادہ نفع بخش ہوتے ہیں اور بعض کم، اسی طرح ان کے بعض شعبے بعض سے اہم ہوتے ہیں اور بعض میں دوسرے کی نسبت

منفعت زیادہ ہوتی ہے۔

قادیانیوں سے مقابلہ کا اجر وثواب:

قادیانیوں سے مقابلہ کرنا، قرآن کریم کی اس آیت کی رو سے ان چھ انعامات کے ملنے کی سند اور ضمانت ہے، جو شخص چاہے وہ سرکاری افسر ہو یا عام آدمی، تاجر ہو یا مزدور، وکیل ہو یا جج، مولوی ہو یا مسٹر، غرض جو شخص بھی یہ چاہے کہ وہ اس آیت کا مصداق بن جائے یا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی معیت اور ان کی اقتدا میں اس آیتِ شریفہ کی بشارت کا مستحق بن جائے، اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس زمانے میں غلام احمد قادیانی کی جھوٹی نبوت اور اس کی ذریتِ خبیثہ قادیانیت اور مرزائیت کا مقابلہ کرے، مقابلے کی کیا کیا شکلیں ہیں؟ علماء مہینہ کا ایک جمعہ ختم نبوت کے لئے وقف کریں، عوام قادیانیوں کا بائیکاٹ کریں، تمام مسلمان قادیانی فتنہ پر نظر رکھے، اس کے لئے کم از کم دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے رابطہ قائم کریں اور محاذ تحفظ ختم نبوت کے لئے اپنی خدمات پیش کریں۔ اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین۔

وما علینا الا البلاغ





عشق مصطفیٰ اور ہماری ذمہ داری

قادیانی نواز مسلمان کا حکم

سوال:..... کیا فرماتے ہیں علماء اسلام دین حنیف کی روشنی میں کہ اس شخص کے بارے میں جو خود کو مسلمان کہتا ہے لیکن نشست و برخاست قادیانیوں سے رکھتا ہے اور مختلف مواقع پر ان کی حمایت بھی کرتا ہے یعنی اس قادیانی نواز مسلمان کا کیا حکم ہے، جو قادیانیت نوازی کرتا ہے؟ آیا اس کے ساتھ سلام و کلام کرنا جائز ہے؟ اس کی دعوت قبول کی جائے؟ اس سے تعلق رکھا جائے یا توڑ دیا جائے؟

(سائل: ابوزکریا جالندھری، کراچی)

جواب:...... قادیانیوں اور مرزائیوں سے میل جول، دوستی اور تعلق رکھنا حرام ہے، ان سے کسی بھی قسم کا تعلق جائز نہیں۔ اگر کوئی مسلمان ان سے میل جول رکھتا ہے اور تنبیہ کرنے کے بعد بھی باز نہیں آتا تو ایسے شخص سے دیگر مسلمانوں کا قطع تعلق کرلینا جائز ہے، جب تک کہ وہ اپنے فعل سے باز نہ آجائے۔

نظر ثانی
مفتی ابوبکر سعید الرحمٰن
دارالافتاء جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن

کتبہ
محمد زکریا
دارالافتاء ختم نبوت

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی!

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

''یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا آمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْکِتَابِ الَّذِیْ نَزَّلَ عَلٰی رَسُوْلِهٖ وَالْکِتَابِ الَّذِیْ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ۔''

(النساء:۱۳۶)

ترجمہ:''اے ایمان والو! یقین لاؤ اللہ پر اور اس کے رسول پر اور اس کتاب پر جو نازل کی ہے اپنے رسول پر اور اس کتاب پر جو نازل کی تھی پہلے۔'' (تفسیر عثمانی)

''عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلِیْ وَمَثَلُ الْاَنْبِیَاءِ مِنْ قَبْلِیْ کَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰی بُنْیَانًا فَاَحْسَنَهٗ وَاَجْمَلَهٗ اِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِیَةٍ مِنْ زَوَایَاهُ فَجَعَلَ النَّاسُ یَطُوْفُوْنَ بِهٖ وَیَعْجَبُوْنَ لَهٗ وَیَقُوْلُوْنَ هَلَّا وُضِعَتْ هٰذِهِ اللَّبِنَةُ قَالَ: فَاَنَا اللَّبِنَةُ، وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ۔''

(صحیح بخاری ص:۵۰۱، ج:۱)

ترجمہ:''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال ایسی ہے کہ ایک شخص نے بہت ہی حسین و جمیل محل بنایا، مگر اس کے کسی کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی لوگ اس کے گرد گھومتے اور

عش عش کرنے لگے اور یہ کہنے لگے کہ یہ ایک اینٹ بھی کیوں نہ لگا دی گئی؟
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں وہی (کونے کی آخری) اینٹ ہوں
اور میں نبیوں کو ختم کرنے والا ہوں۔''

گرامی قدر سامعین محترم، الحمدللہ! ہم مسلمان ہیں، ختم نبوت پر ہمارا کامل ایمان ہے' عقیدۂ ختم نبوت ہر مسلمان کی پہچان ہے' حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے آخری نبی ہیں' اس عقیدہ پر امت مسلمہ کے تمام افراد متفق ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو بھی دعویٰ نبوت کرے' وہ: کذاب' دجال اور مفتری ہے۔ اس عقیدے پر ایک سو آیاتِ قرآنی اور دو سو سے زائد احادیث مبارکہ دلالت کرتی ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہونے والی کتاب' خاتم الکتب' حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دین' خاتم الادیان' حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت' خاتم الشرائع' حضور صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت آخری نبوت اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت آخری امت ہے۔ جناب خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد مبارکہ کے بعد نبوت و رسالت کا دروازہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے بند ہو گیا' خود محسنِ انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''میں (قصرِ نبوت کی) آخری اینٹ ہوں اور میرے آنے کے
بعد قصرِ نبوت اپنی تکمیل کو پہنچ گیا اور میں آخری نبی ہوں۔''

(صحیح بخاری' 'باب خاتم النبیین'' ج:۱' ص:۵۰۱)

عہدِ رسالت سے لے کر آج تک کئی بدعقل بدحواس اور بدنصیب لوگوں نے نبوت کے دعوے کئے' لیکن تاریخ اسلام شاہد ہے کہ جب بھی کسی بدباطن نے تاجِ ختم نبوت کی طرف للچائی ہوئی نظروں سے دیکھا' تو اسلامی مملکت کے ذمہ داران نے ایسے بدبخت کو اللہ کی زمین پر گوارا نہیں کیا۔

سرزمین ہندوستان میں جب انگریزوں کے تاریک دور میں کفر والحاد کا سمندر ٹھاٹھیں مار رہا تھا اور اسلام کو صفحۂ ہستی سے مٹانے کے لئے سرتوڑ کوششیں کی جا رہی تھیں' اس ملحدانہ دور میں اسلام پر کاری ضرب لگانے کے لئے جعلی نبوت کی بھیانک سازش تیار کی گئی اور اشارۂ فرنگی پر ایک ضمیر فروش مرزا غلام احمد قادیانی جہنم مکانی نے ۱۹۰۱ء میں نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا' چنانچہ مرزا قادیانی دعویٰ نبوت کرتے ہوئے اپنی کتاب میں لکھتا ہے:

''سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔''

(دافع البلاء ص ۱۱، روحانی خزائن ج: ۱۸، ص: ۲۳۱)

مرزا قادیانی نے اپنے آپ کو خدا کا نبی اور رسول کہا، اپنے ماننے والوں (مرتدوں کی جماعت) کو ''صحابۂ رسول'' کے نام سے پکارا، اپنی کافرہ بیویوں کو ''امہات المومنین'' قرار دیا، اپنے گھر والوں کو ''اہل بیت'' کا نام دیا، تین سو تیرہ بدری صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے مقابلے میں مرزا قادیانی نے اپنے تین سو تیرہ چیلوں کی فہرست تیار کی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ناموں کی طرح اپنے ننانوے صفاتی نام رکھے، اپنے بیٹے کو ''قمر الانبیاء'' کے نام سے پکارا، قادیان آنے کو ''ظلی حج'' قرار دیا، جنت البقیع کے مقابلے میں قادیان میں ایک ''بہشتی مقبرہ'' تیار کروایا، قرآن پاک میں تحریفات کیں، احادیثِ رسول کو بگاڑا، اقوالِ صحابہ کو مسخ کیا، بزرگانِ دین کی توہین و تذلیل کی، جہاد کو حرام اور انگریز کی اطاعت کو فرض قرار دیا۔

مرزا قادیانی نے صرف اسی پر بس نہیں کیا، بلکہ اس نے اپنی انگریزی نبوت کو چلانے کے لئے دین اسلام، پیغمبر اسلام اور مقدس ہستیوں پر رکیک حملے کئے، مرزا قادیانی اور اس کے شیطانی چیلوں نے جس دریدہ ذہنی کا مظاہرہ کیا، اس کو تحریر میں لاتے ہوئے قلم کانپتا ہے، ہاتھ پر رعشہ طاری ہوتا ہے، قلب و جگر زخمی ہوتے ہیں، آنکھیں خون کے آنسو روتی ہیں اور روح تڑپتی ہے، لیکن دوسری طرف وقت کی پکار ہے کہ: آمنہ کے لال کے دیوانو اور پروانو! خوابِ غفلت سے جاگو اور امتِ مسلمہ کو بتاؤ کہ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس پر قادیانی گستاخ کس طرح حملہ آور ہو رہے ہیں، بغض و عناد کے زہر میں ڈوبے ہوئے ان کے زہریلے قلم، کملی والے آقا کی شان میں کیا کیا گستاخیاں کر رہے ہیں اور ان کے منہ میں بچھو نما زبانیں سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دینِ حنیف کو کس طرح ڈس رہی ہیں۔

مسلمان بھائیو! ذہن و ضمیر پر بارِ گراں محسوس کرنے کے باوجود اہلِ ایمان کے دین و ایمان کے تحفظ کی غرض سے قادیانی مذہب کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی کی دل آزار اور روح فرسا تحریروں کو دیکھیں، جن کے ہر ہر حرف سے کفر و الحاد کا ایک طوفان اٹھتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی توہین

''کیا کوئی عقلمند اس بات کو قبول کر سکتا ہے کہ اس زمانہ میں خدا

سنتا تو ہے مگر بولتا نہیں پھر بعد اس کے یہ سوال ہوگا کہ کیوں نہیں بولتا؟ کیا زبان پر کوئی مرض لاحق ہوگئی ہے؟''

(ضمیمہ براہین احمدیہ، حصہ پنجم ص: ۱۴۴، روحانی خزائن، ج: ۲۱، ص: ۳۱۲)

میں خود خدا ہوں

''ورأیتنی فی المنام عین اللّٰہ وتیقنت أننی ھو۔''

ترجمہ: ''میں (مرزا قادیانی) نے خواب میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں، میں نے یقین کرلیا کہ میں وہی ہوں۔''

(آئینہ کمالات اسلام ص: ۵۶۴، روحانی خزائن، ج: ۵، ص: ۵۶۴)

حضور نبی کریم ﷺ کی توہین

مرزا قادیانی کا بیٹا قادیانی جماعت کا دوسرا نام نہاد خلیفہ مرزا بشیر کہتا ہے:

''یہ بالکل صحیح بات ہے کہ ہر شخص ترقی کرسکتا ہے اور بڑے سے بڑا درجہ پاسکتا ہے حتی کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی بڑھ سکتا ہے۔'' (نعوذ باللہ)

(اخبار الفضل قادیان ج: ۱۰، نمبر: ۵، ص: ۵، مورخہ ۱۷/ جولائی ۱۹۲۲ء)

نبی کریم سور کی چربی استعمال کرتے تھے

''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب ... عیسائیوں کے ہاتھ کا پنیر کھالیتے تھے، حالانکہ مشہور تھا کہ سور کی چربی اس میں پڑتی ہے۔''

(اخبار الفضل قادیان، ۲۲/ فروری ۱۹۲۴)

آنحضرت تکمیل اشاعت نہ کرسکے

''دوسرا فرض منصبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یعنی تکمیل اشاعت ہدایت دین جو آپ کے ہاتھ سے پورا ہونا چاہئے تھا اس وقت بباعث عدم وسائل پورا نہیں ہوا۔''

(حاشیہ تحفہ گولڑویہ ص: ۱۷۷، روحانی خزائن ج: ۱۷، ص: ۲۶۳)

قرآن کریم کی توہین

قرآن شریف، مرزا کی باتیں:

"قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں۔"

(تذکرہ مجموعہ الہامات ص: ۶۳۵ طبع دوم)

قرآن میں سخت زبانی

"قرآن شریف جس آواز بلند سے سخت زبانی کے طریق کو استعمال کر رہا ہے ایک غایت درجہ کا غبی اور سخت درجہ کا نادان بھی اس سے ... بے خبر نہیں رہ سکتا۔"

(ازالہ اوہام، ص: ۲۵، روحانی خزائن، ج: ۳، ص: ۱۱۵ حاشیہ)

گندی گالیاں

"خداتعالیٰ نے قرآن شریف میں ... نہایت درجہ کے سخت الفاظ جو بصورت ظاہری گندی گالیاں معلوم ہوتی ہیں استعمال کیے ہیں۔"

(ازالہ اوہام، ص: ۲۸، روحانی خزائن، ج: ۳، ص: ۱۱۶، حاشیہ)

حدیث رسول کی توہین

"تائیدی طور پر ہم وہ حدیثیں بھی پیش کرتے ہیں جو قرآن شریف کے مطابق ہیں اور میری وحی کے معارض نہیں اور دوسری حدیثوں کو ہم ردی کی طرح پھینک دیتے ہیں۔"

(اعجاز احمدی، ص: ۳۰، روحانی خزائن، ج: ۱۹، ص: ۱۴۰)

صحابۂ کرامؓ کی توہین

"بعض نادان صحابی جن کو درایت سے کچھ حصہ نہ تھا۔" (نعوذ باللہ)

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص: ۱۲۰، روحانی خزائن، ج: ۲۱، ص: ۲۸۵)

حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ کی توہین

ایک قادیانی نے دوسرے قادیانی کے سامنے دریدہ دہنی کرتے ہوئے کہا:

"ابوبکر و عمر کیا تھے، وہ حضرت غلام احمد (قادیانی) کی جوتیوں کے تسمے کھولنے کے لائق بھی نہ تھے۔" (نعوذ باللہ)

(ماہنامہ المہدی' جنوری/فروری ۱۹۱۵ء نمبر۲/۳ صفحہ ۵۷ از حکیم محمد حسین لاہوری قادیانی)

﴿حضرت علیؓ کی توہین﴾

''پرانی خلافت کا جھگڑا چھوڑو' اب نئی خلافت لو۔ ایک زندہ علی (مرزا قادیانی) تم میں موجود ہے' اس کو چھوڑتے ہو اور مردہ علی (حضرت علیؓ) کی تلاش کرتے ہو۔'' (معاذ اللہ) (ملفوظات ج:۲' ص:۱۴۲)

﴿حضرت امام حسینؓ کی توہین﴾

''کربلا میرے روز کی سیر گاہ ہے' حسین جیسے سینکڑوں میرے گریبان میں ہیں۔'' (معاذ اللہ)

(نزول المسیح' ص:۹۹' روحانی خزائن' ج:۱۸' ص:۴۷۷)

﴿حضرت فاطمۃ الزہرہؓ کی توہین﴾

سیدۃ النساء کی ذات پاک کے بارے میں مرزا قادیانی نے جو بکواس کی ہے' میری زبان اسے بیان کرنے سے قاصر ہے' اگر یہ بکواس دیکھنی ہو تو (ایک غلطی کا ازالہ ص:۹' روحانی خزائن ج:۱۸' ص:۲۱۳ حاشیہ) پر دیکھ لیجئے۔

﴿حضرت ابو ہریرہؓ کی توہین﴾

''ابو ہریرہؓ فہم قرآن میں ناقص ہے......ابو ہریرہؓ کے قول کو ایک ردی متاع کی طرح پھینک دے۔'' (معاذ اللہ)

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم' ص:۲۳۵، روحانی خزائن' ج:۲۱' ص:۴۱۰)

﴿غار ثور کی توہین﴾

''نہایت متعفن اور تنگ اور تاریک اور حشرات الارض کی نجاست کی جگہ تھی۔'' (حاشیہ تحفہ گولڑویہ ص:۷۰' روحانی خزائن' ج:۱۷' ص:۲۰۵)

﴿مسلمانوں کی توہین﴾

''جو شخص تیری پیروی نہیں کرے گا اور تیری بیعت میں داخل نہیں ہوگا اور تیرا مخالف رہے گا' وہ خدا اور رسول کی نافرمانی کرنے والا اور جہنمی ہے۔'' (معاذ اللہ) (مجموعہ اشتہارات ج:۳' ص:۲۷۵)

"دشمن ہمارے بیابانوں کے خنزیر ہو گئے اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ گئی ہیں۔" (نجم الہدیٰ' ص:۵۳' روحانی خزائن' ج:۱۴' ص:۵۳)

﴿قادیانیوں کا درود﴾

"اللھم صلی علی محمد و آل محمد و اصحاب محمد وعلی عبدک المسیح الموعود وبارک وسلم۔"

(نعوذ باللہ) (قادیانی رسالہ درود شریف ص:۱۴۳' طبع دوم)

﴿قادیانیوں کا کلمہ طیبہ پڑھنا﴾

اگر کوئی قادیانی یہ کہے کہ ہم وہی کلمہ پڑھتے ہیں جو مسلمان پڑھتے ہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ قادیانی عام لوگوں بالخصوص مسلمانوں کو دھوکا دینے کے لئے مسلمانوں کا کلمہ بھی پڑھ کر سنا دیتے ہیں' مگر اس کلمہ میں "محمد رسول اللہ" سے ان کی مراد مرزا غلام احمد قادیانی ہے' جسے وہ "مسیح موعود" کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی کا بیٹا مرزا بشیر احمد ایم اے اپنی کتاب "کلمۃ الفصل" میں لکھتا ہے:

"پس مسیح موعود خود محمد رسول اللہ ہے جو اشاعت اسلام کے لئے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے۔ اس لئے ہم کو کسی نئے کلمہ کی ضرورت نہیں۔ ہاں اگر محمد رسول اللہ کی جگہ کوئی اور آتا تو ضرورت پیش آتی۔"

(کلمۃ الفصل' ص:۱۵۸)

سامعین کرام! مرزا غلام احمد قادیانی کو "محمد رسول اللہ" قرار دینا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بدترین توہین ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ عالی تو کجا' مرزا غلام احمد قادیانی تو کسی شریف انسان کی برابری کا بھی اہل نہیں تھا۔

لیکن صد افسوس! اُن مسلمانوں پر جو نبوت کے ان لٹیروں کے ساتھ اب بھی برادرانہ اور دوستانہ تعلقات رکھے ہوئے ہیں۔

گستاخانِ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ذلیل گروہ' مسلمانوں کے ساتھ ہی کھاتا پیتا ہے' یہ باغیانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم' مسلمانوں کی شادیوں اور دیگر تقریبات میں شریک ہوتے ہیں' لیکن مسلمان ان کے سامنے لبوں پر مہر سکوت لگا کر خاموش بیٹھے ہوتے ہیں' کیا کبھی غور کیا! کہ یہ سب

کچھ کیوں ہو رہا ہے؟ اس کے اسباب اور محرکات کیا ہیں؟ وجہ صرف یہی سمجھ میں آتی ہے کہ شاید آج سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمارا الفت و محبت کا جو مضبوط رشتہ تھا وہ کمزور پڑ چکا ہے؟

کیا ہمارے قلوب میں عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نور مدہم پڑ چکا ہے؟ کیا ہم میں جوہرِ صدیقیت موجود نہیں' کیا ہم میں غیرتِ فاروقیت موجود نہیں؟ کیا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس پر مر مٹنے کے جذبۂ عظیم سے ہم محروم ہو چکے ہیں؟ کیا جذبۂ اویسی ہمارے دلوں سے اٹھ چکا ہے؟

مسلمانو! ہم بھی غصہ میں آتے ہیں' ہمارے جذبات بھی بھڑکتے ہیں' ہم بھی کشت و خون کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔

لیکن کب؟ جب کوئی ہماری ماں کو گالی دیتا ہے' جب کوئی ہمارے باپ کی توہین کرتا ہے' جب کوئی ہمارے بزرگوں کی توہین کرتا ہے' جب کوئی ہمارے دوست کے بارے میں نازیبا کلمات کہتا ہے' جب کوئی ہمارے خاندان کے بارے میں ناشائستہ زبان استعمال کرتا ہے۔

اے مسلمان ذرا غور تو کر:

مسلمانو! عقل و فکر کے چراغ روشن کر کے' دل و دماغ کی گہرائیوں میں اتر کر سوچو! کیا فاطمہؓ ہماری ماں نہیں؟ کیا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم امت کے وہ روحانی باپ نہیں' جن کی جوتیوں کی خاک پر ہمارے ماں باپ قربان؟ کیا ابوبکرؓ و عمرؓ ہمارے مقتدا اور راہنما نہیں؟ کیا علی المرتضیٰؓ و ابوہریرہؓ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے محبّ و محبوب نہیں؟ کیا اس جہانِ رنگ و بو میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا مقدس خاندان' دنیا جہان کے خاندانوں سے اعلیٰ و ارفع نہیں؟

قادیانیوں کے ساتھ محبت بھرے تعلقات رکھنے والو! قادیانیوں کی تقریبات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والو! یاد رکھو' جب تم قادیانیوں سے ملتے ہو تو گنبدِ خضرا میں دلِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم دکھتا ہے۔

مسلمانو سوچو تو سہی:

مسلمانو! ہماری زندگی کے چند روز ساون کے بادلوں کی طرح گزر جائیں گے اور بالآخر وہ وقت آن پہنچے گا' جب خدا کے فرشتے ہمارا چراغِ زندگی بجھانے کے لئے آ جائیں گے' جب ہمارا یہ جسم ڈھیلا پڑ جائے گا' آنکھیں الٹ جائیں گی' نتھنے پھیل جائیں گے' سانس اکھڑ جائے گی' جب

گردن ایک طرف لڑھک جائے گی' جب موت کی ہچکیاں لگیں گی' جب روح جسم سے پرواز کر جائے گی اور ہمارا ناز ونعم سے پلا ہوا یہ جسم بے جان پتھر کی طرح پڑا ہوگا اور اس وقت ہم اپنے چہرے سے مکھی اڑانے سے بھی عاجز ہوں گے' اور پھر ہر مرنے والے کی طرح ہمیں بھی پیوند خاک کر دیا جائے گا' قیامت کی صبح کو دوبارہ زندہ کیا جائے گا' پھر حشر کا میدان ہوگا' سورج انگارے اگل رہا ہوگا' تپتی ہوئی زمین ہوگی' گرمی کی ہولناکیاں اور سفاکیاں ہوں گی' ہر کوئی اپنے اعمال کے مطابق پسینے میں ڈوبا ہوا ہوگا' بھوک کی شدت سے انسان اپنے کو کاٹ کھا رہے ہوں گے' شدتِ پیاس سے زبان ماہی بے آب کی طرح تڑپ رہی ہوگی' دیگر انسانوں کی طرح ہم بھی نفسی نفسی پکار رہے ہوں گے' اس روز ہمارے یار' دوست' سب ساتھ چھوڑ جائیں گے' ہماری اولاد' ہمارے سائے سے بھاگے گی' ہمارے نوکر اور خدمت گار ہم سے چھین لئے جائیں گے' ہماری دولت وثروت اس روز ہمارے کام نہ آئے گی' غرضیکہ اس روز ہم بے بس و بے کس ہوں گے' اس کسمپرسی میں ہم شافع محشر' ساقی کوثر صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں حاضر ہوں گے اور اگر سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے یہ سوال کر لیا کہ تمہارے سامنے میری نبوت و رسالت پر ڈاکا زنی ہوتی رہی' تم نے کیا کیا؟ مجھ پر نازل ہونے والی کتاب مبین میں تحریف وتبدل کے طوفان برپا ہوتے رہے' تم نے کیا کیا؟ میری ازواج مطہراتؓ میرے اہل بیتؓ میرے صحابہؓ اور میری امت کے اولیاؒ کے بارے میں قادیانی بازاری اور گندی زبان استعمال کرتے رہے' تم نے کیا کیا؟ تمہاری زندگی میں تمہارے سامنے جھوٹے مدعی نبوت مرزا قادیانی کی تشہیر وتبلیغ ہوتی رہی اور لوگ مرتد ہوتے رہے' اس وقت تم نے کیا کیا؟

سرورِ کائنات ﷺ کے امتیو! ذرا سوچو!

کیا ہمارے پاس ان سوالات کے جوابات ہیں؟ کیا ہم نے ان سوالات کے جوابات کی تیاری کر رکھی ہے؟ مسلمان بھائیو! وقت کے ہر لمحے کو غنیمت جانئے' موت کے بعد کوئی مہلت نہیں ملے گی اور ذرا سوچیں! اگر حشر کے میدان میں شافع محشر صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی ہم سے اپنا رخ انور پھیر لیا تو پھر ہم کس کے پاس جا کر شفاعت کی بھیک مانگیں گے؟ اگر رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہم سے روٹھ گئے تو پھر کس کے دامنِ رحمت میں ہمیں پناہ ملے گی؟ اگر ساقی کوثر صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہم سے خفا ہو گئے تو پھر کہاں جا کر ہم اپنی پیاس کے انگارے بجھائیں گے؟

محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم کے امتیو! آج محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے تقاضا

کرتی ہے کہ ہم تاج و تختِ ختم نبوت کی پاسبانی و نگہبانی کے لئے اپنی زندگیاں وقف کر دیں۔

ملت اسلامیہ کے مشائخ عظام! اپنے مریدین اور عقیدت مندوں کو قادیانیوں کے خلاف "سربکف ہونے" کا حکم دیجئے' حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ اور حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ کی یاد تازہ کیجئے۔

ملت اسلامیہ کے نوجوانو! اپنی مہکتی جوانیاں تحفظ ناموسِ رسالت (صلی اللہ علیہ وسلم) کے لئے وقف کر دو۔

اہل دولت و ثروت! آپ کا فرض ہے کہ اپنے مال کا ایک حصہ تحفظ ختم نبوت کے لئے وقف کریں۔

اہل قلم حضرات! آپ فتنۂ قادیانیت کی سرکوبی کے لئے قلم سے تلوار کا کام لیں۔

مقررین حضرات! اپنی شعلہ نوائیاں' اپنی فصاحت و بلاغت' اپنا علم و عرفان تحفظ ختم نبوت کے لئے مختص کر دیں۔

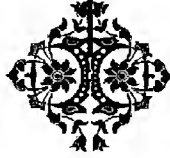
طلباء کو چاہئے کہ نئی نسل کو قادیانیت کے زہر سے محفوظ رکھنے کے لئے کالجوں اور یونیورسٹیوں میں ختم نبوت کے موضوع پر لیکچرز کا اہتمام کریں' تاکہ ہماری نئی نسل زیورِ تعلیم کے ساتھ ساتھ مسئلہ ختم نبوت سے بھی آراستہ ہو سکے اور مجاہدین ختم نبوت کی ایک فوج ان اداروں سے بھی تیار ہو کر نکلے۔

علماء کا فرض ہے کہ ہمیشہ کی طرح ملتِ اسلامیہ میں اتحاد و اتفاق کی فضا ہموار کرتے رہیں' تاکہ "قادیانی" امتِ مسلمہ کی صفوں میں کوئی رخنہ یا انتشار پیدا کر کے کسی قسم کا فائدہ حاصل نہ کر سکیں۔

عوام الناس کا یہ فرض ہے کہ قادیانیوں سے معاشرتی' معاشی اور سماجی بائیکاٹ کر کے دینی غیرت و حمیت کا ثبوت دیں' تاکہ حشر کے میدان میں آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہم سرخرو اور شفاعت محمدی کے مستحق ہو سکیں۔

تحفظ ناموسِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاکیزہ مشن سے وابستہ ہونے کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر ملتان یا علاقائی دفاتر سے رابطہ کریں۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہٖ محمد وآلہٖ واصحابہٖ اجمعین۔



قادیانیوں کا مقابلہ مسلمانوں سے نہیں، محمدِ عربی ﷺ سے ہے

قادیانی کو مسلمانوں کا نمائندہ بنانا

س:...... ہمارے ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن کے الیکشن میں ایک نائب صدر کے لئے قادیانی امیدوار چُنا گیا ہے، اس سلسلہ میں آپ اس کی شرعی حیثیت کی وضاحت کریں؟ کیا کوئی مسلمان کسی قادیانی کو ووٹ دے سکتا ہے، تو پھر اس کی شرعی حیثیت کیا ہوگی؟ کسی قادیانی کو ووٹ دینا جائز ہے یا حرام؟

ج:...... قادیانی مرتد اور زندیق ہیں اور مرتد و زندیق مسلمانوں کا نمائندہ نہیں بن سکتا، لہٰذا کسی قادیانی کو اپنا نمائندہ بنانا یا اس کو مسلمان وکلاء کا سربراہ بنانا اور اس کو مسلمانوں پر مسلط کرنا ناجائز اور حرام ہے۔ لہٰذا جو لوگ کسی قادیانی کو صدارت کے لئے منتخب کر رہے ہیں، جس طرح وہ مجرم و گناہگار ہیں، اسی طرح جو لوگ اس کو ووٹ دیں گے وہ بھی مجرم و گناہگار ہوں گے، اور کسی باغیٔ رسالت مآب کے لئے ووٹ اور انتخاب کے ذریعے یہ گواہی دینا کہ یہ اچھا آدمی ہے دراصل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بجائے آپ کے باغیوں سے دلی وابستگی کی علامت ہے اور جو محروم القسمت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر آپ کے دشمنوں سے تعلقات استوار کرے کل قیامت کے دن اس کو نہ صرف یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب نہیں ہوگی بلکہ اندیشہ ہے کہ اس کا حشر حضورؐ کے باغیوں کے ساتھ نہ ہو، اس کے علاوہ اگر بالفرض وہ قادیانی مسلمان وکلاء کے ووٹ سے اس عہدہ پر فائز ہو گیا اور اس عہدہ سے فائدہ اٹھا کر اس نے اپنے باطل مذہب کی تبلیغ کی یا اس سے قادیانیوں کو فائدہ پہنچایا یا مسلمانوں کو دینی اور مذہبی اعتبار سے نقصان پہنچایا تو اس کی ان تمام بدعملیوں میں وہ تمام وکلاء برابر کے شریک تصور ہوں گے جن کے ووٹوں سے یہ ملعون منتخب ہوا ہوگا۔

اس تفصیل کے بعد اب مسلمان وکلاء کو سوچ لینا چاہئے کہ اگر ان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کی ضرورت ہے یا وہ کل قیامت کے دن قادیانیوں کے کیمپ میں نہیں اٹھنا چاہتے اور وہ چاہتے ہیں کہ قادیانی وکیل کی ارتدادی سرگرمیوں میں حصہ دار نہ بنیں، تو ان کو اس قادیانی وکیل کو ووٹ نہیں دینا چاہئے۔

اس سب سے ہٹ کر اللہ، رسول اور پوری امت کا اجماع اور متفقہ فیصلہ ہے کہ جو شخص شعائر اسلام کی توہین و تنقیص کرے یا حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی اہانت کرے یا اپنے کفریہ عقائد کو اسلام باور کرائے اس سے کسی قسم کا لین دین اور تعلق رکھنا حرام اور ناجائز ہے چہ جائیکہ ایسے شخص کو اپنی جماعت کا نائب صدر بنایا جائے۔

دین دار اور مسلمان وکلاء کو چاہئے کہ اپنی دنیا آخرت کو برباد کرنے کے بجائے اس وکیل کی بھرپور مخالفت کریں اور اس کی جگہ کسی اچھے دین دار مسلمان کا انتخاب کریں ورنہ دنیا آخرت میں ذلت ان کا مقدر ہوگی۔

مولانا سعید احمد جلال پوری شہیدؒ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَ الْحَقَّ یَعْلُوْ وَلَا یُعْلٰی

وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی نَبِیِّهٖ وَرَسُوْلِهٖ نَبِیِّ الرَّحْمَةِ مُحَمَّدٍ ﷺ خَاتَمِ الرُّسُلِ وَالْاَنْبِیَاءِ الَّذِیْ اِنْقَطَعَتْ بَعْدَهٗ الرِّسَالَةُ وَالنُّبُوَّۃُ وَعَلٰی آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَالتَّابِعِیْنَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ كُلَّ صَبَاحٍ وَمَسَاءٍ اِلٰی یَوْمِ الْجَزَاءِ اَمَّا بَعْدُ

اَعُوْذُبِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی:

اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَاَعَدَّلَهُمْ عَذَاباً مُّهِیناً. (الاحزاب:۵۷)

ترجمہ:..."جو لوگ ستاتے ہیں اللہ کو اور اس کے رسول کو ان کو پھٹکارا اللہ نے دنیا میں اور آخرت میں اور تیار رکھا ہے ان کے واسطے ذلت کا عذاب"

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

"مَنْ اٰذٰی شَعْرَۃً مِّنِّیْ فَقَدْ اٰذَانِیْ وَمَنْ اٰذَانِیْ فَقَدْ اٰذَی اللّٰهَ، وَمَنْ اٰذَی اللّٰهَ لَعَنَهُ اللّٰهُ مِلْءَ السَّمٰوَاتِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ، لَایَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَاعَدْلاً."

(کنز العمال ج:۱۲ ص:۳۴۹)

ترجمہ:"جس نے میرے بال کو ایذا دی، اس نے مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے ایذا دی، اس نے اللہ کو ایذا دی اور جس نے اللہ کو ایذا دی

اس پر اللہ تعالیٰ آسمان وزمین کے برابر لعنت کرتا ہے، نہ ایسے آدمی کے حق میں شفاعت قبول ہے اور نہ کوئی فدیہ قبول ہوگا۔"

صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْمُ وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ

برادران اسلام، بزرگان ملت، قابل صد ستائش میرے نوجوان دوستو بھائیو! آج کے خطبہ جمعہ کا عنوان ہے کہ قادیانیوں کا مقابلہ کس سے ہے؟ آیا مسلمانوں سے یا بذات خود آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ بابرکات سے ہے؟

یاد رکھئے تاریخ اس پر گواہ ہے کہ حق اور باطل ازل سے ایک دوسرے کے مدمقابل رہے ہیں اور ہر دور میں ان کی آپس میں ٹکر رہی ہے، لیکن یہ امر بھی فیصلہ کن ہے کہ مجموعی طور پر ہمیشہ حق غالب رہا، اگرچہ وقتی طور پر حق اور حق والوں پر مشکلات کے پہاڑ ٹوٹے ہوں۔ باطل قوتوں اور طاقتوں میں سے ایک باطل اور کفریہ طاقت ختم نبوت کا انکار کرنے والے قادیانیوں اور مرزائیوں کا ٹولہ بھی ہے۔ اس فتنہ کو سمجھنے اور اس سے محفوظ رہنے کے لئے گاہے گاہے آپ کے سامنے باتیں آتی رہی ہیں، آج کی مجلس میں ایک خاص نکتہ کی طرف آپ کی توجہ مبذول کرانی ہے اور وہ یہ کہ قادیانی ہمارے مقابل ہیں یا پیغمبر اسلام امام الانبیاء کی ذات کے تو یاد رکھئے:

قادیانیوں کا ہم سے نہیں محمد رسول اللہ سے مقابلہ ہے:

عام طور پر لوگ یہی کہتے ہیں کہ ہمارا مقابلہ قادیانیوں کے ساتھ ہے، کیوں بھائی! ہمارا مقابلہ کس سے ہے؟ اور قادیانیوں کا کس سے مقابلہ ہے؟ ہمارا مقابلہ قادیانیوں سے نہیں، اور قادیانیوں کا ہم سے نہیں، دراصل قادیانیوں کا مقابلہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے، بلاشبہ قادیانیوں کا مقابلہ براہِ راست محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے، ہم تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سپاہی ہیں، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے لڑ رہے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے لڑنا اور قادیانیوں کو منہ توڑ جواب دینا ہمارا فرض ہے، ہماری ایمانی غیرت اور عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا تقاضا ہے، باقی مقابلہ ہمارا قادیانیوں کے ساتھ نہیں ہے، نہ قادیانیوں کا ہمارے ساتھ ہے، قادیانیوں کا مقابلہ ہمارے آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہے، اس لئے کہ انہوں نے ...نعوذ باللہ ثم نعوذ باللہ... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تاجِ نبوت پر ہاتھ ڈالا ہے اور ان کے منصبِ نبوت پر غلیظ مرزا غلام احمد قادیانی کو بٹھانے کی ناپاک

اور نا کام کوشش کی ہے۔

حق کو بگاڑا اور باطل کو سنوارا نہیں جا سکتا:

حق اور باطل ہمیشہ سے متصادم چلے آئے ہیں۔ حق، حق ہے، باطل، باطل ہے۔ حق کو ہزار پردوں میں چھپا کر بگاڑنے کی کوشش کی جائے، تب بھی حق، حق ہی رہتا ہے، جب بھی وہ پردہ ہٹے گا، حق کا حسین چہرہ سامنے آجائے گا۔ اسی طرح باطل، باطل ہے، ہزاروں چالوں، فریب کاریوں اور سرخی پوڈر کے ساتھ اس کو اور اس کے مکروہ چہرے کو چھپانے کی کوشش کی جائے لیکن جوں ہی وہ نقاب نوچی جائے گی فوراً اس کا چڑیل جیسا مکروہ چہرہ سامنے آجائے گا۔

قادیانی اپنے مکروہ چہرے کو چھپانے کی ہزار کوشش اور ہزار جتن کریں، مگر واللہ! وہ چھپائے چھپ نہیں سکتا، اس لئے کہ باطل، باطل ہے، اور باطل بھی وہ جو حق کے مقابلے میں، اور باطل بھی وہ جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے میں۔

باطل کے بطلان کے دلائل کی اقسام:

کسی باطل کے باطل ہونے کے لئے دلائل دو قسم کے ہوتے ہیں، ایک عقلی جن کو دانش مند سمجھ سکتے ہیں، اور ایک بدیہی یعنی بالکل واضح، ایسے جیسے دو اور دو چار، جو شخص "دو اور دو چار" کے مفہوم سے واقف ہے، وہ کبھی یہ حماقت نہیں کر سکتا کہ وہ دو اور دو کو تین کہے، اور جو دو اور دو کے مفہوم سے واقف ہے اور دو کے ہندسے کو جانتا ہے، اور جمع کا طریقہ... جیسے بچے جانتے ہیں... اس کو آتا ہے، وہ کبھی دو اور دو کو پانچ نہیں کہہ سکتا، دو اور دو ہمیشہ چار ہی رہیں گے، ہزار دلائل سے ثابت کرنے کی کوشش کرو کہ دو اور دو پانچ ہوتے ہیں، وہ پانچ نہیں بنیں گے۔

قادیانیت کے بطلان کے دسیوں دلائل:

قادیانیت کے باطل ہونے پر اور غلام احمد کے جھوٹا ہونے پر اللہ تعالیٰ نے اتنے دلائل جمع کر دیئے کہ جن کا شمار نہیں، بغیر مبالغہ کے کہتا ہوں کہ گن کر دسیوں دلائل اسی مجلس میں پیش کر سکتا ہوں، اور ایسے واضح جیسے دو اور دو چار۔ شعر:

نغمۂ توحید گاتا ہوں کچھ اس انداز سے
خرمن باطل پہ گویا آگ برساتا ہوں میں

لرزہ براندام ہوتا ہے نظام کائنات
بزم کو جب اپنے سوزِ دل سے گرماتا ہوں میں

کذبِ مرزا کی عقلی دلیل:

مثال کے طور پر ایک عقلی دلیل جو اہلِ فہم کو سمجھ میں آئے گی، بے چارے عام لوگ اُسے نہیں سمجھیں گے، وہ یہ کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے آقا و مولا، دُنیا سے تشریف لے گئے، آپ کے بعد کون خلیفہ ہوا؟... حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ... ان کے بعد؟... حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ... ان کے بعد؟... حضرت عثمان رضی اللہ عنہ... اور ان کے بعد؟... حضرت حیدرِ کرار علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ... یہ چار خلفا ہوئے، تاریخ اُٹھا کر دیکھو اور انساب، نسب نامے بھی دیکھو، حضرت علی رضی اللہ عنہ کا نسب نامہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے زیادہ قریب ہے، حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دادے میں شریک ہیں، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سگے چچا کے لڑکے ہیں، ان سے اُوپر جاؤ تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تیسرے دادے میں شریک ہیں، اس سے اُوپر آؤ تو اگلے دادے میں کہیں جا کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے جا کر ملتے ہیں، اور سب سے دور نسب نامہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا جا کر ملتا ہے، تو جو سب سے دُور تھے وہ تقویٰ کی بنیاد پر سب سے قریب آئے، اور جو سب سے قریب تھے اپنے نمبر کے اعتبار سے سب سے بعد میں آئے۔

نیابتِ نبوت کی بنیاد:

معلوم ہوا کہ نیابتِ نبوت کی بنیاد قرابت پر نہیں ہے، گویا نبوت کی اور خلافتِ نبوت کی بنیاد قرابت پر نہیں ہے، قرابت جس کی جتنی دُور تھی وہ پہلے آیا، اور جس کی جتنی نزدیک تھی وہ بعد میں آیا۔

غلام احمد کے خلفائ کی ترتیب:

اور یہاں غلام احمد کے بھی چار نام نہاد خلیفہ ہوئے ہیں، اس کا پہلا خلیفہ نورالدین تھا، نورالدین کو جانتے ہو کون تھا؟ وہ ویسے بھی ''خلیفہ'' تھا، ''خلیفہ'' ہماری زبان میں ''نائی'' کو کہتے ہیں، اور نورالدین واقعی قوم کا ''نائی'' تھا، تو خلیفہ نورالدین کو ایک مجبوری کی بنا پر مرزا کا خلیفہ اور

جانشین بنانا پڑا، کیونکہ اس وقت مرزے کے لڑکوں میں کوئی ایسا لائق نہیں تھا، جو اس کی جگہ لیتا۔ خیر! نورالدین گیا تو اس کی جگہ محمود آ گیا، یعنی بشیر الدین محمود، میرے دوست بھی کہتے ہیں ''بشیر الدین محمود'' مت کہا کرو، کیونکہ وہ ''بشیر الدین'' نہیں تھا، اس کو ''بشیر الدین'' کہنا غلط ہے، یہ لقب قادیانیوں نے بعد میں استعمال کیا ہے، ورنہ اس کے ابا نے اس کا نام ''بشیر الدین'' نہیں رکھا، اس کا نام صرف ''محمود'' ہے، یہ ''بشیر'' کی کوئی پیش گوئی فٹ کرنے کے لئے جھوٹے طور پر اس کا نام بشیر الدین رکھا گیا۔ خیر! بشیر الدین اس کا لقب بنالیا گیا، اور وہ خلیفہ دوم بن گیا۔ اس کے بعد کون آیا؟ مرزا محمود کا لڑکا... مرزا ناصر... وہ مرا تو کون آیا؟ مرزا محمود کا دوسرا لڑکا... مرزا طاہر... اور اب مرزا مسرور خلیفہ ہے تمہاری زندگی رہی تو دیکھتے رہو گے، جب تک قادیانی زندہ ہیں یہ خلافت کی گدی اس نسل سے نہیں نکلے گی،... اللہ تعالیٰ نے تو اپنے آخری اور سچے نبی کا کوئی لڑکا ہی باقی نہ رکھا، جو اس کا جانشین بنے، ادھر جھوٹے نبی نے ایک گدی ایجاد کی، اولاد پر اولاد، اولاد پر اولاد، اس کی وارث چلی آ رہی ہے اور لوگوں سے مال لوٹتے جا رہے ہیں، تاکہ خاندان کا خاندان کھاتا رہے، گویا یہ ایک شاہی گدی بن گئی ہے، مگر لوگ اس پھندے کو نبوت سمجھتے ہیں، اگر یہی بات سمجھ لی جائے تو سمجھنے والوں کے لئے صرف یہی کافی ہے۔

انبیائے کرام علیہم السلام گدیاں قائم نہیں کرتے:

انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام گدیاں قائم کرنے کے لئے نہیں آتے، ہدایت کے لئے آتے ہیں، ہمارے آقا کا اُسوۂ حسنہ سب کے سامنے ہے۔ یہ تو وہ بات تھی جن کو اہلِ عقل سمجھ سکتے ہیں، اور دانا غور و فکر کر سکتے ہیں، باقی میرے جیسے اُجڈ لوگوں کے لئے بھی دو اور دو چار کی طرح، ایک دو باتیں عرض کرتا ہوں۔

کذبِ مرزا کی بدیہی دلیل:

نبی کے لئے ضروری ہے کہ وہ امانت دار ہو، ٹھیک ہے ناں بھائی؟ حضرت جبریل علیہ السلام کے ساتھ کیا لقب لگاتے ہیں؟ ''جبریلِ امین'' اس لئے کہ وہ اللہ کی وحی پر امین ہے، جیسا کہ قرآن میں ہے: ''ثَمَّ اَمِیْنٍ'' پھر وہ وحی جبریل کے واسطے سے نبی پر آتی ہے، پھر نبی بھی درمیان میں امین ہوتا ہے، اگر نبی امین نہ ہو تو وحی کا کیا اعتبار؟ بھائی! امانت سب سے پہلی صفت ہے جو کسی پر اعتماد دلاتی ہے۔ حفیظ جالندھری مرحوم کا ایک شعر مجھے بہت ہی پسند آتا ہے، جس کو شاہِ ابیات کہنا

چاہئے، وہ کہتا ہے:

محمد ﷺ جس کو دنیا صادق الوعد الامین کہہ دے
وہ بندہ جس کو رحمٰن رحمۃ للعالمین کہہ دے

غلام احمد کی خیانت کا قصہ:

غلام احمد کا لڑکا بشیر احمد "سیرت المہدی" (ج: اول، ص: ۴۳، ۴۴) میں اپنی اماں کی روایت سے لکھتا ہے: "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، بیان کیا مجھ سے والدہ صاحبہ نے" (گویا وہ بھی روایت کو اسی طرح نقل کرتا ہے جس طرح محدثین سند سے روایت نقل کرتے ہیں، چنانچہ محدثین جیسے: "عن أبي هريرة، عن أمّ المؤمنين عائشة" وغیرہ سے روایت لاتے ہیں، یہ خبیث بھی اپنے جھوٹے نبی اور باپ کی سوانح عمری کو روایتوں کی شکل میں نقل کرتا ہے، تو راوی ہے غلام احمد کا لڑکا جو یقیناً قادیانیوں کے ہاں ثقہ ہوگا، اور ان کے نزدیک قابلِ اعتماد ہونا چاہئے، چنانچہ وہ اپنی اماں سے روایت کرتا ہے) کہ ایک دفعہ حضرت مسیحِ موعود... (مردود) لفظ بولتے ہوئے بھی شرم نہیں آتی... ایک دفعہ مسیحِ موعود تمہارے دادا کی زندگی میں اپنے ابا (یعنی غلام احمد کے ابا، غلام مرتضیٰ) کی زندگی میں امرتسر تمہارے دادا کی پنشن وصول کرنے کے لئے گئے، وہ پنشن اس زمانہ میں سات سو روپے تھی، آج کے سات سو کو دیکھ لو کہ اس کی کیا قیمت بنتی ہے؟ خیر تو وہ تمہارے دادا کی پنشن وصول کرنے کے لئے گئے جو سات سو روپے تھی، پیچھے امام دین چلا گیا (امام دین غلام احمد کا چچازاد بھائی تھا... مرتب) جب حضرت صاحب نے پنشن وصول کرلی، تو امام دین اس کے پیچھے لگ گیا اور ادھر اُدھر گھماتا رہا، ذرا سوچو!... "اِدھر اُدھر گھماتا رہا"... اور چند دنوں میں وہ پنشن ختم کردی، تو حضرت صاحب شرمندگی کی وجہ سے گھر نہیں آئے بلکہ سیالکوٹ میں ڈپٹی کمشنر کی کچہری میں محرر کے عہدے پر دس روپے ماہانہ تنخواہ پر لگ گئے، گویا حضرت صاحب کی دس روپیہ تنخواہ تھی۔

جو باپ کی پنشن پر امین نہیں، وہ وحی پر کیسے؟

میں قادیانیوں سے پوچھتا ہوں، کوئی مجھے اس کا جواب دے کہ جو شخص اپنے باپ کی سات سو کی پنشن پر امین نہیں ہوسکتا، وہ خدا کی وحی پر کیسے امین ہوسکتا ہے؟

سامعین گرامی قدر! آپ نے مرزا غلام قادیانی کی امانت و دیانت کا واقعہ سماعت فرمایا، آیئے اب ایک اور مرزا غلام احمد قادیانی کی دیانت اور حق گوئی کا قصہ سماعت فرمائیں۔

پچاس اور پانچ کا قادیانی فرق:

مرزا غلام احمد قادیانی نے ابتدائی طور پر اپنے آپ کو مبلغ اسلام، مناظر اسلام کے روپ میں پیش کیا، غیر منقسم ہندوستان تھا، انگریز حکومت تھی، عیسائیت کی تبلیغ عروج پر تھی، ہر چوک چوراہے پر عیسائی پادری عیسائیت کی تبلیغ کرتے، مسلمان چاہتے تھے کہ کوئی ایسا عالم ہو جو ان کے مقابلے میں آ کر اسلام، پیغمبر اسلام کے تشخص کو مزید اجاگر کرے، چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی نے اعلان کیا کہ وہ ایک کتاب لکھے گا، جس میں اسلام کی حقانیت اور مذاہب باطلہ کا رد ہوگا، یہ کتاب پچاس جلدوں پر مشتمل ہوگی، مرزا قادیانی نے اعلان کیا کہ تمام مخیّر حضرات اس کتاب کی طباعت کے لئے پیشگی رقوم ارسال کریں۔ مرزا قادیانی کے اعلان کے مطابق لوگوں نے پچاس جلدوں کی رقم پیشگی بھجوائی، مرزا غلام احمد قادیانی نے براہین احمدیہ کے نام سے ایک کتاب لکھی جس کی پانچ جلد شائع کیں مختلف اوقات میں اور کتاب کی آمد کا سلسلہ بند ہو گیا اب لوگوں نے شور کیا کہ پچاس جلدوں کے پیسے ہیں اور صرف پانچ ہیں تو مرزا قادیانی نے ان لوگوں سے کئے ہوئے وعدہ کو یوں پورا کیا، چنانچہ ملاحظہ فرمائیں:

> ''پہلے پچاس حصے لکھنے کا ارادہ تھا مگر پچاس سے پانچ پر اکتفا کیا گیا اور چونکہ پچاس اور پانچ کے عدد میں صرف ایک نقطہ کا فرق ہے، اس لئے پانچ حصوں سے وہ وعدہ پورا ہو گیا۔''
>
> (کتاب براہین احمدیہ حصہ پنجم ص:۷، روحانی خزائن ص:۹، ج:۲۱)

دیکھا آپ نے قادیانیوں کے تراشیدہ، نبی کا حال، کیسے وعدہ خلافی کی، کیسے حرام کھایا، کیسے مسلمانوں کو دھوکا دیا، کیا وعدہ خلاف نبی ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں، کیا حرام کھانے والا نبی ہو سکتا ہے؟ کبھی بھی نہیں، کیا مسلمانوں کو دین کے نام پر دھوکا دینے والا نبی ہو سکتا؟ ممکن ہی نہیں۔

اب ایک کام اگر آپ چاہیں تو اور کر لیں کسی قادیانی سے پانچ سو روپے لے کر اس کو پچاس واپس کر دیں اور کہہ دیں کہ آپ کے پانچ سو روپے واپس کر دیئے، وہ کہے گا کہ نہیں آپ نے پچاس روپے دیئے ہیں، آپ فرمائیں نقطہ خود لگا لو پانچ سو بن جائیں گے۔

قادیانی دھوکا اور اس کا جواب:

اب آخری بات! قادیانی، مسلمانوں کو دھوکا دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جی ہم کلمہ

پڑھتے ہیں، قرآن پڑھتے ہیں، نماز پڑھتے ہیں، یہ کرتے ہیں اور وہ کرتے ہیں، تم ہمیں کافر کیوں کہتے ہو؟ کسی کلمہ گو کو کافر نہیں کہنا چاہئے، اور جو اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے، اس کو کافر کہنے کا کسی کو حق نہیں۔ میں کہتا ہوں کہ آپ ان سے پلٹ کر پوچھیں کہ تم اور تمہارے ابا، مسلمانوں کو کافر کیوں کہتے ہیں؟ ''لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' یعنی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین پر اوّل سے آخر تک، الف سے یا تک، خدا شاہد ہے، آپ لوگوں کے سامنے بہ صمیم قلب اس کی گواہی دیتا ہوں، ایمان رکھتا ہوں، کیوں جی! میں مسلمان ہوں یا کافر؟ سوال یہ ہے کہ قادیانیو! حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ماننے والے دُنیا کے ڈیڑھ ارب مسلمان، جو ''لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' پڑھ کر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی ایک، ایک بات کو مانتے ہیں، تم ان کو کافر کیوں کہتے ہو؟ اس سوال کا جواب دے دو، پھر ہم تم کو بتلائیں گے کہ تم کیوں کافر ہو؟ تم دُنیا میں مظلومیت کا ڈھنڈورا پیٹتے ہو کہ ہم پر ظلم ہو رہا ہے، ہمیں زبردستی غیر مسلم بنایا جا رہا ہے، مہربانِ من! تم ہمیں کیوں غیر مسلم بتاتے ہو؟ باقی رہی یہ بات کہ مسلمان قادیانیوں کو کافر سمجھتے، مانتے اور کہتے ہیں تو وہ اس وجہ سے نہیں کہ قادیانی نماز پڑھتے ہیں، روزہ رکھتے ہیں، کلمہ پڑھتے ہیں، مسلمان جو قادیانیوں کو کافر سمجھتے ہیں، وہ اس وجہ سے کہ مرزا قادیانی خود مدعی مہدویت، اور خود محمد رسول اللہ ہونے کا مدعی ہے اور نہ جانے کتنے کفریہ عقائد رکھتا ہے، جس کی بنا پر امت مسلمہ ان کو کافر، مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتی ہے۔

ظالم تم یا ہم؟

مرزائیو! تم مسلمانوں کو اور پوری اُمتِ مسلمہ کو کافر کہتے ہو، اس لئے کہ وہ مرزا کو نبی نہیں مانتی، جیسے میں غلام احمد کی نبوت پر ایمان نہیں رکھتا... ہاں، ہاں نہیں رکھتا... نہیں رکھتا... ٹھیک ہے ناں... کہو: ہم بھی... غلام احمد کی جھوٹی نبوت پر ایمان نہیں رکھتے... اس لئے کہ ''کَفَرْنَا بِکُمْ'' ہم نے تمہارا انکار کیا ہے، چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بھی یہی کہا تھا کہ:

''..... كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَآءُ أَبَدًا حَتّٰى تُؤْمِنُوْا بِاللهِ وَحْدَهٗ.....'' (الممتحنۃ:۴)

یعنی ہماری اور تمہاری ہمیشہ کے لئے لڑائی اور دُشمنی ہے یہاں تک کہ تم اللہ پر ایمان لے آؤ، ہم تمہارا انکار کرتے ہیں، ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی یہی کہا تھا کہ ہم تمہارا انکار

کرتے ہیں۔ میں غلام احمد کی جھوٹی نبوت پر ایمان نہیں رکھتا اور آپ بھی ایمان نہیں رکھتے، اسی طرح اس وقت کے ڈیڑھ یا سوا ارب انسان غلام احمد کی نبوت پر ایمان نہیں رکھتے تو تمہارے نزدیک کافر ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے پہلے اُمتی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں، ان سے لے کر ہمارے شیخ و مرشد، ہمارے امیر حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ تک پوری اُمتِ مسلمہ، غلام احمد قادیانی کی نبوت کی منکر ہے، کیوں بھائی! سچ کہتا ہوں یا جھوٹ کہتا ہوں؟ گویا غلام احمد قادیانی کی نبوت کی پوری اُمت منکر ہے، ابوبکر صدیقؓ سے لے کر ہم تک اور ان شاء اللہ قیامت تک مسلمان جو بھی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر ایمان رکھیں گے، وہ غلام احمد کی نبوت کے منکر ہوں گے، اور تمہارے مرزائیوں کے نزدیک غلام احمد کی نبوت کا منکر کافر ہے، اس کے یہ معنی ہوئے کہ تم ساری کی ساری اُمت کو کافر کہتے ہو، اب تم ہی بتلاؤ کہ تم ظالم ہو یا ہم؟ تم ہمیں کہتے ہو کہ ہم تم پر ظلم کرتے ہیں، حالانکہ تم ہم پر حکومت کرتے ہو، مگر پھر بھی تم کہتے ہو کہ ہم تم پر ظلم کرتے ہیں...!

قادیانی، کفر میں بھی مخلص نہیں:

ہم مرزائیوں اور قادیانیوں سے کہنا چاہتے ہیں کہ:

"در کفر مخلص نہی زنار راز سوا مکن!"

اگر تم کفر میں بھی مخلص نہیں ہو تو زنار کو رُسوا مت کرو، اگر واقعتاً تم غلام احمد قادیانی کی نبوت پر ایمان رکھتے ہو تو مسلمانوں کے ساتھ مل کر رہنے کی کوشش نہ کرو، ایک طرف پوری اُمت کو کافر کہتے ہو، اور دوسری طرف یہ ڈھنڈورا پیٹتے ہو کہ ہمیں کافر کہا جاتا ہے، گویا یہ کہنا چاہتے ہو کہ ہم کافر نہیں ہیں بلکہ ہمیں کافر کہا جاتا ہے۔

مرزائیت کی موت کا وقت:

چنانچہ یہ جو کیڑے مکوڑے ہوتے ہیں ناں! یعنی تاریکی کے فرزند یہ پتنگے وغیرہ، یہ رات کی تاریکی میں نکلتے ہیں، وہ دن کو کبھی نظر نہیں آتے، ٹھیک اسی طرح جہاں علم کی روشنی ہو، ... جہاں علمائے کرام موجود ہوں، جہاں دین کا درد رکھنے والے موجود ہوں...، جہاں غلامانِ مصطفیٰ موجود ہوں...، جہاں ختم نبوت کے پروانے موجود ہوں...، وہاں تم سر نہیں اُٹھاؤ گے، اور جہاں جہالت کا اندھیرا ہو، جہاں غفلت اور بے حسی چھائی ہو گی، وہاں تم لوگوں کو گمراہ

کرو گے۔ ہم جانتے ہیں کہ انگلینڈ، امریکہ اور دوسرے مغربی ممالک جہالت کی تاریکیوں میں ڈوبے ہوئے ہیں، اور تمہیں وہاں کھیل کھیلنے کا موقع مل رہا ہے، جو چاہو کہو، جو چاہو کرو، یہاں تمہاری زبان کو پکڑ کر کوئی کھینچنے والا نہیں، اس لئے تم ہوا میں پرواز کر رہے ہو، لیکن ہم تمہیں بتا دینا چاہتے ہیں کہ چیونٹی کے جب پَر لگتے ہیں تو اس کی موت کا وقت قریب آ جاتا ہے، ہماری زبان میں کہتے ہیں: چیونٹی کی جب موت آتی ہے تو اس کو پَر لگ جاتے ہیں۔ تمہاری تباہی و بربادی کا وقت منجانب اللہ مقدر ہو چکا ہے، تم پرواز کرلو، یہ اُڑانیں بھرلو، تمہیں آج کل جو پَر لگے ہوئے ہیں، یہ حقیقت میں تمہاری موت کا انتظام ہے، اور تمہاری ہلاکت کی گھنٹی ہے، انشاءاللہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ ٹوٹی پھوٹی اور کمزور اُمت جس کے نبی کی تشریف آوری کو چودہ سو سال ہو گئے اور اس نے اپنے نبی کو دیکھا تک نہیں، بلاشبہ ہم بہت پیچھے رہ گئے اور ہم بچھڑ گئے، اور بہت ہی خستہ حال ضرور ہیں، مگر انشاءاللہ یہ اُمت اپنی تمام تر کمزوریوں کے باوجود چلتی رہے گی اور اُمتِ محمدیہ کا یہ قافلہ رواں دواں رہے گا، ہاں! تم بلبلے کی طرح اُٹھے تھے اور انشاءاللہ بلبلے کے طور پر بیٹھ جاؤ گے۔ انشاءاللہ تعالیٰ! ثم انشاءاللہ!

گرامی قدر سامعین! اس فتنہ قادیانیت نے ہر صورت میں ختم تو ہونا ہی ہے... کیا خوش قسمت ہوگا وہ مسلم نوجوان جو اپنا نام ناموسِ رسالت کے محافظین میں لکھوائے، کتنا بڑا اعزاز ہے اس انسان کا جو ختم نبوت کا سپاہی بن جائے، آیئے! آج عہد کریں کہ ہم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے تحفظ کے لئے ہر ممکن کوشش اور تعاون کریں گے۔

وآخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین





قادیانی
مصنوعات اوران کے
اداروں کا بائیکاٹ

قادیانیوں سے تعلقات رکھنا حرام
ان کا مکمل بائیکاٹ اور قطع تعلق واجب ہے

س:...... کیا قادیانیوں سے تعلقات جائز ہیں یا نہیں؟ یعنی ان کے ساتھ کھانا پینا اور اٹھنا بیٹھنا وغیرہ۔

ج:...... جو لوگ اپنے آپ کو احمدی کہتے ہیں' یہ دراصل مرزا غلام احمد قادیانی مدعی نبوت کے پیروکار ہیں اور یہ مرزائی اور قادیانی کہلاتے ہیں' یہ نہ صرف غیر مسلم ہیں' بلکہ زندیق ہیں' اس لئے کہ یہ اپنے غیر اسلامی عقائد کو اسلام باور کراتے ہیں اور اپنے کفر پر اسلام کا ملمع کرتے ہیں' ایسے لوگ اسلام اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے باغی ہیں' اور ان کا وجود اسلامی معاشرہ میں کسی کینسر سے کم نہیں' اس لئے اسلامی شریعت اور قانون کی رو سے ان سے مکمل بائیکاٹ اور قطع تعلق واجب ہے' ان کے ساتھ میل جول' تعلقات رکھنا' ان کے ساتھ لین دین اور کھانا پینا قطعاً حرام ہے' جو لوگ ان کے ساتھ میل ملاپ کا تعلق رکھتے ہیں' وہ آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایذا کا باعث بنتے ہیں' ایسے لوگوں کو کل قیامت کے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب نہیں ہوگی۔

ذرا دیکھئے کہ اگر کوئی شخص اپنے باپ کے دشمن کے ساتھ بیٹھ کر کھانے پینے کا روادار نہیں ہے تو وہ آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے باغیوں اور تمام انبیائے کرام علیہم السلام کی توہین کرنے والے بدقماشوں کے ساتھ کیونکر میل ملاپ رکھ سکتا ہے؟

مولانا سعید احمد جلال پوری شہیدؒ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ نَوَّرَ قُلُوْبَ الْعَارِفِیْنَ بِنُوْرِ الْاِیْمَانِ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِیْکَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُبِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قَالَ اللّٰهُ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی:

''اِذَا سَمِعْتُمْ آیَاتِ اللّٰهِ یُکْفَرُ بِهَا وَیُسْتَهْزَأُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ'' (النساء:۱۴۰)

ترجمہ: ''جب سنو اللہ کی آیتوں پر انکار ہوتے اور ہنسی ہوتے تو نہ بیٹھو ان کے ساتھ۔'' (ترجمہ شیخ الہندؒ)

قَالَ اللّٰهُ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی:

''وَاِذَا رَأَیْتَ الَّذِیْنَ یَخُوْضُوْنَ فِیْ آیَاتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ'' (الانعام:۶۸)

ترجمہ: ''اور جب تو دیکھے ان لوگوں کو کہ جھگڑتے ہیں ہماری آیتوں میں تو ان سے کنارہ کر۔'' (ترجمہ شیخ الہندؒ)

وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

''عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اَلْقَدَرِیَّةُ مَجُوْسُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اِنْ مَرِضُوْا فَلَا تَعُوْدُوْهُمْ

وَإِنْ مَاتُوا فَلَا تَشْهَدُوهُمْ." (مشکوٰۃ:۲۲)

ترجمہ:... "حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تقدیر کا انکار کرنے والے اس امت کے مجوسی ہیں اگر وہ بیمار ہوں تو ان کے عیادت نہ کرو، اور اگر وہ مر جائیں تو ان کے جنازہ میں شرکت نہ کرو۔"

صدق اللّٰه العظیم و صدق رسوله النبی الکریم

میں تو کیا میرا سارا مال و منال — میرا گھر بار میرے اہل و عیال

میرے ان ولولوں کا جاہ و جلال — میری عمرِ رواں کے ماہ و سال

میرا سب کچھ میرے نبی کا ہے

دیوانے گزر جائیں گے ہر منزل غم سے

زمانہ انہیں حیرت سے تکتا رہے گا

قابلِ تکریم حاضرین مجلس، سامعین گرامی قدر، سرمایہ ملت اسلامیہ اس وقت آپ حضرات کے سامنے قرآن مجید فرقانِ حمید میں سے دو آیات طیبہ اور آقائے دو جہاں امام الانبیاء، آفتاب نبوت کے نیر اعظم، ساقی کوثر، شفیع المذنبین، سیّدالاولین والآخرین امام المجاہدین والصدیقین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات طیبہ میں سے ایک حدیث تلاوت کی ہے۔ حق تعالیٰ شانہ اپنے فضل وکرم سے بندہ کو تعلیمات اسلامیہ صحیح معنوں میں آپ احباب کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت نصیب فرمائے اور اس کے بعد رب کریم عمل کے زیور سے آراستہ فرمائے۔ آمین۔

سب سے پہلے آیات مبارکہ کا ترجمہ سماعت فرمائیں ارشاد ربانی ہے: "إِذَا سَمِعْتُمْ آيَاتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَأُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوا مَعَهُمْ" یہ آیتِ مبارکہ سورۃ نساء کی آیت ۱۴۰ ہے، اس میں باری تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

"اور جب سنو تم کہ اللہ تعالیٰ کی آیات کا انکار کیا جارہا ہے اور ان کا مذاق اڑایا جارہا ہے تو ان (مذاق واستہزاء) کرنے والوں کے ساتھ نشست وبرخاست ترک کردو۔"

دوسری آیت مبارکہ سورۂ انعام کی ہے، ارشادِ خداوندی ہے: ''وَإِذَا رَأَيْتَ الَّذِينَ يَخُوضُونَ فِي آيَاتِنَا فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ'' ...اور جب تم دیکھو ان لوگوں کو جو مذاق اڑاتے ہیں ہماری آیتوں کا تو ان سے کنارہ کشی اختیار کرو...۔''

اس آیت کی تشریح وتفسیر میں امام ابوبکر الجصاص الرازیؒ لکھتے ہیں: جس کا مفہوم یہ ہے کہ یہ آیت اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ ہم مسلمانوں پر یہ بات لازم اور ضروری ہے کہ ملحدوں اور سارے کافروں سے ان کے کفر و شرک اور اللہ تعالیٰ پر ناجائز باتیں کہنے کی روک نہ کر سکیں تو ان سے نشست و برخاست، میل جول، تعلقات ترک کر دیں۔

اب آیئے ان دو آیات کے تناظر میں مسئلہ کو سمجھنے کی کوشش کریں کہ میرا، آپ کا اور پوری امت مسلمہ کا اس بات پر ایمان و یقین ہے کہ حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم خالق کائنات کے آخری نبی اور رسول ہیں، ان کے بعد کوئی اور نیا نبی اور رسول، دنیا میں نبوت و رسالت کا تاج پہن کر نہیں آئے گا، اصطلاح شریعت میں اس عقیدہ کو عقیدۂ ختم نبوت کہا جاتا ہے۔

چنانچہ ہمارے قریبی دور ۱۹۰۱ء میں ہندوستان کی سرزمین پر ارتداد کا فتنہ رونما ہوا، جس کا بانی مرزا غلام احمد قادیانی تھا۔ جس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جھوٹا دعویٰ نبوت کر کے ایک مرتبہ پھر وحدت ملیّ کو پارہ پارہ کرنے کی ناکام کوشش کی۔ آج بھی ہمارے معاشرہ میں باغیانِ محمد کا یہ گروہ پایا جاتا ہے جو نہ صرف مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی مانتا ہے، بلکہ اس ملعون کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی افضل سمجھتا ہے۔

اس مرزائی اور قادیانی گروہ کا سب سے بڑا ہتھیار ان کے کاروباری ادارے، ان کی بڑی بڑی فیکٹریاں، دکانیں ہیں، جس کے بل بوتے پر نادار مسلمانوں کے ایمان اور عشق رسالت پر شب خون مارتے ہیں اور مسلمانوں کو مرتد اور کافر بنانے کے لئے اپنے ان اداروں سے حاصل ہونے والی رقم پانی کی طرح بہاتے ہیں، قرآن وسنت کی روشنی میں ان مرتدین اور دشمنانِ اسلام کا اقتصادی و معاشرتی بائیکاٹ کرنا اپنے دین وایمان اور جذبہ عشق رسالت کو بچانے کے لئے نہ صرف جائز بلکہ اسلامی عدل وانصاف کے عین مطابق ہے۔

گرامی قدر سامعین غور تو کریں......؟ ''شیزان'' قادیانیوں کی مشروب ساز فیکٹری ہے' اقتصادی لحاظ سے یہ کمپنی قادیانیت کے لئے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے' تاجدارِ ختم نبوت

سرکار مدینہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی نبوت کو چھوڑ کر مرزا قادیانی کے جھوٹے دعویٰ نبوت کی تشہیر کے لئے شیزان اور دیگر قادیانی کمپنیاں اپنا سرمایہ بے دریغ خرچ کر رہی ہیں، پاکستان میں قادیانیوں کے سالانہ جلسہ پر پابندی لگنے کی وجہ سے یہ جلسہ لندن میں منعقد ہوا، جس پر ایک زر کثیر خرچ ہوا، جس کا نصف صرف شیزان فیکٹری نے ادا کیا۔ شیزان ہی وہ اسلام دشمن کمپنی ہے جو قادیانیت کے شائع ہونے والے رسائل و جرائد کو اپنے اشتہارات دے کر انہیں مالی طور پر مضبوط کرتی ہے، بطور ثبوت آج بھی قادیانی بچوں کا ماہنامہ رسالہ تشحیذ الاذہان دسمبر ۲۰۰۵ء ملاحظہ کیا جاسکتا ہے، جس پر ''شیزان'' کا اشتہار آویزاں ہے۔

جب ''شیزان'' کمپنی کا مالک چوہدری شاہنواز فوت ہوا تو اس کی موت پر قادیانی جماعت کے ترجمان ''الفضل'' نے جو تعریفی کلمات لکھے، وہ ان بھولے بھالے مسلمانوں کی آنکھیں کھولنے اور دماغوں کے دریچے وا کرنے کے لئے کافی ہیں، جو یہ کہتے نہیں تھکتے کہ: ''شیزان فیکٹری قادیانیوں کی نہیں یا شیزان فیکٹری پہلے قادیانیوں کی تھی اور اب مسلمانوں نے خرید لی ہے۔''

> ''آپ پاکستان کے نمایاں صنعت کاروں میں سے تھے، آپ نے نہایت کامیاب تجارتی ادارے قائم کئے، ان میں شاہنواز لمیٹڈ، شیزان انٹرنیشنل، شاہ تاج شوگر ملز اور شاہنواز ٹیکسٹائل ملز شامل ہیں۔''

(الفضل ربوہ، ۲۶/ مارچ ۱۹۹۰ء)

سامعین محترم! ایشیا میں قادیانیوں نے اپنا ترجمہ شدہ قرآن مجید تقسیم کرنا چاہا، اس کے تمام مصارف شیزان نے برداشت کئے۔ قادیانیوں کا شائع کیا ہوا یہ ترجمہ قرآن کیا ہے؟ یہ جھوٹی نبوت کے سفاک لٹیروں کے ایمان کش تیروں سے مسلح ہو کر قرآن پر یلغار اور قرآنی مطالب و معانی کا قتل عام ہے۔

اے سادہ لوح مسلمانو! کیا آپ کو معلوم ہے کہ قادیانی مرزا غلام احمد قادیانی کا غلط کیا ہوا ترجمہ قرآن پر کروڑوں روپے کیوں صرف کر رہے ہیں؟ پوری دنیا میں اس زہریلے ترجمے کو کیوں پھیلا رہے ہیں؟ اور شیزان کمپنی اس فوج ابلیس کا ہراول دستہ کیوں بنی ہوئی ہے؟ صرف اس لئے کہ وہ اسی ترجمہ قرآن کی مدد سے ''عقیدہ ختم نبوت'' کو جھٹلاتے اور سلسلہ نبوت کو جاری ثابت کر کے مرزا قادیانی کی نبوت کا جواز نکالتے ہیں اور اسے مسند نبوت و رسالت پر بٹھاتے

ہیں' اسی غلط ترجمہ قرآن کے ذریعہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات اور مرزا قادیانی کو مسیح ثابت کیا جاتا ہے۔

قادیانیوں کے نزدیک دین کی تکمیل مرزا قادیانی کی ذات پر ہوتی ہے' قرآن کا اس کی ذات پر دوبارہ نازل ہونا ثابت کیا جاتا ہے' قرآن کریم کی وہ آیات جن میں اللہ رب العزت نے اپنے محبوب محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کیا ہے' اُن آیاتِ مقدسہ کو مرزا قادیانی پر چسپاں کیا جاتا ہے' اس کے ماننے والوں کی جماعت کو ''صحابہ رسول'' کے نام سے پکارا جاتا ہے' اس کی بیویوں کو ''امہات المومنین'' کا نام دیا جاتا ہے' اس کے گھر والوں کے لئے ''اہل بیت'' کی مقدس اصطلاح استعمال کی جاتی ہے' عقیدۂ توحید کی بنیادوں کو منہدم کیا جاتا ہے' منصبِ نبوت و رسالت کی توہین کی جاتی ہے' انبیاء کرام علیہم السلام کا مذاق اڑایا جاتا ہے' حضرت مریم مقدسہ پر بہتان لگائے جاتے ہیں اور شعائرِ اسلامی کی بری طرح تحقیر کی جاتی ہے۔

حضرات محترم توجہ فرمائیں! قادیانی اس خطرناک منصوبہ پر اس لئے عمل پیرا ہیں کہ وہ مسلمانوں کا ناتہ قرآن اور صاحبِ قرآن صلی اللہ علیہ وسلم سے توڑ کر مرزا قادیانی سے جوڑنا چاہتے ہیں' ملت بیضا کی عقیدتوں کے دھاروں کا رخ مکہ اور مدینہ کے روحانی مراکز سے موڑ کر سوئے مرکز نبوت افرنگ ''قادیان'' لے جانا چاہتے ہیں' نبوت محمدی کا پرچم سرنگوں کر کے عالم کی فضاؤں میں قادیانی نبوت کا پرچم لہرانا چاہتے ہیں اور انسانیت کو قادیانیت و مرزائیت کے پرچم تلے جمع کر کے مرزا قادیانی کے سر پر محسن انسانیت کا تاج رکھنا چاہتے ہیں۔ (نعوذ باللہ)

اے مسلمان! جب تو ''شیزان'' کی مصنوعات خریدتا ہے تو تیری جیب سے ایک خطیر رقم نکل کر مالکان شیزان کی تجوریوں میں جا پہنچتی ہے اور پھر نبوت کا ذبہ کا یہ کاروباری ادارہ تیری رقم کا دسواں حصہ قادیانیوں کے مرکزی فنڈ میں پہنچا دیتا ہے' اب اگر تیری رقم کسی قادیانی عبادت گاہ کی تعمیر پر خرچ ہوئی تو اس بیت الشیطان کی تعمیر میں تو کتنا معاون و مددگار ہوگا؟

اے شیزان خریدنے والے مسلمان بھائی! سوچنے کی بات یہ ہے کہ اگر تیری رقم سے کسی قادیانی مربی کو تنخواہ ملی اور اس نے کسی مسلمان کو قادیانیت کے دام میں پھنسا کر قادیانی بنالیا تو اس کا ایمان لوٹنے میں تو کتنا ملوث ہوگا؟

اگر تیری رقم سے تحریف شدہ قرآن اور مسخ کردہ احادیث شائع ہوئیں تو اسلام کے خلاف

اس گھناؤنی سازش میں تیرا کتنا حصہ ہوگا؟ تیری رقم سے مرزائی قیادت مقبوضہ اشیاء خرید کر اپنے قلب وجگر کو تقویت دے اور پھر سے تیرے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور تیرے دین کے بارے میں بدزبانی کرے تو اس کی آواز میں تیری آواز کی کتنی آمیزش ہوگی؟

رسولِ رحمت کے امتیو! مصنوعات شیزان خریدنا اور دیگر قادیانی اداروں سے کاروبار کرنا مثلاً OCS کوریئر، ذائقہ گھی، شاہ تاج شوگر، شاہ نواز ٹیکسٹائل، یونیورسل اسٹیبلائزر وغیرہ گویا قادیانیوں کے فنڈ میں پیسہ جمع کروانا ہے، ختم نبوت کے لٹیروں کی کمر مضبوط کرنا ہے، ناموسِ رسالت کے ڈاکوؤں کے ہاتھ دراز کرنا ہے۔

تو اس صورت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر غم وغصہ اور افسوس وندامت کی جو کیفیات طاری ہوں گی، الفاظ انہیں بیان کرنے سے قاصر ہیں، آپ اس دکاندار سے جس طرح کا برتاؤ کریں گے، قانون اور طاقت کے ذریعہ جس شدت سے اس کا محاسبہ کریں گے، یہ آپ کی غیرت اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا اظہار ہوگا اور یقیناً محبت وغیرت کا یہ اظہار ایک روشن مثال ہوگی۔

لیکن اگر ہم یوں ہی قادیانی کاروباری اداروں کو مضبوط کرتے رہے، ''شیزان'' کی مصنوعات خریدیں اور لاکھوں روپے قادیانی فنڈ میں جمع کراتے اور ہمارے سرمائے کے ذریعہ قادیانی خطرناک ہتھیاروں سے لیس ہوکر سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وناموس پر حملہ آور ہوں اور ہمیں پرواہ تک نہ ہو، بلکہ بار بار شیزان خرید کر ناموسِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے ان قزاقوں کی جھولیاں سیم وزر سے بھرتے رہیں اور اس گناہ عظیم کا ارتکاب کرتے رہے تو پھر ہماری دینی غیرت اور اسلامی حمیت کا معیار کیا ہوا؟

ہائے افسوس! ہمارے جسمانی باپ کو کوئی گالی دے یا بُرا بھلا کہے اس پر ہمیں غم وغصہ اور افسوس وندامت ہوتی ہے، لیکن روحانی باپ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کے معاملہ پر خاموشی وبے اعتنائی! برتی جاتی ہے، جن کے قدموں کی خاک پر ہم اور ہمارے ماں باپ قربان ہو جائیں تب بھی آپ کی محبت کا حق ادا نہ ہوگا۔

جب کسی دکاندار سے شیزان کی مصنوعات کا بائیکاٹ کرنے کو کہا جاتا ہے، تو وہ مسلمان دکاندار عموماً ایک سوال کرتا ہے اور کہتا ہے کہ جناب! شیزان کے بائیکاٹ کرنے کو کہا جاتا ہے، اس کے علاوہ اور کتنی چیزیں ہیں جو یہودیوں اور عیسائیوں کی بنی ہوئی ہیں ہم اس کو بھی تو استعمال

کرتے ہیں تو ایسے احباب سے گزارش ہے کہ فتنہ قادیانیت کے کفر کو سمجھیں یہ ایسے کافر ہیں کہ خود بھی جھوٹے ہیں ان کا نبی مرزا قادیانی بھی جھوٹا تھا، دوسری بات یہ ہے کہ یہودی، عیسائی برملا اس بات کا اظہار کرتے ہیں کہ ہم یہودی، عیسائی ہیں ہمارا اسلام کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے، مگر قادیانی ایسے کافر ہیں کہ خود کو مسلمان اور مسلمانوں کو کافر کہتے ہیں، یہ صرف کافر نہیں بلکہ زندیق اور مرتد ہیں، شریعت اسلامی میں عام اور سادہ کافر سے تو کسی حد تک لین دین کی گنجائش ہے، مگر زندیق اور مرتد سے کسی قیمت پر کاروبار کی اجازت نہیں ہے اور مزید یہ کہا جاتا ہے کہ بائیکاٹ تو ظلم ہے' کیونکہ شیزان فیکٹری میں سینکڑوں مسلمان کام کرتے ہیں' اگر شیزان کا بائیکاٹ کر دیا جائے تو بے چارے ملازمین بے روزگار ہو جائیں گے۔

قادیانی اس ہتھیار کو کمال عیاری سے استعمال کرتے ہیں۔ شیزان کمپنی اور دیگر قادیانی اداروں میں کلیدی آسامیوں پر قادیانی قابض ہیں۔ مسلمان ملازمین تو معمولی تنخواہوں پر محنت مزدوری کرتے ہیں' مثلاً: ٹرک ڈرائیور' کنڈیکٹر اور بوجھ اتارنے چڑھانے والے مزدور وغیرہ' جب کسی علاقہ میں شیزان کے بائیکاٹ کی تحریک اٹھتی ہے اور مسلمان دکاندار دینی غیرت سے سرشار ہو کر شیزان کا بائیکاٹ کر دیتے ہیں تو ان حالات میں شیزان کے مالکان اپنے مسلمان ملازمین کو تنگ اور پریشان کرنے کا ہتھیار استعمال کرتے ہیں اور ان ملازمین کو علاقہ کے دکانداروں کے پاس بھیج دیتے ہیں' وہاں جا کر یہ ملازمین منت سماجت کرتے ہیں اور ہاتھ جوڑ کر انہیں کہتے ہیں کہ خدارا! ہمارے حال پر رحم کھاؤ' اگر تم نے مال لینا بند کر دیا تو ہماری نوکریاں ختم کر دی جائیں گی اور ہمارے بیوی بچے روٹی کو ترسیں گے' بات شیزان کی نہیں' بات ہمارے مالی تحفظ کی ہے' بات بچوں کی دو وقت کی روٹی کی ہے' ہم تمہارے کلمہ گو مسلمان بھائی ہیں' ہمارے لئے شیزان کی مصنوعات رکھ لو' ان کی درد بھری باتیں سن کر اکثر دکانداران پر ترس کھاتے ہیں اور دکانوں پر شیزان کا کاروبار پھر شروع ہو جاتا ہے اور قادیانی اپنے اس خطرناک داؤ میں کامیاب ہو جاتے ہیں' عیار قادیانی' مسلمان دکانداروں کا شکار کرنے کے لئے ان مسلمان ملازمین کو اسی طرح استعمال کرتے ہیں جس طرح مچھیرا گوشت کا ٹکڑا کانٹے پر لگا کر دوسری مچھلیوں کا شکار کرتا ہے۔

رزاق اللہ ہے:

شیزان فیکٹری میں کام کرنے والے اے مسلمان! اللہ کی زمین بڑی وسیع ہے' اس کے رزق

کے خزانے بڑے وسیع ہیں' مرتدوں کے ہاں تیری ملازمت دنیا و آخرت میں باعث ندامت اور تیری غیرت کے ماتھے پر کلنک کا ٹیکا ہے' رحمٰن و رحیم خدا پر بھروسہ کر' شیزان کی ایمان سوز نوکری کو لات مار۔ یقیناً اللہ بہتر رزق دینے والا ہے۔

اے شیزان پینے والے! شیزان پی کر اللہ کے عذاب کو دعوت نہ دے...... مرتدین کا یہ موذی مشروب تجھے کسی موذی مرض میں مبتلا نہ کر دے...... اور کہیں زندگی کی ساری رعنائیاں تجھے داغ مفارقت نہ دے جائیں۔

اے شیزان بیچنے والے! شیزان بیچ کر اپنی غیرت اور عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو مت بیچ' دشمنانِ رسول کا کاروباری ایجنٹ بن کر قادیانیت کو نہ پال' یہ کاروبار کرنے سے جو چند ٹکے تیرے گھر آئیں گے وہ اپنے ساتھ نحوستوں کے انبار بھی لائیں گے' اللہ اور اس کے رسول کے لئے اس ذلیل کاروبار پر تھوک دے ورنہ کہیں تیری زندگی دوسروں کے لئے نشانِ عبرت نہ بن جائے:

ناموس دین حق کے نگہباں کو کیا ہوا اے رب ذوالجلال مسلماں کو کیا ہوا

اے افراد ملت اسلامیہ! آج ہمارے معاشرے میں ڈاکٹر' شوگر کے مریض کو میٹھی اشیاء استعمال کرنے سے روکے تو وہ فوراً رک جاتا ہے' اگر بلڈ پریشر کے مریض کو نمک استعمال کرنے سے منع کرے تو وہ فوراً رک جاتا ہے' اگر معالج دل کے مریض کو سخت کام کاج سے روکے تو وہ فوراً اس کی نصیحت پر کان دھرے گا' لیکن اگر منبر و محراب سے شیزان کے بائیکاٹ کی صدائیں بلند ہوں اور دینی رسائل و جرائد مسلمانوں کی غیرت کو جھنجھوڑتے ہوئے شیزان کے خلاف بائیکاٹ کی مہم چلائیں تو کسی کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگتی' جان کی حفاظت کے لئے تو ڈاکٹر کی ہدایت کے مطابق سب کچھ چھوڑا جاسکتا ہے' لیکن کیا ایمان کی حفاظت کے لئے شیزان نہیں چھوڑا جاسکتا؟

وائے ناکامی متاع کارواں جاتا رہا کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا

اے مسلمان! اپنے دشمن کے گھر کی چیز تو' تو نہیں کھاتا لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن کے گھر کا مشروب غٹاغٹ پی جاتا ہے۔ جو تیری توہین کرے اس کے لئے تو تیرے گھر کا دروازہ بند ہے' لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنے والوں کے مشروب شیزان کے لئے تیرے گھر کے دروازے کھلے ہیں' جو تجھے ضرر پہنچائے وہ تیری دعوت میں نہیں آسکتا' لیکن اسلام دشمن' گستاخانِ رسول قادیانیوں کی ''شیزان'' کی تیری دعوتوں میں اجارہ داری ہے' تیرے

اسلاف نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں وطن چھوڑ دیئے' ماں باپ چھوڑ دیئے' بیٹے چھوڑ دیئے' اور ایک تو ہے کہ شیزان نہیں چھوڑ سکتا' اور شاید علامہ اقبال مرحوم نے ایسے ہی لوگوں کے لئے کہا تھا:

''یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کر شرمائیں یہود''

اے آغوش دنیا میں مست مسلمان:

موت ہر دم ہمارے تعاقب میں ہے' عنقریب یہ ہمیں اپنے پنجوں میں جکڑ لے گی اور ہم اپنے اعمال کی جواب دہی کے لئے اس جہان فانی سے اس جہان باقی میں پہنچ جائیں گے' ذرا سوچو! کہ اگر ہم نے صبح شیزان کی بوتل پی اور دو پہر کو مر گئے یا دو پہر کو شیزان کی چٹنی کھائی اور شام کو جان کی بازی ہار گئے یا شام کو شیزان کا اچار کھایا اور رات کو لقمۂ اجل بن گئے یا رات کو شیزان کی جیلی کھائی اور آدھی رات کو انتقال کر گئے' تو ان تمام صورتوں میں شیزان ہمارے پیٹ میں ہوگی اور ہم قبر کے پیٹ میں جانے کے لئے تیار ہوں گے' جب ہمیں قبر کے پیٹ میں اتارا جائے گا اور منکر نکیر ہم سے سوال و جواب کے لئے آئیں گے تو ہمارے منہ سے ''شیزان'' کی بدبو آ رہی ہوگی' قبر سے اٹھا کر جب میدانِ حشر میں لایا جائے گا' تو وہاں بھی ہمارا منہ یہ بدبو اگل رہا ہوگا' ساقیٔ کوثر صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور جب جام کوثر مانگنے جائیں گے تو وہاں بھی اس بدبو کے بارِ خجالت سے ہمارا سر نہیں اٹھے گا' جب ہمارے منہ سے دشمن رسول ''شیزان'' کی بدبو اٹھ رہی ہوگی تو پھر ہم کس منہ سے شافع محشر صلی اللہ علیہ وسلم سے شفاعت کا سوال کریں گے؟ کس منہ سے جامِ کوثر طلب کریں گے؟ وقت کسی کا انتظار نہیں کرتا اور موت کسی کو مہلت نہیں دیتی' زندگی کی چند مستعار گھڑیوں کو غنیمت جانیں' خوب غور و فکر کریں' کیونکہ آمد عزرائیل کے بعد نہ سوچ سے کچھ حاصل ہوگا اور نہ فکر کا کچھ فائدہ' اے مسلمان! ابھی بھی وقت ہے ورنہ گیا وقت دوبارہ نہیں آئے گا آج کے بعد یہاں بیٹھنے والے بات سننے والے سب پکا ارادہ کریں کہ شیزان اور دیگر قادیانی اداروں سے ہمارا (عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیش نظر) کسی قسم کا کاروباری لین دین اور تعلق باقی نہیں رہے گا......؟

چوکھٹے قبروں کے خالی ہیں انہیں مت بھولو
جانے کب کون سی تصویر سجادی جائے

توہین رسالت ایکٹ کسی اقلیت کے خلاف نہیں، بلکہ ناموس رسالت کے تحفظ کا ضامن ہے۔

(عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت)



کذبِ مرزا

قادیانی پلازہ کی مسجد میں امامت

س:......ایک شخص جو ایسی مسجد میں امامت کراتا ہے جو قادیانیوں کے پلازہ میں ہے اور وہ مسجد بھی قادیانیوں نے بنوائی ہے، لیکن نماز پڑھنے والے مسلمان ہیں اور اس امام صاحب کو وظیفہ اور تنخواہ بھی قادیانی ہی دیتے ہیں جو اس پلازہ کے مالک ہیں، صورت مسئلہ کے بعد چند امور زیر طلب ہیں:

۱: کیا قادیانی اس طرح مسجد بنا سکتے ہیں؟

۲: کیا کوئی مسلمان وہاں پر امامت کروا سکتا ہے؟

۳: کیا مسلمان امام امامت کروانے پر قادیانیوں سے وظیفہ اور تنخواہ لے سکتا ہے؟

۴: کیا ایسے امام کی اقتدا میں نماز درست ہوگی؟

۵: کیا اس امام کی امامت پر کوئی تاویل کرنا درست ہے؟ جبکہ وہ امام جانتا بھی ہے کہ اس مسجد کے اخراجات قادیانی ہی ادا کرتے ہیں۔

ج:...... مسجد شعائرِ اسلام میں سے ہے، کوئی غیر مسلم اپنی عبادت گاہ کو مسجد کا نام نہیں دے سکتا، آپ کی صورت مسئولہ میں اگرچہ وہ پلازہ قادیانیوں کا ہے، مگر مسجد مسلمانوں کی ہے، کیونکہ وہ مسجد ہے پھر دوسری بات یہ ہے کہ اس میں نماز پڑھنے والے مسلمان ہیں۔ اس لئے اس میں امامت کرنا اور اس مسجد کو قادیانیوں کی دست برد سے بچانا اہلِ محلّہ کا فرض ہے، لہٰذا جو مولوی صاحب وہاں مسلمانوں کی امامت کرا رہے ہیں ان کا امامت کرانا اور مسجد کی حفاظت کرنا بالکل صحیح درست اور جائز ہے، البتہ قادیانیوں سے امامت کی تنخواہ لینا درست نہیں، بلکہ امام صاحب کی ملی غیرت کا تقاضا ہے کہ چاہے کچھ نہ ملے اور امام صاحب بھوکے رہیں مگر قادیانیوں سے تعاون نہ لیں، اسی طرح نمازیوں کو بھی شرم آنی چاہئے کہ وہ ایک امام کی تنخواہ کا انتظام نہیں کر سکتے کہ قادیانی مسلمان امام کو تنخواہ دے کر ہر ماہ مسلمان نمازیوں کے منہ پر طمانچہ مارتے ہیں؟ لہٰذا مسلمان نمازیوں کو چاہئے کہ اس مسجد کا مکمل انتظام سنبھال لیں، اس کی دوسری ضروریات کے علاوہ امام، موذن وغیرہ کی تنخواہ کا بندوبست کریں اور قادیانیوں کو اس مسجد سے مکمل طور پر بے دخل کر دیں۔ واللہ اعلم

مولانا سعید احمد جلال پوری شہید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَاتَمِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ الَّذِيْ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْقُرْآنَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ اَمَّابَعْدُ

اَعُوْذُبِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى:

"فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُم لاتعلمون...."

(الانبیاء:۷)

ترجمہ:... "سو پوچھ لو یاد رکھنے والوں سے اگر تم نہیں جانتے۔"

امام غزالی رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں:

"وَاِنَّمَا حَقُّ الْعَوَامِ اَنْ يُّؤْمِنُوْا وَيُسْلِمُوْا وَيَشْتَغِلُوْا بِعِبَادَتِهِمْ وَمَعَايِشِهِمْ وَيَتْرُكُوْا الْعِلْمَ لِلْعُلَمَاءِ، فَالْعَامِيُّ لَوْ يَزْنِيْ وَيَسْرِقْ كَانَ خَيْراً لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّتَكَلَّمَ فِيْ الْعِلْمِ، فَاِنَّهٗ مَنْ تَكَلَّمَ فِيْ اللّٰهِ وَفِيْ دِيْنِهٖ مِنْ غَيْرِ اِتْقَانِ الْعِلْمِ وَقَعَ فِي الْكُفْرِ مِنْ حَيْثُ لَايَدْرِيْ كَمَنْ يَّرْكَبُ لُجَّةَ الْبَحْرِ وَهُوَ لَايَعْرِفُ السِّبَاحَةَ۔"

ترجمہ:... "یعنی عوام کا فرض ہے کہ ایمان اور اسلام لاکر اپنی عبادتوں اور روزگار میں مشغول رہیں، علم کی باتوں میں مداخلت نہ کریں۔

اس کو علماء کے حوالے کر دیں۔ عامی شخص کا علمی سلسلہ میں حجت کرنا زنا اور چوری سے بھی زیادہ نقصان دہ اور خطرناک ہے، کیونکہ جو شخص دینی علوم میں بصیرت اور پختگی نہیں رکھتا وہ اگر اللہ تعالیٰ اور اس کے دین کے مسائل میں بحث کرتا ہے تو بہت ممکن ہے کہ وہ ایسی رائے قائم کرے جو کفر ہو اور اس کو اس کا احساس بھی نہ ہو کہ جو اس نے سمجھا ہے وہ کفر ہے، اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جو تیرنا نہ جانتا ہو اور سمندر میں کود پڑے۔''

(احیاء العلوم، ص:۳۶، ج:۳)

گرامی قدر سامعین محترم! حق تعالیٰ کے نازل کردہ احکامات کی روشنی میں پیارے آقا مدنی صلی اللہ علیہ وسلم نے انسان کی کامل رشد و ہدایت کے لئے تمام شعبہ ہائے زندگی میں اس کی رہنمائی کی ہے، جہاں پاک پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اعمال، اخلاق، معاشرت، عبادات اور تمدن کی تعلیم دی ہے وہاں پر سب سے زیادہ زور ایمان اور عقیدہ کے تحفظ پر دیا ہے، اس لئے کہ اعمال، اخلاق، معاشرت، عبادت، تمدن اور بھلائی وغیرہ یہ تمام چیزیں اعمال خیر ضرور ہیں مگر رب کریم کے ہاں ان پر جزا اور نتیجہ اس وقت مرتب ہوگا جب ایمان کی دولت سے یہ اعمال خیر آراستہ و پیراستہ ہوں گے، اسی ایمان کے تحفظ کے متعلق پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کا مفہوم ہے کہ ایک وقت آئے گا بندہ صبح مومن ہوگا شام کو کافر ہو چکا ہوگا یا شام کو مومن ہوگا اور صبح تک کفر میں گھر چکا ہوگا، قربِ قیامت میں ایسے زوردار فتنے برپا ہوں گے، فتنوں کے اس طلاطم میں ایمان کے لٹیرے اور ڈاکو ایک مسلمان کی متاع ایمان کو لوٹنے کے درپے ہوں گے۔

انہی فتنوں میں سے ایک فتنہ جھوٹے مدعیانِ نبوت کا ہے، چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اِنَّهٗ سَيَكُوْنُ فِيْ اُمَّتِيْ كَذَّابُوْنَ ثَلَاثُوْنَ كُلُّهُمْ يَزْعَمُ اَنَّهٗ نَبِيٌّ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ.'' (ترمذی، ج:۲، ص:۴۵)

یعنی عنقریب اس امت میں تیس کذاب، پیدا ہوں گے ان میں سے ہر ایک مدعی نبوت ہوگا، حالانکہ میں اللہ کا آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نیا نبی نہیں آئے گا۔

انہی جھوٹے مدعیانِ نبوت میں مسلیمہ کذاب، اسود عنسی، طلیحہ اسدی، سجاح بنت حارث نامی عورت بھی گزری ہے، آج کی نشست میں اس قریبی دور کے دجال، کذاب، قادیان کے لعین مرزا غلام احمد قادیانی کے متعلق چند گزارشات پیش کرنی ہیں، تاکہ ہمیں معلوم ہو کہ جھوٹا مدعی نبوت مرزا غلام احمد قادیانی کون تھا؟ اس کے اخلاق واوصاف کیا تھے؟ توجہ فرمائیے:

نام ونسب:

مرزا غلام احمد قادیانی خود اپنا تعارف کراتے ہوئے لکھتا ہے:

> ''میرا نام غلام احمد میرے والد صاحب کا نام غلام مرتضیٰ اور دادا صاحب کا نام عطا محمد اور میرے پردادا صاحب کا نام گل محمد تھا، اور جیسا کہ بیان کیا گیا ہے ہماری قوم مغل برلاس ہے، اور میرے بزرگوں کے پرانے کاغذات سے جواب تک محفوظ ہیں معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس ملک میں سمرقند سے آئے تھے۔'' (کتاب البریہ حاشیہ ص ۱۳۴ روحانی خزائن ص ۱۶۲، ۱۶۳ ج ۱۳)

تاریخ ومقام پیدائش:

مرزا غلام احمد قادیانی کا آبائی وطن قصبہ قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب ہندوستان ہے اور تاریخ پیدائش کے سلسلہ میں اس نے یہ وضاحت کی ہے:

> ''میری پیدائش ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں سکھوں کے آخری وقت میں ہوئی ہے اور میں ۱۸۵۷ء میں سولہ برس کا یا سترہویں برس میں تھا۔''

(کتاب البریہ ص ۱۴۶ حاشیہ، روحانی خزائن ص ۱۷۷ ج ۱۳)

تعلیم اور اساتذہ کا ادب:

مرزا غلام احمد قادیانی نے قادیان میں ہی رہ کر متعدد اساتذہ سے تعلیم حاصل کی، جبکہ اللہ کا سچا نبی دنیا میں کسی انسان اور بندے کا شاگرد نہیں ہوتا، اس لئے کہ شاگرد جتنا بھی بڑا کیوں نہ بن جائے مگر استاد ہر حال میں استاد ہوتا ہے اور اس کا مرتبہ اور عظمت بلند اور زیادہ ہوتی ہے، جس کا خلاصہ کچھ یوں ہے، تفصیل کے لئے ملاحظہ کیجئے کتاب البریہ حاشیہ ص: ۱۶۱ تا ۱۶۳۔

خلاصہ:

اس مذکورہ حوالہ میں مرزا غلام احمد قادیانی کے تین اساتذہ کے نام ملتے ہیں:

ا:... فضل الٰہی ۲:... فضل احمد ۳:... گل علی شاہ۔

معلوم ہوا کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے ان تین اساتذہ سے دینی تعلیم حاصل کی مگر دوسری جگہ مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے: میرا کوئی استاد نہیں، چنانچہ ملاحظہ فرمائیے، لکھتا ہے:

''کوئی ثابت نہیں کرسکتا کہ میں نے کسی انسان سے قرآن یا حدیث یا تفسیر کا ایک سبق بھی پڑھا ہے یا کسی مفسر یا محدث کی شاگردی اختیار کی ہے۔'' (ایام الصلح ص:۱۴۷، روحانی خزائن، ج:۱۴، ص:۳۹۴)

دیکھا آپ نے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کیسے جھوٹ بول رہا ہے اور یاد رکھئے! اللہ پاک کا سچا نبی جھوٹ نہیں بول سکتا اور جو جھوٹ بولے وہ اللہ کا نبی نہیں ہوسکتا۔

آیئے مزید سماعت فرمائیں اور دیکھیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی کیسا انسان تھا:

جوانی کی رنگ رلیاں اور ملازمت:

مرزا غلام احمد قادیانی نے جب کچھ شعور حاصل کیا اور جوانی میں قدم رکھا تو نادان دوستوں اور احباب کی بدولت آوارہ گردی میں مبتلا ہوگیا، اس کا کچھ اندازہ حسب ذیل واقعہ سے لگایا جاسکتا ہے، چنانچہ مرزا کا اپنا بیٹا بشیر احمد لکھتا ہے:

''بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ ایک دفعہ اپنی جوانی کے زمانہ میں حضرت مسیح موعود (مرزا) تمہارے دادا کی پنشن وصول کرنے گئے تو پیچھے پیچھے مرزا امام الدین بھی چلا گیا، جب آپ نے پنشن وصول کرلی تو وہ آپ کو پھسلا کر اور دھوکہ دے کر بجائے قادیان لانے کے باہر لے گیا اور اِدھر اُدھر پھراتا رہا، جب اس نے سارا روپیہ اڑا کر ختم کردیا تو آپ کو چھوڑ کر کہیں اور چلا گیا، حضرت مسیح موعود اس شرم سے واپس نہیں آئے اور چونکہ تمہارے دادا کا منشا رہتا تھا کہ آپ کہیں ملازم ہوجائیں، اس لئے آپ سیالکوٹ شہر میں ڈپٹی کمشنر کی کچہری میں قلیل تنخواہ پر ملازم ہوگئے۔''

(سیرۃ المہدی حصہ اول ص۴۳ روایت ۴۹ مصنفہ صاحبزادہ بشیر احمد قادیانی)

مرزا غلام احمد قادیانی کو بہلا کر لے جانے والا مرزا امام الدین کس قماش کا تھا، اس کے لئے درج ذیل تصریح ملاحظہ ہو:

''مرزا نظام الدین و مرزا امام الدین وغیرہ پرلے درجہ کے بے دین
اور دہریہ طبع لوگ تھے۔'' (سیرت المہدی حصہ اول ص ۱۱۴ روایت ۱۲۷)

یہ تو مرزا کا اپنا ذاتی عمل تھا، اب دیکھئے کہ مرزا غلام احمد قادیانی حکومت برطانیہ سے متعلق کیا کہتا تھا:

حکومت برطانیہ کا منظورِ نظر:

سیالکوٹ میں ملازمت کے دوران مرزا غلام احمد نے یورپین مشنریوں اور بعض انگریز افسروں سے پینگیں بڑھانی شروع کیں اور مذہبی بحث کی آڑ میں عیسائی پادریوں سے طویل خفیہ ملاقاتیں کیں اور انہیں اپنی حمایت وتعاون کا پورا یقین دلایا، چنانچہ سیرت مسیح موعود مصنفہ مرزا محمود صفحہ ۱۵ میں برطانوی انٹیلی جنس سیالکوٹ مشن کے انچارج مسٹر ریورنڈ بٹلر کی مرزا سے ملاقات کا ذکر موجود ہے۔ یہ ۱۸۶۸ء کی بات ہے۔ اس کے چند ہی دن بعد مرزا غلام احمد قادیانی نے سیالکوٹ کچہری کی ملازمت ترک کر کے قادیان میں مستقل سکونت اختیار کر لی اور تصنیف و تالیف کا کام شروع کر دیا۔ مرزا صاحب ''ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ کی کچہری میں ۱۸۶۴ء سے ۱۸۶۸ء تک چار سال ملازم رہے۔'' (سیرت المہدی حصہ اول ص ۱۵۴ تا ۱۵۸ ملخصاً)

چونکہ مرزا غلام احمد قادیانی کی زندگی کا مشن اسلام کی تبلیغ نہیں تھا، بلکہ اس کو تباہ و برباد کرنا تھا، چنانچہ:

صداقتِ اسلام کے نعرہ سے اسلام کی بیخ کنی کا آغاز:

قادیان پہنچ کر پہلے تو عام مسلمانوں کی توجہ اپنی طرف مبذول کرنے کے لئے مرزا غلام احمد قادیانی نے عیسائیوں، ہندوؤں اور آریوں سے کچھ نامکمل مناظرے کئے، اس کے بعد ۱۸۸۰ء سے (براہین احمدیہ) نامی کتاب لکھنی شروع کی، جس میں اکثر مضامین عام مسلمانوں کے عقائد کے مطابق تھے، لیکن ساتھ ہی اس میں مرزا نے اپنے بعض الہامات داخل کر دیئے اور طرفہ تماشہ یہ کہ صداقت اسلام کے دعویٰ پر لکھی جانے والی اس کتاب میں انگریزوں کی مکمل اطاعت اور جہاد کی حرمت کا اعلان شد و مد کے ساتھ کیا۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے ۱۸۸۰ء سے ۱۸۸۴ء تک براہین احمدیہ کے ۴ حصے لکھے جب کہ پانچواں حصہ ۱۹۰۵ء میں لکھ کر شائع کیا۔ اب آگے چل کر مرزا غلام احمد قادیانی نے مختلف قسم کے دعاوی کرنا شروع کئے۔

دعاوی مرزا:

۱۸۸۰ء سے مرزا نے مختلف دعاوی کا سلسلہ شروع کیا' اس کے چند اہم دعاوی یہ ہیں:

۱:......۱۸۸۰ء میں ملہم من اللہ ہونے کا دعویٰ کیا۔

۲:......۱۸۸۲ء میں مجدد ہونے کا دعویٰ کیا۔

۳:......۱۸۹۱ء میں مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا۔

۴:......۱۸۹۹ء میں ظلی بروزی نبوت کا دعویٰ کیا۔

۵:......۱۹۰۱ء میں مستقل صاحب شریعت نبی ہونے کا دعویٰ کیا۔

ان کے علاوہ بھی اس نے عجیب وغریب قسم کے دعوے کئے۔

بیت اللہ ہونے کا دعویٰ:

''خدا نے اپنے الہام میں میرا نام بیت اللہ بھی رکھا ہے۔''

(اربعین ۴ص ۱۵ حاشیہ روحانی خزائن ج ۱۷ص ۴۴۵)

۱۸۸۲ء مجدد ہونے کا دعویٰ:

''جب تیرہویں صدی کا اخیر ہوا اور چودھویں کا ظہور ہونے لگا تو خدا تعالیٰ نے الہام کے ذریعہ سے مجھے خبر دی کہ تو اس صدی کا مجدد ہے۔'' (کتاب البریہ ص ۱۸۳ حاشیہ، روحانی خزائن ج ۱۳ص ۲۰۱)

۱۸۸۲ء مامور ہونے کا دعویٰ:

''میں خدا تعالیٰ کی طرف سے مامور ہو کر آیا ہوں۔''

(نصرۃ الحق براہین احمدیہ حصہ پنجم ص:۵۲، روحانی خزائن ج:۲۱، ص:۶۶ و کتاب البریہ ص:۱۸۴ حاشیہ روحانی خزائن ج ۱۳ص ۲۰۲)

۱۸۸۲ء نذیر ہونے کا دعویٰ:

''الرحمن علم القرآن لتنذر قوما ما انذر اباؤهم۔''

(خدا نے تجھے قرآن سکھلایا تاکہ تو ان لوگوں کو ڈرائے جن کے باپ دادے ڈرائے نہیں گئے)۔'' (تذکرہ ص ۴۴، ضرورۃ الامام ص ۳۱، روحانی خزائن ص ۵۰۲، جلد ۱۳، براہین احمدیہ، حصہ پنجم ص ۵۲، روحانی خزائن ج ۲۱ ص ۶۶)

۱۸۸۳ء آدم، مریم اور احمد ہونے کا دعویٰ:

"یا ادم اسکن انت وزوجک الجنة یامریم اسکن انت وزوجک الجنة یا احمد اسکن انت وزوجک الجنة نفخت فیک من لدنی روح الصدق"

ترجمہ: ''اے آدم، اے مریم، اے احمد! تو اور جو شخص تیرا تابع اور رفیق ہے، جنت میں یعنی نجات حقیقی کے وسائل میں داخل ہو جاؤ میں نے اپنی طرف سے سچائی کی روح تجھ میں پھونک دی ہے۔''

(تذکرہ ص ۷۰، براہین احمدیہ ص ۴۹۷ روحانی خزائن ج ۱ ص ۵۹۰ حاشیہ)

تشریح:

''مریم سے مریم ام عیسیٰ مراد نہیں اور نہ آدم سے آدم ابوالبشر مراد ہے اور نہ احمد سے اس جگہ حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہیں اور ایسا ہی ان الہامات کے تمام مقامات میں کہ جو موسیٰ اور عیسیٰ اور داؤد وغیرہ نام بیان کئے گئے ہیں، ان ناموں سے بھی وہ انبیاء مراد نہیں ہیں بلکہ ہر ایک جگہ یہی عاجز (مرزا قادیانی) مراد ہے۔''

(مکتوبات احمدیہ جلد اول ص ۸۲ مکتوب بنام میر عباس علی بحوالہ تذکرہ ص ۷۱، ۷۲ حاشیہ)

۱۸۸۴ء رسالت کا دعویٰ:

الہام: "انی فضلتک علی العالمین قل ارسلت الیکم جمیعا". (میں نے تجھ کو تمام جہانوں پر فضیلت دی کہ میں تم سب کی طرف بھیجا گیا ہوں) (تذکرہ ص ۱۲۹ مکتوب حضرت مسیح موعود مرزا مورخہ ۳۰/ دسمبر ۱۸۸۴ء اربعین نمبر ۲ ص ۷ روحانی خزائن ج ۱۷ ص ۳۵۳)

۱۸۸۶ء توحید و تفرید کا دعویٰ:

الہام:...... ''تو مجھ سے ایسا ہے جیسی میری توحید اور تفرید۔'' (تذکرہ ص ۳۸۱ طبع دوم)

''تو مجھ سے اور میں تجھ سے ہوں۔'' (تذکرہ ص ۴۳۶ طبع دوم)

۱۸۹۱ء مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ:

''اللہ جل شانہ کی وحی اور الہام سے میں نے مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور یہ بھی میرے پر ظاہر کیا گیا ہے کہ میرے بارے میں پہلے سے قرآن شریف اور احادیث نبویہ میں خبر دی گئی ہے اور وعدہ دیا گیا ہے۔'' (تذکرہ ص ۲۰۷ طبع سوم تبلیغ رسالت ج ۱ ص ۱۵۹ مجموعہ اشتہارات ج ۱ ص ۲۰۷)

۱۸۹۱ء مسیح ابن مریم ہونے کا دعویٰ:

الہام:...... ''جعلناک المسیح بن مریم'' (ہم نے تجھ کو مسیح ابن مریم بنایا) ان کو کہہ دے کہ میں عیسیٰ کے قدم پر آیا ہوں۔''

(تذکرہ ص ۱۸۶ طبع سوم ازالہ اوہام ص ۴۳۴، روحانی خزائن ص ۴۴۲ جلد ۳)

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے

(دافع البلاء ص ۲۰، روحانی خزائن ص ۲۴۰ جلد ۱۸)

۱۸۹۲ء صاحب کن فیکون ہونے کا دعویٰ:

الہام:...... ''انما امرک اذا اردت شیاءً ان تقول له کن فیکون.''

''یعنی تیری یہ بات ہے کہ جب تو کسی چیز کا ارادہ کرے تو اسے کہے کہ ہو جا تو وہ ہو جائے گی۔''

(تذکرہ، ص: ۲۰۳ طبع سوم براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۹۵ روحانی خزائن ص ۱۲۴ ج ۲۱)

۱۸۹۸ء مسیح اور مہدی ہونے کا دعویٰ:

''بشرنی وقال ان المسیح الموعود الذی یرقبونه والمهدی المسعود الذی ینتظرونه هو انت۔''

ترجمہ: ''خدا نے مجھے بشارت دی اور کہا کہ وہ مسیح موعود اور مہدی مسعود جس کا انتظار کرتے ہیں وہ تو ہے۔''

(تذکرہ ص ۲۵۷ طبع سوم اتمام الحجہ ص ۳، روحانی خزائن ج ۸ ص ۲۷۵)

۱۸۹۸ء امام زماں ہونے کا دعویٰ:

''سو میں اس وقت بے دھڑک کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے فضل اور عنایت سے وہ امام زماں میں ہوں۔''

(ضرورۃ الامام ص ۲۴، روحانی خزائن ج ۱۳ ص ۴۹۵)

۱۹۰۰ء تا ۱۹۰۸ء ظلی نبی ہونے کا دعویٰ:

''جب کہ میں بروزی طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہوں اور بروزی رنگ میں تمام کمالات محمدی مع نبوت محمدیہ کے میرے آئینہ ظلیت میں منعکس ہیں تو پھر کونسا الگ انسان ہوا، جس نے علیحدہ طور پر نبوت کا دعویٰ کیا۔''
(ایک غلطی کا ازالہ ص ۸، روحانی خزائن ج ۱۸ ص ۲۱۲)

نبوت ورسالت کا دعویٰ:

۱:...... انا انزلناه قريباً من القاديان ...... الخ

ترجمہ: ''ہم نے اس کو قادیان کے قریب اتارا ہے۔''

(براہین احمدیہ حاشیہ ص ۴۹۹، روحانی خزائن ج ۱ ص ۵۹۳)

۲:...... ''سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔''

(دافع البلا ص ۱۱ روحانی خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۱)

۳:...... ''میں رسول بھی ہوں اور نبی بھی ہوں یعنی بھیجا گیا بھی اور خدا سے غیب کی خبریں پانے والا بھی۔''

(ایک غلطی کا ازالہ ص ۷، روحانی خزائن ۱۸ ص ۲۱۱)

۴:...... ''خدا وہ خدا ہے جس نے اپنے رسول کو یعنی اس عاجز کو ہدایت اور دین حق اور تہذیب اخلاق کے ساتھ بھیجا۔'' (اربعین نمبر ۳، ص: ۳۶، روحانی خزائن ج ۱۷ ص ۴۲۶ وضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص ۲۴ روحانی ج ۱۷ ص ۴۳)

مستقل صاحب شریعت نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ:

۱:...... ''قل يايها الناس انی رسول الله اليكم جميعا ای

مرسل من اللّٰه‘‘

ترجمہ:’’اور کہہ کہ اے لوگو! میں تم سب کی طرف خدا تعالیٰ کا رسول ہو کر آیا ہوں۔‘‘

(اشتہار معیار الاخیار ص ۳ مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۲۷۰ منقول از تذکرہ ص ۳۵۲ طبع سوم)

۲:...... ’’انا ارسلنا الیکم رسولاً شاھداً علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولاً۔‘‘

ترجمہ:’’ہم نے تمہاری طرف ایک رسول بھیجا ہے، اسی رسول کی مانند جو فرعون کی طرف بھیجا گیا تھا۔‘‘

(حقیقۃ الوحی ص ۱۰۱، روحانی خزائن ج ۲۲ ص ۱۰۵)

حضرات محترم، سامعین گرامی! آپ کے سامنے میں نے تفصیل سے مرزا غلام احمد قادیانی کے کفریہ عقائد اور دعاوی کا ذکر کیا آپ غور فرمائیں ایسے سینکڑوں کفریہ عقائد اور دعاوی رکھنے والا انسان مسلمان تو کجا ایک شریف انسان بھی نہیں کہلا سکتا۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل ہونا، نئی شریعت کو لانے والا، یہ سب کفریہ عقائد ہیں جو مرزا غلام قادیانی میں پائے جاتے ہیں۔

آپ حضرات سے درخواست ہے کہ آپ کو یہاں سے جو اہم دینی معلومات ملی ہیں، آپ ان کو آگے لوگوں تک پہنچائیں تا کہ ہمارا، ہمارے خاندان اور تمام مسلمانوں کا ایمان بچ جائے۔ قادیانی جھوٹے ہونے کے باوجود اپنے ملحدانہ اور کفریہ عقائد کی تشہیر کر رہے ہیں، ہماری بھی ذمہ داری ہے کہ ہم ناموس رسالت کی حفاظت کے لئے اپنا کردار ادا کریں، امید ہے کہ آپ تمام احباب توجہ فرمائیں گے انشاء اللہ خود بھی کام کرنے کی فکر کریں گے اور اپنی اولاد کو بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس سے متعلق متعارف کرائیں گے۔ اللہ کریم عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین۔

وصلی اللّٰہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب سہارن پوریؒ

''مرزا قادیانی کے دماغ و زبان کی مہار، شیطان نے تھام رکھی تھی اور وہ مرزا کو منہ زور گھوڑے کی طرح جھوٹ کی وادیوں میں دوڑاتا تھا۔ ہر قدم پر جھوٹ تیار کرنا اور پھر سب سے پہلے اس کا خود بے دریغ استعمال کرنا، اس کا وطیرہ تھا۔ ہمارے اکابرؒ نے اپنی ایمانی و وجدانی کیفیات سے سرشار ہو کر اس کا تعاقب کیا۔ حضرت گنگوہیؒ سے لے کر حضرت مولانا سیّد انور شاہ کشمیریؒ تک اور پھر حضرت سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ سے لے کر آپ (مولانا محمد علی صاحب جالندھری) تک سب ہی حضرات نے امت کی اس فتنہ کے خلاف راہنمائی نہ فرمائی ہوتی تو اس فتنہ کے بڑھنے کے بہت اسباب تھے۔ آپ نے ان کے سامنے دیوارِ چین کھڑی کر دی ہے، لیکن مولانا (محمد علی جالندھری) دیکھیں یہ بڑی ذمہ داری کا کام ہے۔ حضور علیہ السلام کا ایک امتی قادیانی ہو گیا تو ہم سے پوچھا جائے گا کہ قادیانیوں نے اس کے ایمان پر ڈاکا ڈالا تھا، تم نے اس کا ایمان بچانے کی فکر کیوں نہ کی تھی؟''

(دارالعلوم پیپلز کالونی فیصل آباد میں مولانا محمد علی جالندھری سے گفتگو)

”تحفظ ختم نبوت“

”ختم نبوت تقدیر کائنات پر وہ مہر کامل ہے‘ جس کی پاسبانی کا فریضہ اس امت پاک کے سپرد کیا گیا ہے۔ ہم اپنے قلم سے‘ اپنے عمل سے‘ اپنے آنسوؤں سے‘ اپنی محبت کے چراغوں سے اس کی پاسبانی کا حق ادا کرتے ہیں‘ اسی فریضے کی ادائیگی سے اس دنیا کا جمال اور وقار وابستہ ہے‘ جسے اسلامی دنیا کہتے ہیں۔

آج جبکہ فتنوں کا دروازہ کھل چکا ہے اور بلائیں ختم نبوت کے تصور پر بھیس بدل کر حملہ آور ہو رہی ہیں‘ اس کی حفاظت کے لئے سینہ سپر ہو جانا چاہئے اور مجھے یقین ہے کہ اس سعادت کے حصول میں پاکستان صف اول میں ہوگا اور میدان حشر میں انشاء اللہ جب آقائے دو جہاں ﷺ یہ سوال فرمائیں گے کہ جب میری ناموس نبوت زد پر تھی تو تم نے کیا کردار ادا کیا تھا؟ اس وقت اہل پاکستان اپنے الفاظ کا نذرانہ بھی پیش کریں گے اور اپنے لہو کا تحفہ بھی پیش کریں گے‘ خدا سے دعا ہے کہ اس فہرست عاشقان میں کہیں آپ کا نام بھی درج ہو‘ کہیں اس عاجز کا نام بھی درج ہو‘ یہی وہ عظیم نعمت ہے جو جھولی پھیلا کر خدا کی بارگاہ سے طلب کی جا سکتی ہے اور بیشک وہ سمیع و بصیر ہے:

کی محمدؐ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں“

(چیف جسٹس میاں محبوب احمد)

علامہ سیّد انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ

''مرزا غلام احمد قادیانی بلاشبہ مردود ازلی ہے۔ اس کو شیطان سے زیادہ لعین سمجھنا جزو ایمان ہے۔ شیطان نے ایک نبی کا مقابلہ کیا تھا، اس خبیث اور بد باطن نے جمیع انبیاء کرام علیہم السلام پر افتراء پردازی کی ہے۔ مرزا قادیانی اس زمانہ کا دجال اکبر ہے۔'' (تحریک ختم نبوت از شورش کشمیریؒ، ص: ۷۰)

مزید فرمایا: ''تاریخ اسلام کا جس قدر میں نے مطالعہ کیا ہے۔ اسلام میں چودہ سو سال کے اندر جس قدر فتنے پیدا ہوئے ہیں، قادیانی فتنہ سے بڑا خطرناک اور سنگین فتنہ کوئی بھی پیدا نہیں ہوا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جتنی خوشی اس شخص سے ہوگی جو اس کے استیصال کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے دوسرے اعمال کی نسبت اس کے اس عمل سے زیادہ خوش ہوں گے۔ جو کوئی اس فتنہ کی سرکوبی کے لئے اپنے آپ کو لگا دے گا، اس کی جنت کا میں ضامن ہوں۔''

(چراغ ہدایت، ص: ۳۵)

علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ

"ختم نبوت کے معنی یہ ہیں کہ کوئی شخص بعد اسلام اگر یہ دعویٰ کرے کہ مجھے الہام وغیرہ ہوتا ہے اور میری جماعت میں داخل نہ ہونے والا کافر ہے تو وہ شخص کاذب ہے اور واجب القتل۔ مسیلمہ کذاب کو اس بنا پر قتل کیا گیا حالانکہ طبری لکھتا ہے کہ: "وہ حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا مصدق تھا اور اس کی اذان میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی تصدیق تھی۔"

قادیانی یہ استدلال کرتے ہیں کہ ہم تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء مانتے ہیں۔ ہم منکر اور دائرہ اسلام سے خارج کیسے ہوئے؟ مگر واقعہ یہ ہے کہ جب کسی نے آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء مان کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی اور نئے نبی کی نبوت کو تسلیم کر لیا تو اس کا خاتم الانبیاء کا اقرار باطل ہو گیا۔ گویا دائرہ اسلام سے نکلنے کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار ضروری نہیں۔ کسی نئے نبی کا اقرار بھی آدمی کو اسلام کے دائرہ سے باہر نکال دیتا ہے۔"

(اقبال اور قادیانی از نعیم آسی)

Faraz:0302-2691277